ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

[illegible] قدسی نفس [illegible] که راقم اثیم [illegible]

[illegible] از نظر انور قدسی منظر خدام کرام جناب مستطاب افضل المتکلمین [illegible]

[illegible] الملکات الملکیة آیة الله فی العالمین سید العلماء و المجتهدین مولانا [illegible]

[illegible] چنانچه [illegible]

# اعمال ال[illegible]

حسب الحکم مهر دیل مطبوع [illegible]

عبارت جناب مستطاب [illegible]

[illegible] سیادت و نجابت پناه فضیلت [illegible] جناب سید مصطفی سلمه الله [illegible]

[illegible] جناب فضائل مآب حقائق آگاه مولوی سید علی اصغر صاحب [illegible]

[illegible] سید حسین [illegible]

[illegible] سید الثقلین صلوات الله علیه و آله الطاهرین

[illegible] ۱۳۰۶

باهتمام محمد علی [illegible] در مطبع سلطانی در کارخانه [illegible] طبع شد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل من علامات المؤمن الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم وصلوة احدى وخمسين والتختم باليمين وتعفير الجبين وزيارة الاربعين والصلوة على اشرف المرسلين محمد الذي بعثه على الانام ليهديهم الى الصراط المستقيم ويعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفي ضلال مبين وعلى عترته الغر الميامين المشيدين لقواعد الدين الائمة لاهل الارض على اليقين ما دامت السموات حول الارضين

اما بعد یہ چند اوراق صفحات سعادت آیات مختصر بعض سنن و مستحبات و بعض ... مزین بدستور العمل و فتوی افادات مشتمل ... و اصلاح جناب مستطاب قدوة الابرار ناصر طریقة الائمة الاطهار سید العلماء الاخیار قدوة المجتهدین

الاسلام حجة علمین الکرام مروج شریعة جده سید الانام فاتح ببیان اللغرة الایام

صاحب الملکات الملکیة والقوة الربانیة القدسیة معدن المجد والفضائل فخر الاوائل

والاواخر مجتهد العصر والزمان هادی و برهان مولانا و سیدنا البری من الشین

جناب سیدی و سندی اقا سید حسین دام ظله العالی بدوام الخافقین کے یہ

کہ بحکم ارشاد فیض بنیاد لازم الانقیاد تکیہ نا ز عرضہ جرأت و شجاعت قدر انداز

رفعت و مناعت معدن جود و سخای حقی و جلی مخزن لطف و عطای ... اعنی

نواب گردون جناب قمر رکاب فخامت نصاب ... نشین ... حشمت و

اقبال ... رفعت و اجلال کوکب عالیتاب سپهر فضل و کمال شهاب انوار سمای

... قدردان علمای ... ذات و مومنین ...

... جید رکار نواب امین الدوله عمدة الملک ... سید حسین خان

بهادر ذوالفقار جنگ دام اقباله و ضاعف جلاله بیت ای شاه حیدری حیدری نکار

نام تو در نبرد کند کار ذوالفقار ... داعی دولت قدیم و مخلص صمیمی المفتقر الی رحمة

ربه جل و علا ... سید مصطفی بن المرحوم المغفور السید علی اصغر کفاهما الله مخاویف

یوم الفزع الاکبر نے لکھی اور سبب تالیف کا یہ ہی کہ ایک روز بحسب تعلق ملازمان

والا شان نے بمقتضای دینداری کہ طبیعت فیض ... بسکہ مدام ارشاد امور

خیر ... مومنین میں مصروف ... عنایت و الطاف نسبت

خواص و عوام ... علماً و عملاً بالعموم و بحمد الله سوی داعی خیر بالخصوص مبذول ہی

اس ضعیف العباد کو مشرف بخطاب ... مستفیض بانواع عنایات بیحساب فرما کی

ارشاد کیا کہ عوام بلکہ بعض خواص بسبب قلت استعداد و عدم استطاعت کتب ادعیہ وغیرہ

بجا لانے اعمال حسنہ سے محروم رہتی ہیں اگرچہ ایک رسالہ بیچ اعمال ماہ محرم و ماہ شوال و زیارت
اربعین و ختم بہ یمین و نوافل پنجگانہ و نماز شب وغیرہ کی تحقیق تمام و تنقیح مالاکلام موافق فتوی و دستور
العمل جناب افضل العلماء الاعلام سابق الالقاب دامت افاداتہ کی زبان اردو میں لکھا جاوے تو
مناسب ہے کہ عموماً مردم عوام و بعض خواص خصوصاً گروہ نسوان و سکو بآسانی سمجھیں اور بجا لاویں
شرائط اعمال مذکورہ بموجب فتوی داخل حسنات ہوں تاکہ اجر جزیل و ثواب جمیل کی تمام قائم آل
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ عائد حال فرخندہ مآل سرکار دولت مدار ہووے چونکہ بسبب عدم
مہارت و بعض اسباب دیگر تحریر اردو سے اعراض تھا مگر چونکہ فرمان واجب الاذعان صفحہ
خاطر پر منقش ہوا اور اسطے ازالہ اس تشویش کے خیال ناقص میں گذرا کہ جناب علیین مآب اسوۃ
العابدین قدوۃ الساجدین افضل العلماء اکمل الکملاء ہر خیل اتقیای و زمرۂ علمای متبحرین
بارگاہ ذوالمنن جناب آقا سید حسن طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ نے باہمہ اشتغال
قدسیہ و ملکات انسیہ ایک کتاب مبسوط در علم کلام مسماۃ بہ باقیات الصالحات زبان اردو میں
محض حسبۃً للہ و احترازاً عن الریا بہ نیت خلوص تصنیف فرمائی اگر میں نا اس کی تقلید سے
جناب کی کروں تو ہر آئینہ خالی از حسنات و مثوبات نہیں پس ابتغاءً لمرضات رب
الارباب و تاسیاً للعبد المغفور الشاکر جن نے جوار رحمت رب الملک الوہاب و جنت الاعلا
الثواب المستطاب یہ چند اوراق مختلفۃ الابواب تحریر کیے گئے اللّٰہم انفعنا بہا
و سائر المومنین واجعل ثواب العمل ما فی ہذہ الرسالۃ المختصرۃ
لبانیہا و باعثہا فروج الدین المبین الصادر ہمتہ الی اعلا
کلمۃ الحق علی الیقین امین الملۃ والدین المنوۃ باسمہ سلمہ اللہ ہو و
السنین الی یوم الدین آمین رب العالمین و مسمی کیا اس رسالہ کو بہ اعمال الصالحین اور مرتب کیا

... میں ... ان ... فصل پہلی بیچ اعمال دہ اول ... ان ...
بیچ فضیلت اور کیفیت زیارت عاشورا کی فصل تیسری بیچ بیان باقی زیارتوں کی کہ جو عاشورکو
بجالایا جاتا ہے فصل چوتھی بیچ زیارت سائر شہدا کی فصل پانچویں بیچ احوال بقیہ ایام
محرم الحرام کی فصل چھٹی بیچ اعمال ماہ صفر اور زیارت اربعین کی باب دوسرا بیچ بیان فضیلت اور
ثواب مطلق نوافل رکعات اور اوقات اور ترکیب نوافل پنجگانہ یومیہ کی اور اوسمین دو فصلیں ہین
فصل پہلی بیچ بیان فضیلت اور ثواب نوافل پنجگانہ یومیہ کی فصل دوسری
بیچ اوقات نوافل کی باب تیسرا بیچ بیان فضیلت و ثواب ترکیب نماز شب کی اور
اوسمین سات فصلیں اور ایک تذنیب ہی فصل پہلی بیچ فضیلت نماز شب کی فصل دوسری
بیچ کیفیت اور ترتیب اجمالی و ما یکفی نماز شب کی فصل تیسری بیچ مقدمات اور ادعیہ ... کر
کی چوتھی بیچ اوقات اور تحقیق رکعات نماز شب کی فصل پانچوین بیچ مقدمات
اور کیفیت نماز شب کی فصل چھٹی بیچ اصل نماز شب کی فصل ساتوین بیچ کیفیت
نماز شفع و وتر کی تذنیب بیچ احکام نماز شب کی باب چوتھا بیچ ثواب اور کیفیت
نماز غفیلہ اور نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور نماز حضرت امیر المومنینؑ اور نماز جعفر طیار رضی اللہ
عنہ اور نمازہای حاجت اور بعض ادعیہ حاجت اور نمازہا و ادعیہ مغفرت ورد مظالم اور دعای
علوی مصری معہ اسناد اور دعای مشلول اور اسناد جوشنین و جوشین اور دعای کمیل اور ادعیہ
دیگر کثیر الاسناد ... اسماء اعظم اور خواص و ترکیب بعض اسماء حسنی کی اور اوسمین نو
فصلیں ہین فصل پہلی بیچ نماز غفیلہ کی فصل دوسری بیچ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ کی فصل تیسری بیچ نماز حضرت امیر المومنینؑ کی فصل چوتھی بیچ نماز

نمازہای غفیلہ و جعفر طیار کی فصل چھٹی بیچ نمازہای حاجت اور ادعیہ وسکی کی فصل پانچوین بیچ
ادعیہ منغفرت اور رد مظالم کی فصل ساتوین بیچ اسناد و تاثیرات بعض ادعیہ ماثورہ کے مثل دعای علوی
مصری اور دعای مشلول اور دعای جوشن کبیر و صغیر اور دعای کمیل اور ادعیہ دیگر کثیر الاسناد کی فصل
آٹھوین بیچ بیان اسمار اعظم کی فصل نوین بیچ خواص بعض اسمار حسنی کی باب پانچواں
بیچ فضیلت انگشتر اور ثواب عقیق اور سائر نگینون کی اور آئینہ دیکھنے اور خضاب لگانے اور عطر ملنے اور پھول سونگھنے
کی اور اسمین تیرہ ١٣ فصلین ہین فصل پہلی بیچ فضیلت انگوٹھی کی فصل دوسری بیچ بیان طیار کے
انگشتر کی کہ جب سے انگوٹھی کا بنانا چاہیے فصل تیسری بیچ فضیلت عقیق کی فصل
چوتھی بیچ فضیلت فیروزہ کی فصل پانچوین بیچ فضیلت جزع یمانی کی فصل چھٹی بیچ بیان
فضیلت دُرِّ نجف اور بلور اور حدید چینی اور سائر نگینون کی فصل ساتوین بیچ فضیلت یاقوت اور زبرجد اور زمرد
اور پکھراج وغیرہ کی فصل آٹھوین بیچ آداب آئینہ دیکھنے کی فصل نوین بیچ فضیلت خضاب کرنیکی
فصل دسوین بیچ کیفیت و احکام خضاب لگانیکی فصل گیارہوین بیچ بیان پیدا
ہونے بوی خوش بیچ زمین ہند کی فصل بارہوین بیچ فضیلت بوی خوش لگانیکی فصل
تیرہوین ١٣ بیچ آداب و ثواب پھول سونگھنے کی خاتمہ بیچ آداب و اوقات مباشرت
اور حقوق زن و شوہر باہمدگر کی اور وہ مشتمل اوپر تین مقصد کی ہے مقصد پہلا بیچ بیان
حق شوہر و زن باہمدگر کی مقصد دوسرا بیچ اوقات مباشرت کی مقصد تیسرا
بیچ بیان تاریخہای سعد و نحس مطلق ماہ اور مخصوص ہر ماہ اور احوال ایام ہفتہ و ایام قطع لباس کے
باب پہلا بیچ اعمال ماہ محرم اور ماہ صفر کی اور اسمین چھ فصلین ہین فصل پہلی بیچ
اعمال دہہ اول محرم الحرام کی جان تو کہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے
کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ پہلی تاریخکو محرم الحرام کے دو رکعت نماز بجالاتے تھے اور جب نماز

سی فارغ ہو جاتے تھے تو دونوں ہاتھ اوٹھا کے تین مرتبہ اس دعا کو
پڑھتے تھے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ

الْاِلٰهُ الْقَدِيْمُ وَهٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ فَنَسْئَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ
مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْقُوَّةَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْٓءِ
وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ يَا كَرِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهٗ يَا ذَخِيْرَةَ مَنْ لَا ذَخِيْرَةَ
لَهٗ يَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهٗ يَا غِيَاثَ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهٗ يَا سَنَدَ
مَنْ لَا سَنَدَ لَهٗ يَا كَنْزَ مَنْ لَا كَنْزَ لَهٗ يَا حَسَنَ الْبَلَاءِ
يَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ يَا عِزَّ الضُّعَفَاءِ يَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰى
يَا مُنْجِيَ الْهَلْكٰى يَا مُنْعِمُ يَا مُجْمِلُ يَا مُفْضِلُ يَا
مُحْسِنُ اَنْتَ الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَنُوْرُ النَّهَارِ وَضَوْءُ
الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ يَا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ
لَكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا خَيْرًا مِّمَّا يَظُنُّوْنَ
وَاغْفِرْ لَنَا مَا لَا يَعْلَمُوْنَ وَلَا تُؤَاخِذْنَا

بما يقولون حسبي الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم

آمنا به كل من عند ربنا وما يذكر الا اولوا الالباب ربنا لا تزغ قلوبنا

بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب

اور جان تو کہ روزہ پہلی تاریخ کا سنت ہی اور حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی
کہ پہلی تاریخ محرم کو حضرت زکریا علیہ السلام نی خدا سی فرزند ہونی کی دعا کی حق تعالی
نی اونکی دعا کو قبول کیا اور فرزند عطا کیا کہ نام اونکا حضرت یحییٰ تہا پس جو مومن یا مومنہ
کہ پہلی تاریخ کو روزہ رکہی اور حق تعالی سی دعا مانگی حق تعالی اوسکی دعا قبول کرتا ہی
جسطرح خدا نی حضرت زکریا پیغمبر کی دعا قبول کی اور شیخ سعید نی لکہا ہی کہ تیسری تاریخ
محرم کی روز مبارک ہی کہ حضرت یوسف کوین سی باہر تشریف لای پس جو کوئی تیسری
تاریخ کو روزہ رکہی اور دعا کری حق تعالی امور مشکل اوپر اوسکی آسان کرتا ہی اور
اوسکی رنجونکو دور کرتا ہی اور بہتر یہ ہی کہ نوین اور دسوین کو روزہ نہ رکہی اسلیے کہ بنی امیہ
دونون روز کو بسبب قتل امام حسینؑ کی روز مبارک جانتی تہی اور واسطی برکت اوس دن
کی روزہ رکہا کرتی تہی اور بہت سی حدیثون مین مذمت ان دونون روزونکی
وارد ہوئی ہی خصوصا عاشور کی دن روزہ رکہنی کی حدیث زیادہ مذمت
وارد ہوئی ہی اور حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ محرم ایک مہینہ
وہ مہینہ تہا کہ کفار ایام کفر مین اس مہینہ مین باہم جنگ و جدال کرنا حرام
جانتی تہی مگر منافقین امت نی اس مہینہ مین خون ریزی ہماری حلال جانی

جانی اور ہتک حرمت ہماری کی اور فرزندون کو ہماری قتل کیا اور عورتون کو ہماری
مثل اسیران ترک و روم کی اسیر کیا؟ اور ہماری خیمونکو آگ لگادی اور اسباب کو لوٹ لیا
اور پاس حرمت پیغمبر خدا کا ہماری مقدمہ مین نکیا بدرستیکہ مصیبت نی امام حسین علیہ السلام
کی ہماری بدنونکو خارغم والم سی زخمی کیا او کہلادیا اور انکہون سی آنسو جاری کیی
اور واقعہ کربلائی کرب وبلا کو واسطی ہماری مہیا کیا قیامت تلک پس چاہیی رونی
والی اوپر اوس جناب کی رونا اوس جناب پر گناہان بزرگ کو برطرف کرتا ہی
اور بیچ اکثر روایتونکی وارد ہی کہ جناب سید الشہدا دسوین کو محرم کی شہید ہوی
اور بیچ اکثر دہہ اول محرم کی وہ جناب محزون اور غمگین رہی اور اخبار موحشہ
اون حضرت کو جا پہنچتی تہی پس لازم ہی شیعونکو کہ دس دن تلک تعزیہ داری
برپا کرین محزون اور غمگین رہین اور حدیثین اور مرثیہ مصائب کی پڑہین اور
بعضی علمائی لکہا ہی کہ ترک لذات کرین اور اسباب آرام اور راحت سی احتراز
کرین اور صورت غم واندوہ کے اپنی اوپر ظاہر کرین چنانچہ حضرت امام
رضا نی فرمائی ہین کہ جب محرم کا مہینا آتا تو باپ میری امام موسی کاظم علیہ السلام کو کوئی
شخص خندان اور خوشحال نہ دیکہتا تہا اور دس دن تلک آثار حزن وملال کی چہرہ
مبارک سی ظاہر رہتی تہی اور جب دسوین تاریخ ہوتی تو اوس جناب پر اوس دن
مصیبت اور رقت طاری ہوتی تہی اور بہت روتی تہی اور فرماتی تہی کہ آج ہی کی
دن حسین امام حسین شہید ہوی ہین اور دوسری روایت مین ہی کہ آپ
فرماتی تہی کہ جب جد میری امام حسین علیہ السلام شہید ہوی تو آسمان سی خون
اور خاک سرخ برسی اگر اوس جناب پر اسقدر روی تو کہ آنسو تیری رخسارہ

جاری ہو تو جتنی گناہ تیری چھوٹی اور بڑی ہین سب اینی بخشی کا اور بعد اوسکی حضرت
نی فرمایا کہ اگر تو چاہی کہ مرنیکی وقت کوئی گناہ تجپر باقی نرہی تو تو زیارت کر حضرت
امام حسین علیہ السلام کی اور اگر چاہی تو کہ ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہڑ کی بہشت کی مکانون مین رہی تو تو لعنت کر اوپر قاتلون اوس جناب کی اور اگر
چاہی تو کہ ثواب شہیدان کربلا کا پاوی تو ہر وقت اوس جناب کو یاد کر کی کہا
کر یالیتنی کنت معہم فافوز فوزا عظیما اور اگر چاہی تو کہ مکانات بہشت
مین ہماری ساتہہ رہی تو تجکو لازم ہی کہ ہماری اندوہ و غم سی تو بہی اندوہناک
ہو اور ہماری خوشی اور فرحت سی تو بہی خوش و خرم ہو اور منقول ہی کہ بنی امیہ
برکت جان کر عاشورہ کی دن تمام سال کا غلہ کہر مین بہرتی تہی اور نمک وغیرہ کو اوس
جمع کرنیکو مبارک جانتی تہی اسی واسطی حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ
جو کوئی عاشورہ کی دن ترک سعی کری اپنی حوائج مین اور کسی کام کو کہر سی باہر نجاوی
تو حق تعالی دنیا اور آخرت کی حاجتین اوس شخص کی بر لاوی کا حضرت فرماتی ہین کہ جو
شخص کہ عاشورہ کی دن روی او مصیبت اور اندوہ کری حق تعالی قیامت کی دن اسکو
فرحت اور شادی عطا فرمائیگا اور اوسکی آنکہون کو ہماری ساتہہ روشن کریگا اور
آپ نی فرمایا کہ جو کوئی عاشورہ کو برکت کا دن جانی اور اپنی کہر کی لیی غلہ وغیرہ
وغیرہ اور جمع کری خدا اوس ذخیرہ کو اوس شخص کی واسطی اور اوسکی کہر والون کی
مبارک نکریگا اور قیامت کی دن اوس شخص کا حشر یزید پلید اور عبید اللہ بن زیاد
اور عمر بن سعد علیہم اللعنۃ کی ساتہہ کریگا پس آدمی کو چاہیی کہ عاشورہ کی دن دنیا
کی امور مین مشغول نہووی اور کہیل کود مین اور ہنسی مین اوس دن کو بسر نکری بلکہ

کی لیی غلہ وغیرہ ذخیرہ نکری ہاور تمام روز فاقہ کری ہی اور کہانی پینی سی احتراز کری جسطرح رمضان مین کہانی پینی سی احتراز کرتی ہین اور جب بعد عصر کی ایک ساعت گذری یعنی چار گہڑی دن باقی رہی تقریبًا تو اوسوقت کچہ پانی وغیرہ لیوی کہ روزہ کہلاوی اور ہزار مرتبہ قاتلان امام حسینؑ پر لعنت کری اسطرح سی کہ کہی اللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ اور تمام روز مشغول گریہ وزاری اور نوحہ ومصیبت رہی اور چاہیی کہ اسطرح روی اون حضرت پر جسطرح اپنی فرزند کو روتی ہین اور جو اوسکی گہر مین ہی اوسکو حکم تعزیہ داری کا اور رونی کا اور تعزیہ رکہنی کا کری اور چاہیی ہی کہ شب عاشورا کو بہی تمام شب جاگی اور رات بہر روی اور ماتم داری مین مشغول رہی کیونکہ تمام شب حضرت امام حسین علیہ السلام مع اصحاب واقربا صحرای کربلا مین درمیان لشکر اشقیا گہری رہی اور تا طلوع آفتاب وہ جناب محراب عبادت مین اور مرتبہ شہادت مین مشغول رہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتی ہین کہ اگر مومن کوئی تو عاشورہ کی دن اپنی گہر سی کسیکام کو اور مطلب کو باہر نجاوی کہ وہ روز نحس ہی اور حاجت کسی مومن کی اوسدن بر نہین آتی اور اگر کام ہو بہی جاتا ہی تو وہ کام اوس شخص کو مبارک نہین ہوتا اور کسی چیز کو اوسدن گہر کی لیی ذخیرہ نکری اسلیی کہ وہ ذخیرہ اوسکو اور اوسکی گہر کی لوگونکو مبارک نہین ہوتا اور علاوہ اسکی اوسکی ثواب نوذخیرہ نکرنیکا مثل ثواب ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار جہاد کی کہ ساتھ ہمراہ رسولخدا کی کیی ہون حقتعالی سی پاویگا اور موافق حدیث کامل الزیارت کی ہزار ہزار حج اور ہزار ہزار عمرہ اور ہزار ہزار جہاد کی پاویگا اور واسطی اوس شخص کی ہی ثواب مصائب اور آلام کا تمام پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون کا کہ جنہون نی

راہ خدا میں رنج اور مصائب اوٹھاے ہیں دنیا میں جیسی پیدا خلق ہوئی قیامت تک

## فصل دوسری بیچ فضیلت زیارت عاشورا کی

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص بیچ شب عاشورا کی نزدیک قبر شریف حضرت امام حسین علیہ السلام کی ہو اور زیارت اوس جناب کی پڑہی تو دن قیامت کی محشور ہو گا بخون خود آلودہ بہیات شہدای کربلا کی اور درمیان اونہیں کو اونکی شریک ہو گا اور جو شخص کہ بیچ شب اور روز عاشورا کی زیارت پڑہی تو حال اوس شخص کا ویسا ہی کہ جیسی ساتہی اوس جناب کی شہید ہوا ہو اور بسند صحیح اوس جناب سے منقول ہی کہ جو کوئی زیارت امام حسین علیہ السلام عاشورے کی دن کری حق تعالی بہشت کو اوسپر واجب کرتا ہی پس زیارت مشہور شیخ طوسی [illegible] اوں لوگوں وغیرہ نی محمد بن اسمعیل بن بزیع سے اور اونہوں نی صالح بن عقبہ سے ایسا اونہوں نی اپنی والد ماجد سے اور اونہوں نی حضرت ابی جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا کہ جو کوئی زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام کی روز عاشورا کی پڑہی یہاں تک کہ نزدیک قبر شریف آنحضرت کی گریہ کنندہ ہو تو ملاقات کریگا حق تعالی سے قیامت کی دن با ثواب دو ہزار حج اور دو ہزار عمرہ اور دو ہزار جہاد کی کہ ہر ایک اونمیں سے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور ائمہ ہدا علیہم السلام کی بجالایا ہو اور صاحب کتاب کامل الزیارہ نی اس حدیث کو بعینہ نقل کرکی بجای لفظ دو ہزار حج اور دو ہزار عمرہ اور دو ہزار جہاد کی ہزار ہزار حج اور ہزار ہزار عمرہ اور ہزار ہزار جہاد لکہا ہی کہ مطلب ہزار ہزار کا دس لاکہ ہوتی ہیں [illegible] عرض کی فدا ہوں میں آپ پر کسقدر ثواب ہی واسطی اوس شخص کی کہ جو اور کسی [illegible] میں ہو

## حاشیه متعلق صفحه ۱۲ سطر ۸

بدانکه مولانا مجلسی طاب ثراه و جعل الجنة مثواه در زاد المعاد سند حدیث چنین فرموده و تمام زیارت مشهوره پس شیخ طوسی و قولویه و غیر ایشان رحمة الله علیهم روایت کرده اند از سیف بن عمیره و صالح بن عقبه و هر دو از محمد بن اسمعیل و علقمة بن محمد حضرمی و هر دو از مالک جهنی که حضرت امام محمد باقر فرمود الخ و آن خالی از نوعی از اشتباهی در سند نمیباشد چه شیخ طوسی بروایت نموده سند آن حدیث را از محمد بن اسمعیل بن بزیع و محمد بن اسمعیل از صالح بن عقبه و ایشان از پدر خود و پدر ایشان از ابی جعفر نه از صالح بن عقبه از محمد بن اسمعیل زیرا که طبقه صالح بن عقبه مقدم و پیشتر است از محمد بن اسمعیل چنانچه شیخ ابو جعفر طوسی ره نوشته که محمد بن اسمعیل در زمان و اصحاب حضرت موسی کاظم و امام رضا و جواد علیهم السلام بوده اند و سیف بن عمیره و صالح بن عقبه از اصحاب حضرت امام جعفر صادق و موسی کاظم علیهما السلام فلا یلیق روایتهما عن محمد بن اسمعیل عن ابی جعفر و صاحب کامل الزیارة سند حدیث را باین عنوان ذکر نموده حکیم بن داود و غیره عن محمد بن موسی الهمدانی عن خالد الطیالسی عن سیف بن عمیرة و صالح بن عقبة جمیعا عن علقمة بن محمد الحضرمی و محمد بن اسمعیل عن صالح بن عقبة عن مالک الجهنی عن ابی جعفر الباقر علیهما السلام و همین هر دو سند غیر سند شیخ است فکلام المجلسی لا یطابق شیئا منهما کما لا یخفی هذا الملخص با افاده سیدی سندی و کافلی فی امور بی روحی فداه صفی

المجالس المفجعة

عفی عنه

# حاشیه متعلق صفحه ۱۲ سطر ۱۳

بدانکه آخوند مجلسی طاب ثراه در همین مقام ترجمه حدیث را بنوعی فرموده اند که در دو مقام بفهم قاصر
نمی آید قال العلامة اعلی الله مقامه فی زاد المعاد هر که زیارت کند امام حسین ع را در دهم محرم
یا گریان شود نزد قبر شریف آنحضرت ع پس ملاقات کند خدا را با ثواب دو هزار هزار حج و دو هزار هزار
عمره و دو هزار هزار جهاد که همه آن با رسول خدا و ائمه هدی نموده باشند الخ مخفی مباد که اصل
حدیث در مصباح متهجد وغیره باین عبارت مذکور است من زار الحسین بن علی علیهما
السلام یوم عاشوراء من المحرم حتی یظل عنده باکیا لقی الله عز وجل
یوم القیمة بثواب الفی حجة والفی عمرة والفی غزوة کثواب من حج واعتمر
وغزا مع رسول الله ص ومع الائمة الراشدین ع و در کامل الزیارة بلفظ الف حجة
واقع است پس مفاد حتی یظل عنده باکیا ترجمه اش چنین باید که هر که زیارت کند امام حسین را
در دهم محرم تا اینکه گریان شود نزد قبر شریف آنحضرت نه بنحویکه فرموده اند که یا گریان شود چه از ظاهر
ترجمه جناب ایشان تردید مفهوم میشود و لا یدل علیه ظاهر العبارة لان فی اصل الحدیث البکاء داخل
فی کیفیة الزیارة و احتمال دارد که لفظ تا فرموده باشند و آن بدون الحاق لفظ اینکه در امثال چنین مقام
راست نمی آید و علی هذا القیاس لفظ دو هزار هزار است چه در حدیث لفظ الفی واقع است که ترجمه اش
دو هزار است نه دو هزار هزار که عبارت از بست لکه باشد و موافق نسخه کامل الزیارة ترجمه هزار هزار میشود
که در آن لفظ الف الف واقع است و محصل الف الف ده لکه است نه دو هزار هزار پس ترجمه جناب آخوند رحمه الله
مطابق هیچیک نیست کما هو الظاهر علی المتامل مگر اینکه آن جناب لفظ دو در ترجمه خود از
موافق نسخه متهجد و تکرار الف از نسخه کامل الزیارة اخذ فرموده در ترجمه به دو هزار هزار ارزا(?)

فرموده باشند عجب نیست ۱۲
منه عفی عنه

ہو اور اوسکو ممکن ہو قبر شریف پر جانا حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ کہ دور ہین اونہین چاہیے کہ روز عاشورا صحرا کیطرف چلے جائین یا جو کوٹھہ اور بالاخانہ کہ اونکے گہر مین بلند ہو اوسپر جائین اور انگشت شہادت سے اشارہ کرین طرف قبر شریف اونحضرت کی اور زیارت پڑہین اور جہد و کوشش کرین نفرین اور لعنت کرنے مین اوپر قاتلان اونحضرت کی اور بعد اوسکے دو رکعت نماز زیارت کی پڑہین اور اوس عمل کو اول روز پیش از ظہر بجا لائین بعد اوسکے نوحہ و زاری کرین اوپر مصیبت امام حسین علیہ السلام کی اور بہت سا روئین اور جو کوئی اونکے گہر مین ہو اوسکو بہی حکم رونیکا کرین اور اپنے گہر کے آدمیون سے تقیہ اور پوشیدہ نکرین اپنے رونیکو اور مصیبت اور تعزیہ داری اپنے اور سامان حزن و ملال اور گریہ و زاری کو اپنے گہر مین برپا کرین اور ملاقات کرے ایک دوسرے سے اپنے گہر مین روتے اور پیٹتے اوپر اوس جناب کے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جو شخص ان اعمال کو بجا لاوے تو مین ضامن ہوتا ہون کہ جتنے ثواب کہ ذکر کیے گئے حق تعالی سب اوس شخص کو عطا فرمائیگا مالک نے تعجب سے کہا کہ آپ ان ثوابون کی ضامن اور کفیل ہین آپنے فرمایا کہ ہان ہم ضامن اور کفیل ہین پہر مالک نے عرض کیا کہ ایک دوسرے کو کیونکر تعزیہ اور پرسا دیوے [illegible] روتا ملاقات کرے اور کیا کہے حضرت نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے کہے کہ [illegible] أُجُورَنَا بِمُصَابِنَا بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلَنَا وَإِيَّاكُمْ مِنَ الطَّالِبِينَ بِثَارِهِ مَعَ وَلِيِّهِ الْإِمَامِ الْمَهْدِيِّ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ علقمہ ابن محمد کہتے ہین کہ مینے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی کہ یا حضرت آپ تعلیم فرمائیے مجہکو وہ دعا کہ جو عاشورے کے دن نزدیک زیارت قبر شریف

کی پڑہون اور وہ دعا کہ جب مین کسی اور شہر مین ہون تو اوسکو اشارہ کر کی پڑہون
اور زیارت کرون حضرت نی فرمایا کہ ای علقمہ جسوقت کہ تو بجا لای تو اون دو رکعتون
مین بعد اسکی کہ اشارہ کیا ہو تو نی طرف اونحضرت کی ساتہ سلام کی اور کہا ہو
تو نی بعد اشارہ اور نماز کی اوس قول کو کہ مذکور ہو کا پس جا کو پڑہی تو وہ دعا
کہ جو ملائکہ پڑہتی ہین بیچ اوسوقت کی کہ زیارت اونحضرت کی کرتی ہین تو عوض اسکی
لکہتا ہی خداوند کریم واسطی تیری ہزار ہزار حسنہ اور محو کرتا ہی تیری ہزار ہزار گناہ اور
بلند کریگا خدا بیچ بہشت کی ہزار ہزار درجہ اور ہو کا تو اون لوگون مین سی کہ جو شہید
ہوی ہین حضرت امام حسین علیہ السلام کی ہمراہ اور شریک ہو کا تو درجات اونکی
ثواب مین شہیدونکی اور لکہا اون لوگون مین سی جایگی کہ جو حضرت کی ساتہ شہید
ہوی ہین اور لکہا جایگا واسطی تیری ثواب زیارت ہر پیغمبر اور رسول کا اور سوای
انکی جسنی کہ زیارت حضرت کی کی ہی اون سب لوگون کی زیارت کا ثواب تجکو
ملیگا اور وہ زیارت یہ ہے السلام علیک یا ابا عبد اللہ السلام
علیک یا ابن رسول اللہ السلام علیک یا ابن امیر المؤمنین وابن
سید الوصیین السلام علیک یا ابن فاطمۃ الزہراء سیدۃ نساء العالمین
السلام علیک یا خیرۃ اللہ وابن خیرتہ السلام علیک یا ثار اللہ وابن ثارہ
والوتر الموتور السلام علیک وعلی الارواح التی حلت بفنائک و

وَأَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ عَلَيْكُمْ مِنِّي جَمِيعاً سَلَامُ اللّٰهِ أَبَداً مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ

اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ لَقَدْ

عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتِ الْمُصِيبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلَى جَمِيعِ أَهْلِ

الْإِسْلَامِ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيبَتُكَ فِي السَّمٰوَاتِ عَلَى جَمِيعِ أَهْلِ

السَّمٰوَاتِ فَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً أَسَّسَتْ أَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ

أَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ وَأَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ

الَّتِي رَتَّبَكُمُ اللّٰهُ فِيهَا وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُمَهِّدِينَ لَهُمْ

بِالتَّمْكِينِ مِنْ قِتَالِكُمْ بَرِئْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَمِنْ أَشْيَاعِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ

وَأَوْلِيَائِهِمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ إِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ

سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَعَنَ اللّٰهُ آلَ زِيَادٍ

وَآلَ مَرْوَانَ وَلَعَنَ اللّٰهُ بَنِي أُمَيَّةَ قَاطِبَةً وَلَعَنَ اللّٰهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَلَعَنَ

اللّٰهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَلَعَنَ اللّٰهُ شِمْراً وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً أَسْرَجَتْ وَأَلْجَمَتْ

وَتَنَقَّبَتْ لِقِتَالِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَقَدْ عَظُمَ مُصَابِي بِكَ فَأَسْأَلُ

اللّٰهَ الَّذِي أَكْرَمَ مَقَامَكَ وَأَكْرَمَنِي بِكَ أَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَارِكَ

مَعَ إِمَامٍ مَنْصُورٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اللّٰهُمَّ

اجعلني عندك وجيها بالحسين في الدنيا والآخرة يا ابا عبد الله صلوات
الله وسلامه عليك اني اتقرب الى الله والى رسوله والى امير المؤمنين
والى فاطمة والى الحسن واليك بموالاتك وبالبراءة ممن قاتلك ونصب
لك الحرب وبالبراءة ممن اسس اساس الظلم والجور عليكم وابرأ
الى الله والى رسوله صلى الله عليه وآله وسلم ممن اسس اساس ذلك
وبنى عليه بنيانه وجرى في ظلمه وجوره عليكم وعلى اشياعكم
برئت الى الله واليكم منهم واتقرب الى الله ثم اليكم بموالاتكم وموالاة
وليكم وبالبراءة من اعدائكم والناصبين لكم الحرب وبالبراءة
من اشياعهم واتباعهم واوليائهم يا ابا عبد الله اني سلم لمن سالمكم وحرب
لمن حاربكم وولي لمن والاكم وعدو لمن عاداكم فاسأل الله الذي
اكرمني بمعرفتكم ومعرفة اوليائكم ورزقني البراءة من اعدائكم ان
يجعلني معكم في الدنيا والآخرة وان يثبت لي عندكم قدم صدق
في الدنيا والآخرة واسأله ان يبلغني المقام المحمود لكم عند
الله وان يرزقني طلب ثاري مع امام مهدي ظاهر ناطق منكم
واسأل الله بحقكم وبالشأن الذي لكم عنده ان يعطيني

كون افضل ما يعطى مصابا بمصيبته بانها مصيبة ما اعظمها واعظم
رزيتها في الاسلام وفي جميع اهل السموات والارض اللهم اجعلني
في مقامي هذا ممن تناله منك صلوات ورحمة ومغفرة اللهم اجعل
محياي محيا محمد وال محمد ومماتي ممات محمد وال محمد صلواتك
وسلامك عليهم اللهم ان هذا يوم تبركت به بنو امية وابن آكلة
الاكباد اللعين ابن اللعين على لسانك ولسان نبيك صلى الله
عليه واله في كل موطن وموقف وقف فيه نبيك صلواتك عليه و
آله اللهم العن ابا سفيان ومعوية بن ابي سفيان ويزيد بن معوية
وال مروان عليهم منك اللعنة ابد الابدين وهذا يوم فرحت به آل
زياد وال مروان عليهم اللعنة بقتلهم الحسين صلوات الله عليه اللهم
فضاعف عليهم اللعن منك والعذاب الاليم اللهم اني اتقرب
اليك في هذا اليوم وفي موقفي هذا وايام حيوتي بالبراءة منهم
واللعنة عليهم وبالموالاة لنبيك وال نبيك عليهم السلام
اللهم العن اول ظالم ظلم حق محمد وال محمد واخر تابع
له على ذلك اللهم العن العصابة التي جاهدت الحسين صلواتك

عَلَيْهِ وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلَى قَتْلِهِ اللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيعًا پھر سو بار

کہی السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَى الْأَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَأَنَاخَتْ

بِرَحْلِكَ عَلَيْكَ مِنِّي سَلَامُ اللّٰهِ أَبَدًا مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ

اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي لِزِيَارَتِكَ السَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلَى

أَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلَى أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ سو بار کہی اللّٰهُمَّ خُصَّ أَنْتَ أَوَّلَ ظَالِمٍ

بِاللَّعْنِ مِنِّي وَابْدَأْ بِهِ أَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِيَ ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيدَ بْنَ

مُعَاوِيَةَ خَامِسًا وَالْعَنْ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ وَابْنَ مَرْجَانَةَ وَعُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَشِمْرًا وَ

آلَ أَبِي سُفْيَانَ وَآلَ زِيَادٍ وَآلَ مَرْوَانَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ پھر سجدے میں جا کر کہی

اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِينَ لَكَ عَلَى مُصَابِهِمْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

عَلَى عَظِيمِ رَزِيَّتِي اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَوْمَ الْوُرُودِ وَثَبِّتْ لِي قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَأَوْلَادِ

الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِ الْحُسَيْنِ الَّذِينَ بَذَلُوا مُهَجَهُمْ دُونَ الْحُسَيْنِ

عَلَيْهِ السَّلَامُ علقمہ کہتی ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا

کہ اگر ہو اس ترکیب سے ہر روز پڑھے تو جسقدر کہ ثواب ہے ذکر ہوا سب اسے

تجکو ہر روز ملا کریگا اور سند معتبر روایت کی ہے محمد بن خالد طیالسی نے سیف بن عمیرہ سے

بن عیینہ سے کہ وہ کہتا ہے کہ میں صفوان بن مہران جمال اور بہت سے دوستوں کے ہمراہ
نجف اشرف میں گیا زیارت کے واسطے بعد تشریف لے جانے حضرت صادق علیہ السلام
کی حیرہ سے مدینہ کو پس جب میں زیارت جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب
علیہ السلام سے فارغ ہوا صفوان نے مکان بالای سر حضرت امیر علیہ السلام سے
امام حسین کی طرف قبر شریف امام حسین علیہ السلام کی کیا اور کہا کہ ایک مرتبہ میں
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی ساتھ اس مقام شریف میں آیا تھا اوس
جناب نے اسیطرح اس زیارت کو پڑھا تھا جسطرح سے کہ میں اس زیارت کو بجالایا
یعنی پڑھی صفوان نے وہ زیارت کہ جو علقمہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت کی تھی پھر دو رکعت نماز پڑھی نزدیک سر مبارک امیر المومنین علیہ السلام
کی اور وداع کیا بعد نماز کی جناب امیر علیہ السلام کو پھر منہ کیا صفوان نے طرف
قبر شریف جناب سید الشہدا کی اور اوحضرت کو بھی وداع کیا اور منجملہ اون دعاؤں
کہ بعد دو رکعت نماز کی پڑھی یہ دعا ہے یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا مُجِیْبَ
دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا کَاشِفَ کُرَبِ الْمَکْرُوْبِیْنَ یَا غِیَاثَ
الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ وَیَا مَنْ ھُوَ اَقْرَبُ اِلَیَّ
مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ وَیَا مَنْ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ وَیَا مَنْ ھُوَ
بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰی وَبِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ وَیَا مَنْ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ عَلَی
الْعَرْشِ اسْتَوٰی وَیَا مَنْ یَعْلَمُ خَآئِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ

وَيَا مَنْ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ خَافِيَةٌ وَيَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ وَيَا
مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ الْحَاجَاتُ وَيَا مَنْ لَا يُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ وَيَا مُدْرِكَ
كُلِّ فَوْتٍ وَيَا جَامِعَ كُلِّ شَمْلٍ وَيَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا مَنْ
هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ شَاْنٍ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُنَفِّسَ الْكُرُبَاتِ يَا مُعْطِيَ
السُّؤْلَاتِ يَا وَلِيَّ الرَّغَبَاتِ يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ يَا مَنْ يَكْفِيْ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِيْ مِنْهُ شَيْءٌ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ
مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَبِحَقِّ التِّسْعَةِ
مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَاِنِّيْ بِهِمْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا
وَبِهِمْ اَتَوَسَّلُ وَبِهِمْ اَتَشَفَّعُ اِلَيْكَ وَبِحَقِّهِمْ اَسْاَلُكَ وَاُقْسِمُ وَاَعْزِمُ عَلَيْكَ
وَبِالشَّاْنِ الَّذِيْ لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالْقَدْرِ الَّذِيْ لَهُمْ عِنْدَكَ
وَبِالَّذِيْ فَضَّلْتَهُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ عِنْدَهُمْ
وَبِهِ خَصَصْتَهُمْ دُوْنَ الْعَالَمِيْنَ وَبِهِ اَبَنْتَهُمْ وَاَبَنْتَ فَضْلَهُمْ
مِنْ فَضْلِ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى فَاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ الْعَالَمِيْنَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَهَمِّيْ وَكَرْبِيْ وَتَكْفِيَنِي الْمُهِمَّ
مِنْ اُمُوْرِيْ وَتَقْضِيَ عَنِّيْ دَيْنِيْ وَتُجِيْرَنِيْ مِنْ

من الفقر وتجيرني من الفاقة وتغنيني عن المسألة إلى المخلوقين و
تكفيني هم من أخاف همه وعسر من أخاف عسره وحزونة من أخاف
حزونته وشر من أخاف شره ومكر من أخاف مكره وبغي من أخاف
بغيه وجور من أخاف جوره وسلطان من أخاف سلطانه
وكيد من أخاف كيده ومقدرة من أخاف بلاء مقدرته علي
وترد عني كيد الكيدة ومكر المكرة اللهم من أرادني بسوء فأرده
ومن كادني فكده واصرف عني كيده ومكره وبأسه وأمانيه و
امنعه عني كيف شئت وأنى شئت اللهم اشغله عني بفقر
لا تجبره وببلاء لا تستره وبفاقة لا تسدها وبسقم لا تعافيه
وذل لا تعزه وبمسكنة لا تجبرها اللهم اضرب بالذل نصب
عينيه وأدخل عليه الفقر في منزله والعلة والسقم في بدنه
حتى تشغله عني بشغل شاغل لا فراغ له وأنسه ذكري كما
أنسيته ذكرك وخذ عني بسمعه وبصره ولسانه ويده ورجله
وقلبه وجميع جوارحه وأدخل عليه في جميع ذلك السقم
ولا تشفه حتى تجعل ذلك له شغلا شاغلا به عني وعن ذكري

وَاكْفِنِي يَا كَافِي مَا لَا يَكْفِي سِوَاكَ فَإِنَّكَ الْكَافِي لَا كَافِيَ سِوَاكَ وَمُفَرِّجٌ
لَا مُفَرِّجَ سِوَاكَ وَمُغِيثٌ لَا مُغِيثَ سِوَاكَ وَجَارٌ لَا جَارَ سِوَاكَ خَابَ
مَنْ كَانَ جَارُهُ سِوَاكَ وَمُغِيثُهُ سِوَاكَ وَمَفْزَعُهُ إِلَىٰ سِوَاكَ وَمَهْرَبُهُ
وَمَلْجَأُهُ إِلَىٰ غَيْرِكَ وَمَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوقٍ غَيْرِكَ وَأَنْتَ ثِقَتِي وَرَجَائِي
وَمَفْزَعِي وَمَهْرَبِي وَمَلْجَأِي وَمَنْجَايَ فَبِكَ أَسْتَفْتِحُ وَبِكَ أَسْتَنْجِحُ
وَبِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ وَأَتَوَسَّلُ وَأَتَشَفَّعُ فَأَسْأَلُكَ
يَا اللهُ يَا اللهُ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكَىٰ
وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَأَسْأَلُكَ يَا اللهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَنْ
تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَكْشِفَ عَنِّي غَمِّي وَهَمِّي وَ
كَرْبِي فِي مَقَامِي هٰذَا كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ وَكَرْبَهُ وَكَفَيْتَهُ
هَوْلَ عَدُوِّهِ فَاكْشِفْ عَنِّي كَمَا كَشَفْتَ عَنْهُ وَفَرِّجْ عَنِّي كَمَا فَرَّجْتَ
عَنْهُ وَاكْفِنِي كَمَا كَفَيْتَهُ وَاصْرِفْ عَنِّي هَوْلَ مَا أَخَافُ هَوْلَهُ وَمَؤُونَةَ
مَا أَخَافُ مَؤُونَتَهُ وَهَمَّ مَا أَخَافُ هَمَّهُ بِلَا مَؤُونَةٍ عَلَىٰ نَفْسِي مِنْ
ذٰلِكَ وَاصْرِفْ بِقَضَاءِ حَوَائِجِي وَكِفَايَةِ مَا أَهَمَّنِي هَمُّهُ مِنْ أَمْرِ
آخِرَتِي وَدُنْيَايَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَا أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْكُمَا

مِنّي سَلامُ اللهِ اَبَداً ما بَقيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ وَلا جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ
الْعَهْدِ مِنْ زِيارَتِكُما وَلا فَرَّقَ اللهُ بَيْني وَبَيْنَكُما اَللّٰهُمَّ اَحْيِني
حَياةَ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَمِتْني مَماتَهُمْ وَتَوَفَّني عَلى مِلَّتِهِمْ وَاحْشُرْني
في زُمْرَتِهِمْ وَلا تُفَرِّقْ بَيْني وَبَيْنَهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَداً فِي الدُّنْيا وَ
الْآخِرَةِ يا اَميرَ الْمُؤْمِنينَ وَيا اَبا عَبْدِ اللهِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْكُما
اَتَيْتُكُما زائِراً وَمُتَوَسِّلاً اِلَى اللهِ رَبّي وَرَبِّكُما وَمُتَوَجِّهاً اِلَيْهِ بِكُما
وَمُسْتَشْفِعاً بِكُما اِلَى اللهِ في حاجَتي هذِهِ فَاشْفَعا لي فَاِنَّ لَكُما عِنْدَ اللهِ
الْمَقامَ الْمَحْمُودَ وَالْجاهَ الْوَجيهَ وَالْمَنْزِلَ الرَّفيعَ وَالْوَسيلَةَ اِنّي اَنْقَلِبُ
عَنْكُما مُنْتَظِراً لِتَنَجُّزِ الْحاجَةِ وَقَضائِها وَنَجاحِها مِنَ اللهِ بِشَفاعَتِكُما لي
اِلَى اللهِ في ذلِكَ فَلا اَخيبُ وَلا يَكُونُ مُنْقَلَبي مُنْقَلَباً خائِباً خاسِراً
بَلْ يَكُونُ مُنْقَلَبي مُنْقَلَباً راجِحاً مُفْلِحاً مُنْجِحاً مُسْتَجاباً بِقَضاءِ جَميعِ
حَوائِجي وَتَشَفَّعا لي اِلَى اللهِ اِنْقَلَبْتُ عَلى ما شاءَ اللهُ وَلا حَوْلَ وَلا
قُوَّةَ اِلّا بِاللهِ مُفَوِّضاً اَمْري اِلَى اللهِ مُلْجِئاً ظَهْري اِلَى اللهِ وَمُتَوَكِّلاً
عَلَى اللهِ وَاَقُولُ حَسْبِيَ اللهُ وَكَفى سَمِعَ اللهُ لِمَنْ دَعا لَيْسَ لي وَراءَ اللهِ وَ
وَراءَكُمْ يا سادَتي مُنْتَهى ما شاءَ رَبّي كانَ وَما لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ

ولا حول ولا قوة الا بالله استودعكما الله ولا جعله الله آخر العهد مني
اليكما انصرف يا سيدي يا امير المؤمنين يا مولاي وانت
يا ابا عبد الله يا سيدي وسلامي عليكما متصل ما اتصل الليل
والنهار واصل ذلك اليكما غير محجوب عنكما سلامي ان شاء الله و
اسأله بحقكما ان يشاء ذلك ويفعل فانه حميد مجيد انقلبت
يا سيدي عنكما تائبا حامدا لله شاكرا راجيا للاجابة غير آئس ولا
قانط آئبا عائدا راجعا الى زيارتكما غير راغب عنكما ولا من زيارتكما
بل راجع عائد ان شاء الله ولا حول ولا قوة الا بالله يا سادتي
رغبت اليكما والى زيارتكما بعد ان زهد فيكما وفي زيارتكما
اهل الدنيا فلا خيبني الله مما رجوت وما املت في زيارتكما
انه قريب مجيب سیف بن عمرہ کہتی ہین کہ مینی صفوان سی کہا کہ علقمہ نی اس
زیارت کو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی واسطی میری روایت کی مگر اس دعا کو
اونھوں نی نقل نہیں کیا صفوان نی کہا کہ ایک روز وارد ہوا مین ہمراہ جناب
امام جعفر صادق علیہ السلام کی نجف اشرف مین پس دیکھا مینی کہ وہ حضرت بجا لائی
زیارت کو جسطرح کہ مین بجا لایا اور اس دعا کو اوس جناب نی پڑھا نزدیک وداع

ی وہ زیارت کہ جو آگے مذکور ہوگی پس جملہ ... باقی رہتا ہی تو آپ اوس

زیارت کو اکثر پڑہا کرتے ہیں مگر کسی کو تو یہ معلوم ہو کہ جناب قبلہ و کعبہ کی نزدیک وہ زیارت

کہ جو آگے مذکور ہوگی جزو زیارت عاشورا ہی بلکہ یہ علیحدہ ہی اور زیارت عاشورا کا

عمل علیحدہ ایک دوسرا ہی ہین ہی فصل تیسری بیچ بیان باقی زیارتوں کے

کہ جو عاشور کی دن پڑہنا چاہیی اور اونمین سی وہ زیارت ہی کہ جو سند صحیح عبد اللہ بن

سنان نی روایت کی ہی کہ گیا مین خدمت بابرکت حضرت صادق علیہ السلام مین عاشور کی

دن پس دیکہا مینی کہ حضرت نہایت ملول اور شکستہ حال مین اور آنسو حضرت کی آنکہون

سی علی الاتصال مانند مروارید کی جاری ہین یہ حال دیکہکر عرض کی مینی کہ ای

فرزند رسول آپ کیون روتی ہین خدا آپ کو کبہی نہ رلاوی حضرت نی فرمایا کہ

معلوم ہوتا ہی کہ تو غافل ہی اور نہین جانتا تو کہ آجہی کی دن حضرت امام حسین علیہ السلام

شہید ہوی ہین یہ سنکی مینی عرض کی کہ ای سید و آقا میری آج کی دن روزہ رکہتی

مین آپ کیا فرماتی ہین آپ نی فرمایا کہ روزہ رکہہ مگر بے نیت روزی کی مگر اور افطار کر بعد

نماز عصر کی ایکساعت کی بعد پانی کی گہونٹ سی اسواسطی کہ اوسوقت لڑائی موقوف

ہوئی آل رسول سی اور زمین پر تیس شخص اہل بیت اور موالیوں مین سی بی غسل و کفن

با عضای پارہ پارہ ذبح کیی ہوی پڑی تہی کہ صاحب مصیبت اور صاحب عزا اونکی

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تہی اور اگر پیغمبر خدا ہوتی تو سب جا کی اونکو تعزیت

اونکی مصیبت پر دیتی پس یہ فرماکی آپ اسقدر روی کہ تمام ریش مبارک آنسوون سی تر ہوگئی

بعد اوسکی حضرت نی فرمایا کہ آج کی دن سب کامون سی بہتر یہ کام ہی

کہ تو کپڑی پاکیزہ پہن اور بند قبا کی تئین کہولدی اور آستینون کی تئین کہنیون تک

اولٹ لی جسطرح مصیبت ردکان اوکشتی مین اور نکل جاؤ بیابان کیطرف اور یا ایسی جگہ
جا کہ تہی کوئی نہ دیکہی یا اکیلی کہر مین رہ اگر خوف سینیو نکا ہو یس چہ کہ پہر ن چڑہی ہو جاؤ
رکعت نماز بخشوع و خضوع اور پاکیزہ رکوع بجا لا یعنی جی لگا کی پڑہ اور دل تیرا خدا
کیطرف ہو اور سوای خوشنودی خدا کی اور کسی بات کا دہیان نہو اور رکوع کو طول
دی اور آداب و شرائط نماز کو بجا لا اور ترکیب چار رکعت نماز کی یہ ہی کہ دو دو
رکعت کر کی پڑہی اور پہلی رکعت مین الحمد اور سورہ قل یا ایہا الکافرون پہڑہی
اور دوسری رکعت مین الحمد اور سورۂ قل ہو اللہ احد پڑہی اور نماز کو تمام کری
اور پہر نیت کر کی پہلی رکعت مین حمد اور سورۂ احزاب اور دوسری رکعت مین
الحمد اور سورہ منافقون پڑہی اور نماز کو تمام کری اور اگر یہ سورہ بجا سا ہو تو جو
سورہ جانتا ہو وہ پڑہی جب نماز پڑہ چکی تو منہ طرف قبر شریف حضرت امام
حسین کی کری اور خیال مین لاوی شہادت اوس امام مظلوم کی اور اونکی اولاد
اور عزیزون اور دوستونکی اور جو مصیبتیں اور رنج حضرات کو ظالمون سی پہونچی تہی
اوسکا جی مین خیال لاوی اور سلام کری حضرت کو یعنی زیارت پڑہی اور
صلوات بہیجی اونحضرت پر اور لعنت کری اونکی قاتلون پر اور ایک روایت مین
ہی کہ ہزار مرتبہ لعنت کہتی قاتلون پر کہ ہر ایک لعن کی ہزار عمل نیک واسطی
اوسکے لکہی جائینگی اور ہزار گناہ اوسکی بخشی جائینگی اور ہزار درجے جنت مین واسطی
اوسکی بلند ہونگی اور بہتر یہ ہی کہ لعنت اسطرح سی کری کہ ہزار بار کہی اللہم
العن قتلۃ الحسین واصحابہ بعد اسکی حضرت نی فرمایا کہ جس جگہ تو کہڑا ہی کئی
قدم آگی بڑہ کی کہہ انا للہ وانا الیہ راجعون رضا بقضائہ وتسلیما لامرہ اور

اگر سات مرتبہ اسطرح کہی تو پھر دشمنی کی قدم ٹہرے اور اسکو پڑھے اور پھر اپنی جگہ

پر آوی اور پھر پڑھے اور آمین کہی اور دعا کو اسطرح سات مرتبہ تو بہتر ہی اور جب حال مین رو با ہووی

اس کی ٹہنی مین اور پیچہی کہینچی ہوتا جاوی اور غمناک رہے ایسی جگہہ پر آوی اس دعا کو پڑہی

اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ شَاقُّوْا رَسُوْلَكَ وَحَارَبُوْا اَوْلِيَاۤئَكَ وَعَبَدُوْا غَيْرَكَ وَاسْتَحَلُّوْا

مَحَارِمَكَ وَالْعَنِ الْقَادَةَ وَالْاَتْبَاعَ وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ فَخَبَّ وَاَوْضَعَ مَعَهُمْ اَوْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ

لَعْنًا كَثِيْرًا اَللّٰهُمَّ وَعَجِّلْ فَرَجَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ

وَاسْتَنْقِذْهُمْ مِنْ اَيْدِي الْمُنَافِقِيْنَ الْمُضِلِّيْنَ وَالْكَفَرَةِ الْجَاحِدِيْنَ وَافْتَحْ لَهُمْ

فَتْحًا يَسِيْرًا وَاَتِحْ لَهُمْ رَوْحًا وَفَرَجًا قَرِيْبًا وَاجْعَلْ لَهُمْ مِنْ لَدُنْكَ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ

سُلْطَانًا نَصِيْرًا بعد اسکی ہاتہ دعا کیواسطی اوٹہاوی اور قصد کری دشمنان آل محمد کا اور کہی

اَللّٰهُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِنَ الْاُمَّةِ نَاصَبَتِ الْمُسْتَحْفَظِيْنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَكَفَرَتْ

بِالْكَلِمَةِ وَعَكَفَتْ عَلَى الْقَادَةِ الظَّلَمَةِ وَهَجَرَتِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَ

عَدَلَتْ عَنِ الْحَبْلَيْنِ الَّذَيْنِ اَمَرْتَ بِطَاعَتِهِمَا وَالتَّمَسُّكِ بِهِمَا فَاَمَاتَتِ

الْحَقَّ وَحَادَتْ عَنِ الْقَصْدِ وَمَالَاَتِ الْاَحْزَابَ وَحَرَّفَتِ الْكِتَابَ

وَكَفَرَتْ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۤءَهَا وَتَمَسَّكَتْ بِالْبَاطِلِ لَمَّا اعْتَرَضَهَا وَضَيَّعَتْ

حَقَّكَ وَاَضَلَّتْ خَلْقَكَ وَقَتَلَتْ اَوْلَادَ نَبِيِّكَ وَخِيَرَةَ عِبَادِكَ

وَحَمَلَةَ عِلْمِكَ وَوَرَثَةَ حِكْمَتِكَ وَخِيَرَتِكَ اَللّٰهُمَّ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَ اَعْدَائِهِمْ

وَاَعْدَاءِ رَسُولِكَ وَاَهْلِ بَيْتِ رَسُولِكَ اَللّٰهُمَّ وَاَخْرِبْ دِيَارَهُمْ

وَافْلُلْ سِلَاحَهُمْ وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَفُتَّ فِي اَعْضَادِهِمْ وَاَوْهِنْ

كَيْدَهُمْ وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْقَاطِعِ وَارْمِهِمْ بِحَجَرِكَ الدَّامِغِ وَطُمَّهُمْ

بِالْبَلَاءِ طَمًّا وَقُمَّهُمْ بِالْعَذَابِ قَمًّا وَعَذِّبْهُمْ عَذَابًا نُكْرًا وَخُذْهُمْ بِالسِّنِينَ

وَالْمَثُلَاتِ الَّتِي اَهْلَكْتَ بِهَا اَعْدَاءَكَ اِنَّكَ ذُو نِقْمَةٍ مِنَ الْمُجْرِمِينَ

اَللّٰهُمَّ اِنَّ سُنَّتَكَ ضَائِعَةٌ وَاَحْكَامَكَ مُعَطَّلَةٌ وَعِتْرَةَ نَبِيِّكَ

فِي الْاَرْضِ هَائِمَةٌ اَللّٰهُمَّ فَاَعِنِ الْحَقَّ وَاَهْلَهُ وَاقْمَعِ الْبَاطِلَ وَاَهْلَهُ

وَمُنَّ عَلَيْنَا بِالنَّجَاةِ وَاهْدِنَا اِلَى الْاِيمَانِ وَعَجِّلْ فَرَجَنَا وَانْظِمْهُ بِفَرَجِ

اَوْلِيَائِكَ وَاجْعَلْهُمْ لَنَا وُدًّا وَاجْعَلْنَا لَهُمْ وَفْدًا اَللّٰهُمَّ وَاَهْلِكْ مَنْ

جَعَلَ يَوْمَ قَتْلِ ابْنِ نَبِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ عِيدًا وَاسْتَهَلَّ بِهِ فَرَحًا وَمَرَحًا وَخُذْ آخِرَهُمْ

كَمَا اَخَذْتَ اَوَّلَهُمْ وَضَاعِفِ اللّٰهُمَّ الْعَذَابَ وَالتَّنْكِيلَ عَلَى ظَالِمِي اَهْلِ

بَيْتِ نَبِيِّكَ وَاَهْلِكْ اَشْيَاعَهُمْ وَقَادَتَهُمْ وَاَبِرْ حُمَاتَهُمْ وَجَمَاعَتَهُمْ

اَللّٰهُمَّ وَضَاعِفْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى عِتْرَةِ نَبِيِّكَ

الْعِتْرَةِ الضَّائِعَةِ الْخَائِفَةِ الْمُسْتَذَلَّةِ بَقِيَّةٍ مِنَ الشَّجَرَةِ الطَّيِّبَةِ الزَّاكِيَةِ

اركانه واعل اللهم كلمتهم وافلج حجتهم واكشف البلاء واللأواء و
حنادس الاباطيل والعمى عنهم وثبت قلوب شيعتهم وحزبك على
طاعتك وولايتهم ونصرتهم وموالاتهم واعنهم وامنحهم الصبر على
الاذى فيك واجعل لهم اياما مشهودة واوقاتا محمودة مسعودة
يوشك فيها فرجهم وتوجب فيها تمكينهم ونصرهم كما ضمنت لاوليائك
في كتابك المنزل فانك قلت وقولك الحق وعد الله الذين امنوا
منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين
من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا
يعبدونني لا يشركون بي شيئا اللهم واكشف غمتهم يا من لا يملك
كشف الضر الا هو يا واحد يا احد يا حي يا قيوم وانا يا الهي عبدك
الخائف منك والراجع اليك السائل لك المقبل عليك اللاجئ
الى فنائك العالم بانه لا ملجأ منك الا اليك اللهم فتقبل
دعائي واسمع يا الهي علانيتي ونجواي واجعلني ممن رضيت عمله
وقبلت نسكه ونجيته برحمتك انك انت العزيز الكريم
اللهم وصل اولا واخرا على محمد وال محمد وبارك

حبّہ لاھم و نصرھم و ترینی ذالک قریبا سریعاً فی عافیۃٍ انک علی کلّ
شیءٍ قدیر پس کو آسمان کیطرف اوٹہاے اور کہی اعوذ بک ان اکون من الذین
لا یرجون ایامک فاعذنی یا الٰہی برحمتک من ذالک حضرت فرماتی ہین
کہ اگر تو اس عمل کو اسطرحسی بجا لاوی تو یہ عمل بہتر ہی تیری واسطی بہت سے حجون اور
عمرونسی وحج اور عمری کہ جنمین بہت سا روپیہ تو نی صرف کیا ہو اور اپنی بدن بہت
سی مشقت اوٹہائی ہو اور اپنی عیال سی تو جدا ہوا ہو اور پہر حضرت نی فرمایا کہ جو کوئی
اس نماز کو عاشورہ کی دن پڑہی اور اس دعا کو از روی اخلاص بجا لاوی اور اس
عمل کو ساتہ یقین اور صدق دل کی عمل مین لاوی تو حق تعالی وس خصلتین اوسکو
عطا فرماتا ہی اور وہ یہ ہین کہ خدا اوسکی موت سی اوسکو محفوظ رکہتا ہی مانند دوسری
کی اور طلبی کی اور مکان مین وبنی سی اور مثل اوسکی اور اوسیر مرنی دم تک کوئی دشمن
ہنین مسلط ہوتا اور اللہ اوس شخص کو اور اوسکی اولاد کو چار پشتون تک محفوظ رکہتا ہی دیوانگی
ورِبال خورہ اور کوڑہ وغیرہ سی اور شیطانکو اور شیطان کی دوستونکو اوسپر اور اوسکی
اولاد پر چار پشتون تک مسلط نہین کرتا فصل چوتہی بیچ زیارت سایر شہدا
وغیرہ کی اور اوسمین ہی وہ زیارت ہے کہ جو مشتمل ہی اوپر زیارت سایر شہدا کی اور
متضمن ہی اوپر تعزیت اور پرسادینی حضرت رسولخدا اور ائمہ ہدا کی اور مناسب یہ ہی
کہ آخر روز عاشور کو اس زیارت کی تئین بجا لاوی اور جناب قبلہ و کعبہ دام ظلہ
العالی تو جی یومین دیکہا ہی کہ آخر روز آپ اس زیارت کو بجا لاتی ہین اور وہ یہ
ہی السّلام علیک یا وارث آدم صفوۃ اللہ السّلام علیک یا وارث
نوح نبی اللہ السّلام علیک یا وارث ابراھیم خلیل اللہ السّلام

عليك يا وارث موسى كليم الله السلام عليك يا وارث عيسى روح
الله السلام عليك يا وارث محمد حبيب الله السلام عليك يا وارث
علي امير المؤمنين السلام عليك يا وارث الحسن الشهيد سبط رسول
الله السلام عليك يا ابن رسول الله السلام عليك يا ابن البشير النذير
وابن سيد الوصيين السلام عليك يا ابن فاطمة سيدة نساء العالمين
السلام عليك يا ابا عبد الله السلام عليك يا خيرة الله وابن
خيرته السلام عليك يا ثار الله وابن ثاره السلام عليك ايها
الوتر الموتور السلام عليك ايها الامام الهادي الزكي وعلى ارواح
حلت بفنائك واقامت في جوارك ووفدت مع زوارك السلام
عليك مني ما بقيت وبقي الليل والنهار فلقد عظمت بك الرزية
وجل المصاب في المؤمنين وفي المسلمين وفي اهل السموات
اجمعين وفي سكان الارضين فانا لله وانا اليه راجعون وصلوات
الله وبركاته وتحياته عليك وعلى آبائك الطيبين المنتجبين
وعلى ذراريهم الهداة المهديين السلام عليك يا مولاي وعليهم
وعلى روحك وعلى ارواحهم وعلى تربتك وعلى تربتهم اللهم

لَهُمْ رَحْمَةً وَرِضْوَاناً وَرَوْحاً وَرَيْحَاناً السَّلامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ
يَا ابْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَيَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ وَيَا ابْنَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ
السَّلامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيدُ يَا ابْنَ الشَّهِيدِ يَا أَخَا الشَّهِيدِ يَا أَبَا الشُّهَدَاءِ
اللَّهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّي فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي هٰذَا الْوَقْتِ
وَفِي كُلِّ وَقْتٍ تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَسَلاماً سَلامُ اللهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ
اللهِ وَبَرَكَاتُهُ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ وَعَلَى الْمُسْتَشْهَدِينَ مَعَكَ سَلاماً
مُتَّصِلاً مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ السَّلامُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّهِيدِ
السَّلامُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ السَّلامُ عَلَى عَبَّاسِ بْنِ أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ الشَّهِيدِ السَّلامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ
مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ السَّلامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ السَّلامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ
مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ وَعَقِيلٍ السَّلامُ عَلَى كُلِّ مُسْتَشْهَدٍ مَعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْهُمْ عَنِّي تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَسَلاماً السَّلامُ عَلَيْكَ
يَا رَسُولَ اللهِ أَحْسَنَ اللهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِي وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ السَّلامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ
أَحْسَنَ اللهُ لَكِ الْعَزَاءَ فِي وَلَدِكِ الْحُسَيْنِ السَّلامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَحْسَنَ اللهُ لَكَ
الْعَزَاءَ فِي وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ السَّلامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ أَحْسَنَ اللهُ

کہ بیسویں کو ماہ صفر کی مستحب ہی کہ دو رکعت نماز اسطرح سی بجالاوی کہ پہلی رکعت
مین بعد الحمد کی سورۂ انا فتحنا پڑہی اور دوسری رکعت مین بعد حمد کی سورۂ توحید
پڑہی اور بعد سلام کی سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور سو مرتبہ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اٰلَ اَبِیْ سُفْیَانَ اور سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ
کہی اور بیسوین تاریخ اس مہینہ کی مشہور بروز اربعین یعنی روز چہلم حضرت امام حسین
علیہ السلام ہی چنانچہ آخوند صاحب رحمہ ﷲ زاد المعاد مین لکہا ہی کہ بیچ کتب معتبر
کی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ علامتین مومن کی پانچ چیز
اکاون رکعت نماز نافلہ اور فریضہ ملا کی بجالانا اور زیارت اربعین پڑہنا اور انگوٹہی
دست راست مین پہنا اور پیشانی کو خاک پر واسطی سجدہ شکر کی رکہنا اور باواز بلند
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا اس سبب زیارت کی بسند معتبر صفوان جمال سی منقول
ہی کہ وہ کہتا ہی کہ مولا اور آقا میری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی مجہسی
فرمایا کہ زیارت بجالاؤ جسوقت کہ روز بلند ہوا ہووی یعنی تہوڑا سا دن چہڑہا ہووی
تو اوسوقت زیارت اربعین کو بجالاوی اور وہ یہ ہی اَلسَّلَامُ عَلٰى وَلِیِّ اللّٰهِ
وَحَبِیْبِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى خَلِیْلِ اللّٰهِ وَنَجِیْبِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَفِیِّ اللّٰهِ وَ
ابْنِ صَفِیِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَیْنِ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِیْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَسِیْرِ الْکُرُبَاتِ
وَقَتِیْلِ الْعَبَرَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّهٗ وَلِیُّكَ وَابْنُ وَلِیِّكَ وَصَفِیُّكَ
وَابْنُ صَفِیِّكَ الْفَائِزُ بِکَرَامَتِكَ اَکْرَمْتَهٗ بِالشَّهَادَةِ وَحَبَوْتَهٗ بِالسَّعَادَةِ
وَاجْتَبَیْتَهٗ بِطِیْبِ الْوِلَادَةِ وَجَعَلْتَهٗ سَیِّدًا مِنَ السَّادَةِ وَقَائِدًا

مِنَ الْقادَةِ وَذائِداً مِنَ الذّادَةِ وَاَعْطَيْتَهُ مَوارِيثَ الْاَنْبِياءِ وَ
جَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلى خَلْقِكَ مِنَ الْاَوْصِياءِ فَاَعْذَرَ فِي الدُّعاءِ وَمَنَحَ
النُّصْحَ وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبادَكَ مِنَ الْجَهالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلالَةِ
وَقَدْ تَوازَرَ عَلَيْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيا وَباعَ حَظَّهُ بِالْاَرْذَلِ الْاَدْنى وَشَرى
آخِرَتَهُ بِالثَّمَنِ الْاَوْكَسِ وَتَغَطْرَسَ وَتَرَدّى فِي هَواهُ وَاَسْخَطَكَ وَاَسْخَطَ
نَبِيَّكَ وَاَطاعَ مِنْ عِبادِكَ اَهْلَ الشِّقاقِ وَالنِّفاقِ وَحَمَلَةَ الْاَوْزارِ
الْمُسْتَوْجِبِينَ النّارَ فَجاهَدَهُمْ فِيكَ صابِراً مُحْتَسِباً حَتّى سُفِكَ فِي
طاعَتِكَ دَمُهُ وَاسْتُبِيحَ حَرِيمُهُ اَللّهُمَّ فَالْعَنْهُمْ لَعْناً وَبِيلاً وَعَذِّبْهُمْ
عَذاباً اَلِيماً اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُولِ اللّهِ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ
سَيِّدِ الْاَوْصِياءِ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَمِينُ اللّهِ وَابْنُ اَمِينِهِ عِشْتَ سَعِيداً
وَمَضَيْتَ حَمِيداً وَمُتَّ فَقِيداً مَظْلُوماً شَهِيداً وَاَشْهَدُ اَنَّ اللّهَ مُنْجِزٌ
لَكَ ما وَعَدَكَ وَمُهْلِكٌ مَنْ خَذَلَكَ وَمُعَذِّبٌ مَنْ قَتَلَكَ وَاَشْهَدُ
اَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّهِ وَجاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللّهِ حَتّى اَتاكَ
الْيَقِينُ فَلَعَنَ اللّهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللّهُ مَنْ ظَلَمَكَ وَلَعَنَ اللّهُ اُمَّةً سَمِعَتْ
بِذلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ اَللّهُمَّ اِنّي اُشْهِدُكَ اَنّي وَلِيٌّ لِمَنْ والاهُ وَعَدُوٌّ

لمن عاداه بأبی أنت وأمی یا ابن رسول الله أشهد أنك كنت نوراً فی الأصلاب الشامخة والأرحام الطاهرة لم تنجسك الجاهلیة بأنجاسها ولم تلبسك المدلهمات من ثیابها وأشهد أنك من دعائم الدین وأركان المسلمین ومعقل المؤمنین وأشهد أنك الإمام البر التقی الزكی الهادی المهدی وأشهد أن الأئمة من ولدك كلمة التقوى وأعلام الهدى والعروة الوثقى والحجة على أهل الدنیا وأشهد أنی بكم مؤمن بشرائع دینی وخواتیم عملی وقلبی لقلبكم سلم وأمری لأمركم متبع ونصرتی لكم معدة حتى یأذن الله لكم فمعكم معكم لا مع عدوكم صلوات الله علیكم وعلى أرواحكم وأجسادكم وشاهدكم وغائبكم وظاهركم وباطنكم آمین رب العالمین

پس دو رکعت نماز بجا لاوی اور جو دعا کہ چاہی طلب کری اور سید ابن طاؤس نی لکھا ہی کہ مینی اس زیارت کی ساتھ ایک وداع بھی پائی ہی کہ وہ وداع مخصوص ہی ساتھ اس زیارت کی پس چاہیی کہ سامنی ضریح مبارک کی کھڑا ہووی اور اسطرح کہی السلام علیك یا ابن رسول الله السلام علیك یا ابن علی المرتضى وصی رسول الله السلام علیك یا ابن فاطمة

الزَّهْرَاۤءِ سَيِّدَةِ نِسَاۤءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ
الزَّكِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ وَشَاهِدَهٗ عَلٰى خَلْقِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ
وَابْنَ مَوْلَايَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى اَتَاكَ
الْيَقِيْنُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ اَتَيْتُكَ يَا مَوْلَايَ زَاۤئِرًا
وَافِدًا رَاغِبًا مُّقِرًّا لَّكَ بِالذُّنُوْبِ هَارِبًا اِلَيْكَ مِنَ الْخَطَايَا لِتَشْفَعَ
لِيْ عِنْدَ رَبِّكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ حَيًّا وَّمَيِّتًا فَاِنَّ
لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ مَقَامًا مَّعْلُوْمًا وَّشَفَاعَةً مَّقْبُوْلَةً لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَكَ
وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ خَذَلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ دَعَوْتَهٗ
فَلَمْ يُجِبْكَ وَلَمْ يُعِنْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَّنَعَكَ مِنْ حَرَمِ اللّٰهِ وَحَرَمِ رَسُوْلِهٖ
وَحَرَمِ اَبِيْكَ وَاَخِيْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَّنَعَكَ مِنْ شُرْبِ مَاۤءِ الْفُرَاتِ
لَعْنًا كَثِيْرًا يَّتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ وَسَيَعْلَمُ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِهٖ

رَبِّ أَرِنِيهِ وَارْزُقْنِيهِ أَبَداً مَا بَقِيتُ وَحَيِيتُ يَا رَبِّ وَإِنْ مُتُّ فَاحْشُرْنِي
فِي زُمْرَتِهِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۔ اقول بظاہر یہ وداع مخصوص اون لوگونکی ہی کہ جو ضریح
مبارک کی قریب کربلای معلی مین ہوین اور جو لوگ کہ دور ہین اونکو اسکا بجا لانا ضرور
نہین معلوم ہوتا اور اٹھائیسوین صفر کی بنا بر قول اکثر علما کی روز وفات رسالتمآب
ہی اور شیخ طوسی اور اکثر علمانی لکھا ہی کہ شہادت امام حسن مجتبی علیہ السلام کی بھی اٹھائیسوین
تاریخ واقع ہوئی پس قایم مراسم تعزیت اوس روز بسبب وفات ان بزرگوارونکی اور زیارت
نزدیک و دور سی مناسب ہی اور آخوند علیہ الرحمہ بیچ زاد المعاد کی فرماتی ہین
کہ درمیان عوام بلکہ خواص کی چہارشنبہ آخر ماہ صفر نحوست مشہور ہی لیکن کوئی
حدیث اہل سنت کی اور اہل شیعہ کی نظر سی نہین گذری کہ جسمی نحوست ثابت
ہووی لیکن نحوست مطلق چہارشنبہ کی خصوصا چہارشنبہ آخر ہر ماہ احادیث مین وارد
ہوئی ہی چونکہ یہ مہینہ فی الجملہ باسباب سابقہ منحوس ہی اگر اس مہینہ کا آخری
چارشنبہ زیادہ نحوست رکھتا ہو تعجب نہیں پس لازم ہی کہ اوس دن عبادت
اور امور خیر مین انسان بسر کری اور توکل خدا پر رکھی تا کہ آفات سماوی
اور ارضی سی محفوظ رہی نہ مثل جہلای عجم کی لہو اور لعب مین مشغول
ہووی پوشیدہ نہ رہی کہ سابقا مذکور ہوا کہ اکثر کتب معتبرہ مین حضرت
امام حسن عسکری علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ علامات
مومن پانچ چیزین ہین اکیاون رکعت نماز نافلہ شب و روز اور
فریضہ ملا کر بجا لانا اور زیارت اربعین پڑھنا اور پیشانی
خاک پر واسطے سجدہ شکر کے رکھنا اور انگوٹھی

دست راست میں کرنا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم بآواز بلند کہنا چونکہ اس حدیث میں پانچ
چیزیں مذکور ہیں لہذا مناسب مقام یہ ہی کہ فضیلت اور ثواب اور ترکیب ہر ایک کے کچھ
کچھ بالاجمال بیان کی جاوی پس جان تو کہ تفصیل اکاون رکعت کی یہ ہی کہ سترہ رکعتین
فریضہ پنجگانہ کی ہین اور چونتیس رکعتین نوافل روز وشب ہین اوسمین سی آٹھ رکعتین نافلہ
ظہر کی قبل ظہر کی اور آٹھ رکعتین نافلہ عصر کی قبل عصر کی اور چار رکعتیں نافلہ مغرب بعد
مغرب کی اور دو رکعت نشستہ کہ ایک رکعت میں محسوب ہے نافلہ عشا ہی بعد نماز عشا
کی اور گیارہ رکعت نافلہ شب ہے جسی نماز شب کہتی ہین آٹھ رکعت اول گیارہ مین سی
نماز شب کہلاتی ہی اور دو رکعت کو شفع کہتی ہین اور ایک رکعت کو وتر کہتی ہین
اور دو رکعت نافلہ صبح ہی قبل نماز صبح کی پس کیفیت زیارت کی تو اوپر مذکور ہوئی
اور کیفیت سجدہ شکر اور نماز شکر کی سفینۃ النجاۃ وغیرہ مین مذکور ہی و بسم اللہ الرحمن الرحیم
بآواز بلند کہنی سی مراد یہ ہی کہ ہر نماز مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بآواز بلند کہا کری کہ
یہ مستحب ہے لیکن تفصیل نوافل کی اور فضیلت اور اوقات اور ترکیب اوسکی پس ایک
باب اور چھہ فصلون مین بیان کی جاتی ہی اور اسیطرح تفصیل انگشتر کی بھی بعد اسکے
ان شاء اللہ بیان کی جائیگی باب دوسرا بیچ بیان فضیلت اور ثواب مطلق
نوافل کی اور اوقات اور ترکیب نوافل پنجگانہ کی اور اوسمین دو فصلیں ہین فصل پہلی
بیچ فضیلت اور ثواب نوافل پنجگانہ کی پوشیدہ نہ ہی کہ فضائل اور ثواب
نوافل کی زیادہ اسی ہین کہ کتب مبسوطہ مین مبسوط ہوئی اور یہ رسالہ اوسکی گنجایش
کہان رکھتا ہی کہ تحریر ہو سکین پس جان تو کہ مبالغہ تمام واقع ہوا ہی بیچ اخبار بسیار
کی ائمہ معصومین علیہم السلام سی واسطی التزام کرنی اوپر پڑھنی نوافل شب و روز کی خصوصاً

فل یومیہ کی چنانچہ آخوند صاحب بیچ حدیقۃ المتقین کی لکھتی ہین کہ بیچ حدیث
ل ہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ جب شب معراج
ریف لیگئی تو حق تعالی سی حضرت نی سوال کیا کہ پروردگار کیا حال
ہی بندۂ مومن کا نزدیک تیری پروردگار عالم نی جواب مین ارشاد
مد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حال اوسکا میری نزدیک اس مرتبہ مین ہی کہ
کری میری دوست کو توجیسی مجھسی اوس شخص نی ظاہر لڑائی کی
دوستونکی بہت جلد یاری کرتا ہون اور میری تئین کسی چیز مین اتنا تردد
ہوتا جیسا کہ قبض روح مومن مین ہوتا ہی کہ وہ مرگ کی تئین مکروہ رکھتا ہی
بسکی آزردگی نہیں چاہتا مگر صلاح حال اوسکا اسی مین ہو اور بدرستیکہ
ں کرتا ہی بندۂ مومن مجھسی سنت بجالانی نوافل کی یہانتک کہ وہ
میرا ہوتا ہی پس جب وہ بندہ محبوب میرا ہوا اوسوقت مین بمنزلہ اوسکی
ل ہوتا ہون کہ وہ جو کچھ کہ سنتا ہی گویا میری کانون سی سنتا ہی
لہ اوسکی آنکھونکی ہون کہ جو کچھ کہ وہ دیکھتا ہی گویا میری آنکھون سی دیکھتا
بمنزلہ زبان اوسکی کی ہون کہ جو کچھ کہ وہ کہتا ہی گویا میری زبان
اور مین بمنزلہ ہاتون اوسکی کی ہون کہ جو کچھ کہ وہ کرتا ہی گویا میری
کرتا ہی اور اگر وہ بندہ کچھ مجھسی طلب کرتا ہی اور دعا مانگتا ہی
دعا کو قبول کرتا ہون اور اوسکی سوال کو عطا کرتا ہون آخوند
مذکور اس حدیث کی فرماتی ہین کہ ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ بسبب
رہ مرتبہ فنا فی اللہ کو پہونچتا ہی کہ جو کچھ کہ کرتا ہی واسطی خدا کی کرتا ہی

اور بالکلیہ خالی ہوناہی مرادات نفس سی یہان تک کہ بہشت اور دوزخ اور قرب وکمال
سی بہی اور آخوند صاحب فرماتی ہین کہ ہر ایک فقرہ فقرات مین سی اس حدیث کی معتبر
درمیان شیعہ اور سنی کی ہی اور بہت سی حقائق اور معارف مندرج ہین چنانچہ
بہت سی کتابین بیچ شرح اس حدیث کی تصنیف کی گئی ہین فقط انتہی کلامہ پس
جانا چاہیی کہ خوشحال اوس مرد مومن کا کہ جو نوافل کو بجالاوی اور بسبب اوسکی
محبوب حق تعالی کا ہو کہ حق تعالی اوس مومن کو بسبب بجالانی نوافل کی اسطرح
خطاب فرماوی کہ وہ محبوب میرا ہی اور اوسکی اعضا میری اعضا ہین اور جسنی
اوسکو ذلیل کیا اوسنی میری ساتہ لڑائی ظاہر بظاہر کی اور مثل اسکی فضیلتین بہت
سی کتب مبسوطہ مین مذکور ہین کہ بخوف تطویل مینی ترک کیا فصل دوسری بیچ اوقات
نوافل کی جان تو کہ وقت نافلہ ظہر کا اول زوال آفتاب ہی یہان تک کہ سایہ دو قدم
تک آوی اور وہی وقت ابتدای فضیلت نماز ظہر کا ہی اور وقت نافلہ عصر کا بعد نماز
ظہر کی ہی یہان تک کہ سایہ چار قدم کو پہونچی اور یہی وقت ابتدای فضیلت عصر کا ہی اور
بعضی علمانی لکہا ہی کہ وقت نافلہ ظہر کا اول زوال آفتاب سی تا قد شاخص ہی یعنی جبتک کہ
سایہ برابر قد شاخص کی ہو اوسوقت تک وقت نافلہ ظہر کا باقی ہی اور بعد نماز ظہر کی تا دو
قد شاخص وقت نافلہ عصر کا ہی یعنی بعد ظہر کی جبتک کہ سایہ آفتاب کا برابر دو شاخص کی
پہونچی اوسوقت تک وقت نافلہ عصر کا باقی ہی اور بعد گذرنی ان وقتون کی پہلی
نماز فریضہ کو بجالاتا اور بعد اوسکی نوافل کو بہ نیت قربت پڑہیگا اور طریقہ وقت کی پہچاننی
کا یہ ہی کہ مثلا ایک لکڑی سیدہی زمین ہموار و برابر پر سات انگل کی کہڑی کرین اور
اگر لکڑی بصورت کاجر ہووی تو بہتر ہی کہ اوس سی خوب حال معلوم ہوتا ہی اور

اور ساخص اوسکو کہتی ہین پس جب کہ آفتاب طلوع کریگا تو اوسوقت سایہ اوس لکڑیکا
بہت بڑا مغرب کی جانب پڑیگا پس جون جون آفتاب بلند اور اونچا ہوتا جائیگا وہ
سایہ اوسکا چھوٹا ہوتا جائیگا یہان تک کہ وہ کم ہوتی ہوتی یا بالکل جاتا رہیگا یا کچہ
تھوڑا سا بسبب اختلاف بلاد و فصول کی باقی رہیگا پس بعد کمی کی یا موقوف ہو جائیگی پہر وہ سایہ
مشرق کیطرف بڑہنا شروع ہوگا پس جسوقت کہ سایہ بڑہنا شروع ہوئی ہی وقت زوال آفتاب کا ہی
اور وہی وقت نافلہ ظہر اور ابتدای فضیلت ظہر کا ہی پس اوسوقت سی
لیکر جب تک کہ وہ سایہ دو انگل تک بڑہی وقت نافلہ ظہر اور فضیلت ظہر کا ہی اور
اوس مقدار کو دو قدم شاخص کہتی ہین اور بعض علما کی نزدیک زوال سی لیکر جب تک
کہ سایہ برابر اوس لکڑی کی آوی جب تک وقت نافلہ کا باقی ہی یعنی سات انگل
کی سایہ تک وقت نافلہ کا باقی ہی اور بعد اوسکے وقت نماز ظہر کا ہی اور بعد
نماز ظہر کی پس وقت نافلہ عصر کا ہی جب تک کہ سایہ چار انگل تک ہووی نہ پہنچی اور بعد اوسکے
وقت نماز عصر کا ہی اور بعضی علما کی نزدیک بعد ظہر کی جب تک کہ سایہ اوس لکڑی کی
دو برابر آوی وقت نافلہ عصر کا باقی ہی مگر احتیاط پہلی قول مین ہی اور وقت نافلہ
مغرب کا بعد نماز مغرب کے ہی پس اول شام یعنی جسوقت کہ آفتاب غروب ہوا اور
مشرق کی جانب سرخی ہوکر موقوف ہونی لگی وہ تو وقت فضیلت نماز مغرب
کا ہی اور بعد نماز مغرب کے وقت نافلہ مغرب کا ہی جب تک کہ سرخی مغرب کی جانب
باقی رہی اور بعد برطرف ہونی سرخی مغرب کے پہر وقت ہیں باقی رہتا کہ وہ وقت
فضیلت نماز عشا کا ہی اور وقت نافلہ عشا کا بعد نماز عشا کی ہی نصف شب تک
اور وقت نافلہ شب کا یعنی نماز شب کا نصف شب سی تا طلوع صبح صادق ہی

اور صبح صادق کی پہلی صبح کاذب ہوتی ہی اور اوسکی صورت یہ ہی کہ ایک سفیدہ مشرق سی پہلنا شروع ہوتا ہی اور مغرب کی طرف طول مین وہ پہیلتا آتا ہی اوسی صبح کاذب کہتی ہین پہر وہ سفیدہ غرب کیطرف سی گہٹنا شروع ہوتا ہی یہان تک کہ وہ کم ہوتی ہوتی افق مشرق تک آکر پہر شمال کی جانب پہیلنا شروع ہوتا ہی بس جب وہ سفیدہ طول سی کہنکر عرض کی طرف بڑہنا شروع ہووی وہی صبح صادق ہی اور ترکیب نماز شب کی ان شاء اللہ تفصیل عنقریب بیان کی جاویگی اور وقت نافلۂ صبح کا صبح صادق سی لیکر جب تک سرخی مشرق کی جانب شروع ہو باقی رہتا ہی **باب تیسرا بیچ فضیلت اور ثواب اور کیفیت و ترکیب نماز شب کے** اور وہ مشتمل ہی اوپر سات فصلون اور ایک فائدہ اور ایک مدیب کی **فصل پہلی بیچ فضیلت نماز شب کے** جان تو کہ فضیلت نماز شب کی زیادہ اسی ہی کہ لکہی جاوی مگر کچہ ثواب اور فضیلت اوسکی بیچ مقام مطلق نوافل کی بیان کی گئی اور کچہ اس مقام مین بیان کی جاتی ہی پس جاننا چاہیی کہ روایات کثیرہ اصحاب عصمت علیہم السلام سی بیچ باب فضیلت نماز شب کے وارد ہوئی ہین چنانچہ بیچ کتاب کافی کی بسند صحیح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ شرف اور بزرگی بندۂ مومن کی بیچ بجالانی نماز شب کی ہی اور عزت مومن کی بیچ لی نیازی کی ہی خلق سی یعنی عزت مومن کی خلق کی طرف ہاتہ نہ پہیلانی مین ہی اور اوسی کتاب مین بسند حسن منقول ہی عبد اللہ بن سنان سی کہ وہ بیان کرتی ہین کہ سنا مینی حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سی کہ وہ جناب فرماتی ہین کہ تین چیزین موجب فخر مومن اور زینت اوسکی ہین دنیا و آخرت

مین ایک بجالانا نماز شب کا و دوسرے پاؤں پہونا اور یہ چیزیں کہ جو آدمیون کی نا ہر
مین ہی یعنی لالچ اور حسد سی بچی رہنا اور عقوں سی پرہیز ہونا اور تیسرے محبت اور
ولایت ائمی از آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ فصل دوسرے بیچ ترکیب اور کیفیت
اجمالی و ہائکی نماز شب کی جاننا چاہیئے کہ وقت نماز شب کا بعد نصف شب کی ہی تا طلوع
صبح صادق اور تحقیق اوسکے گذری اور نماز شب آٹھ رکعت ہی اور وہ آٹھ رکعت
دو دو رکعت کرکی مثل نماز صبح کی پڑہی جاتی ہی پس پہلی آٹھ رکعت جس سورہ سی کہ
چاہی پڑہی اور بعد آٹھ رکعت بجالانی کی دو رکعت نماز شفع کی بجالاوی جس سورہ
سی کہ چاہی اور نماز شفع مین قنوت نہین ہی اور بعد اوسکے ایک رکعت وتر کی پڑہی
کہ اوسکا بعد شفع کی پڑہنا چاہیی اور اس ایک رکعت مین قنوت ہی بجالاوی پس مجموع
گیارہ رکعتیں ہوئیں آٹھ نماز شب کی اور دو شفع کی اور ایک وتر کی اور کبھی مجموع ان
گیارہ رکعتون کو نماز شب نام رکہتی ہین اور نماز وتر کی قنوت مین دعای مغفرت
مومنین مردہ اور زندہ اور دعای مغفرت والدین کی تاکید ہی بلکہ منقول ہی کہ
چالیس مومن کی لیی نام بنام دعا مغفرت کی کری اور مناسب یہ ہی کہ ہر ایک دو رکعت
کی بعد حوائج مشروعہ کو خدا سی طلب کری کہ دعا اوس وقت کی مقرون باجابت
ہی پس یہ ہی ترکیب مختصر اور مالکی نماز شب کی اور لکن با دعیہ اور مسنونات اس نماز کا بجالانا
بہتر ہی اور ثواب اوسمین بیشتر ہی اور دعائیں اس نماز کی زیادہ اسی ہین کہ اس رسالہ
مین مندرج ہون جسکو خدا توفیق دی وہ کتب ادعیہ کی طرف رجوع کری مگر تہوڑی سے
دعائیں مقدمات نماز کی اور دعائیں نماز لکہین جاتی ہین فصل تیسرے بیچ مقدمات و ادعیہ
مقدمات کی بیچ کتاب تہذیب کی بسند صحیح منقول ہی کہ حضرت امام جعفر صادق ع

مین ایک بجا لانا نماز شب کا دوسرے مایوس ہونا اور سب چیزسی کہ جو آدمیونکی ہاتہہ
مین ہی یعنی لالچ اور حسد سی بچی رہنا اور عقوق سی اچہی ہونا اور تیسرے محبت اور
ولایت ائمہ ہادی از آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ فصل دوسرے بیچ ترکیب اور کیفیت
اجمالی و باکیفیت نماز شب کی جاننا تو کہ وقت نماز شب کا بعد نصف شب کی ہی تا طلوع
صبح صادق اور تحقیق اوسکی گذری اور نماز شب آٹہہ رکعت ہی اور وہ آٹہہ رکعت
دو دو رکعت کرکی مثل نماز صبح کی پڑہی جاتی ہی پس پہلی آٹہہ رکعت جس سورہ سی کہ
چاہی پڑہی اور بعد آٹہہ رکعت بجالانی کی دو رکعت نماز شفع کی بجالاوی جس سورہ
سی کہ چاہی اور نماز شفع مین قنوت نہین ہی اور بعد اوسکی ایک رکعت وتر کی پڑہی
کہ اوسکا بعد شفع کی پڑہنا چاہی اور اس ایک رکعت مین قنوت ہی بجالاوی پس مجموع
گیارہ رکعتیں ہوئیں آٹہہ نماز شب کی اور دو شفع کی اور ایک وتر کی اور کبہی مجموع ان
گیارہ رکعتون کو نماز شب نام رکہتی ہین اور نماز وتر کی قنوت مین دعای مغفرت
مومنین مردہ اور زندہ اور دعای مغفرت والدین کی تاکید ہی بلکہ منقول ہی کہ
چالیس مومن کی لیی نام بنام دعا مغفرت کی کری اور مناسب یہ ہی کہ ہر ایک دو رکعت
کی بعد حوائج منزوعہ کو خدا سی طلب کری کہ دعا اوس وقت کی مقرون باجابت
ہی پس یہ ہی ترکیب مختصر اور باکیفیت نماز شب کی اور لکن بادعیہ اور مسنونات اس نماز کا بجالانا
بہتر ہی اور ثواب اوسمین بیشتر ہی اور دعائین اس نماز کی زیادہ ایسی ہین کہ اس رسالہ
مین مندرج ہون جسکو خدا توفیق دی وہ کتب ادعیہ کی طرف رجوع کری مگر تہوڑی سے
دعائین مقدمات نماز کی اور دعائیں نماز لکہین جاتی ہین فصل تیسرے بیچ مقدمات اور ادعیہ
مقدمات کی بیچ کتاب تہذیب کی بسند صحیح منقول ہی کہ حضرت امام جعفر صادق ع

اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَا یُوَارِیْ عَنْكَ لَیْلٌ سَاجٍ وَلَا سَمَآءٌ ذَاتُ اَبْرَاجٍ وَلَا اَرْضٌ
ذَاتُ مِہَادٍ وَلَا ظُلُمَاتٌ بَعْضُہَا فَوْقَ بَعْضٍ وَلَا بَحْرٌ لُجِّیٌّ تُدْلِجُ بَیْنَ
یَدَیِ الْمُدْلِجِ مِنْ خَلْقِكَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ
غَارَتِ النُّجُوْمُ وَنَامَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ
وَلَا نَوْمٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَاِلٰہِ الْمُرْسَلِیْنَ بعد اوسکے ان
پانچ آیتوں کو کہ آخر سورہ آل عمران میں ہیں پڑھے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ
اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ
فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ہٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ
فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ وَمَا
لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ
اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ
الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ
لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

اور لازم ہے تجکو کہ جب وقت نماز شب کا داخل ہو اگر تجھی حاجت بیت الخلا وغیرہ

کی ہووی تو پہلی اوسی فراغت حاصل کر اور آداب بیت الخلا کی حلیۃ المتقین وغیرہ
مین مذکور ہین **فصل چوتھی** بیچ اوقات نماز شب کے اور تحقیق رکعات کے
جان تو کہ وقت نماز شب کا بعد نصف شب کی ہی پس جس قدر کہ صبح صادق
کی قریب ہو بہتر ہی اور نماز شب کی آٹھ رکعتین ہین دو دو رکعت بیک سلام جس طرح
نماز صبح کی ہی اور پھر دو رکعت شفع اور ایک رکعت وتر کو کہ بعد نماز شب کی بجا لاتا
اونکا سنت ہی داخل نماز شب کی کرتی ہین اور سب رکعتونکو ملا کی کہ گیارہ رکعتین
ہوتی ہین نماز شب کی کہتی ہین پس اصل نماز شب کی آٹھ ہی رکعتین ہین اور باقی
سنت ہین **فصل پانچوین** بیچ مقدمات اور کیفیت نماز شب کی جان تو کہ بعد فراغ
ضروریات کی وضو کری اور دعائین اور آداب وضو کی مشہور ہین پس جب کہ
وضو سی فارغ ہووی تو عطر اپنی کپڑون مین اور بدن مین ملی اسواسطی کہ اکثر حدیثون
مین ثواب اور تعریف عطر لگانیکی بہت سی مذکور ہی چنانچہ منقول ہی کہ دو رکعت نماز
اوس شخص کی کہ جو عطر لگا کی بجا لاوی بہتر ہی ستر رکعتون سی کہ جو بی عطر کی پڑھین
ہون اور تفصیل ثواب اور آداب عطر کی اور بو ہای خوش لگانیکی آگی مفصل ان شاء اللہ تعالیٰ
بیان ہون کی پس مستحب ہی کہ رو بقبلہ بیٹھی اور اس دعا کو پڑھی کہ حضرت امام
زین العابدین راتونکو اس دعا کو پڑھا کرتی تھی اِلٰھِی غَارَتْ نُجُومُ سَمَائِكَ

وَنَامَتْ عُيُونُ أَنَامِكَ وَهَدَأَتْ أَصْوَاتُ عِبَادِكَ وَأَنْعَامِكَ

وَغَلَّقَتِ الْمُلُوكُ عَلَيْهَا أَبْوَابَهَا وَطَافَ عَلَيْهَا حُرَّاسُهَا وَاحْتَجَبُوا

مِمَّنْ يَسْأَلُهُمْ حَاجَةً اَوْ يَنْجَحُ مِنْهُمْ فَائِدَةً وَاَنْتَ اِلٰهِيْ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَأْخُذُكَ
سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا يَشْغَلُكَ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ اَبْوَابُ سَمَاوَاتِكَ لِمَنْ دَعَاكَ
مُفَتَّحَاتٌ وَخَزَائِنُكَ غَيْرُ مُغْلَقَاتٍ وَاَبْوَابُ رَحْمَتِكَ غَيْرُ مَحْجُوْبَاتٍ وَ
فَوَائِدُكَ لِمَنْ سَأَلَكَ غَيْرُ مَحْظُوْرَاتٍ بَلْ هِيَ مَبْذُوْلَاتٌ اِلٰهِيْ اَنْتَ
الْكَرِيْمُ الَّذِيْ لَا تَرُدُّ سَائِلًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ سَأَلَكَ وَلَا تَحْتَجِبُ عَنْ اَحَدٍ
مِنْهُمْ اَرَادَكَ لَا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ وَلَا تَخْتَزِلُ حَوَائِجَهُمْ دُوْنَكَ وَلَا
يَقْضِيْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ وَقَدْ تَرٰى وُقُوْفِيْ وَذُلَّ مَقَامِيْ بَيْنَ
يَدَيْكَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ وَتَطَّلِعُ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِيْ وَمَا يَصْلُحُ بِهِ اَمْرُ اٰخِرَتِيْ وَدُنْيَايَ
اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذِكْرَ الْمَوْتِ وَاَهْوَالَ الْمُطَّلَعِ وَالْوُقُوْفَ بَيْنَ يَدَيْكَ نَغَّصَنِيْ
مَطْعَمِيْ وَمَشْرَبِيْ وَاَغَصَّنِيْ بِرِيْقِيْ وَاَقْلَقَنِيْ عَنْ وِسَادِيْ وَمَنَعَنِيْ رُقَادِيْ
كَيْفَ يَنَامُ مَنْ يَخَافُ مَلَكَ الْمَوْتِ فِيْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَطَوَارِقِ
النَّهَارِ بَلْ كَيْفَ يَنَامُ الْعَاقِلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ لَا يَنَامُ لَا بِاللَّيْلِ
وَلَا بِالنَّهَارِ وَيَطْلُبُ رُوْحَهُ بِالْبَيَاتِ وَفِيْ اٰنَاءِ السَّاعَاتِ

پھر جب وہ جناب اس دعا سے فارغ ہوتی تھی تو سجدہ کرتی تھی اور اپنی رخسار
کو خاک پر رکھ کر فرماتی تھی اَسْئَلُكَ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ

حُسْنَ الْفَالِ فصل چھٹی بیچ نماز شب کی لیکن جان تو کہ مناسب ہے یہ کہ جب نماز شب

کو شروع کری تو پہلی اس دعا کو پڑہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ

نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَآلِہٖ وَاُقَدِّمُھُمْ بَیْنَ یَدَیْ حَوَائِجِیْ فَاجْعَلْنِیْ بِھِمْ وَجِیْھًا

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِھِمْ وَلَا تُعَذِّبْنِیْ بِھِمْ وَاھْدِنِیْ

بِھِمْ وَلَا تُضِلَّنِیْ بِھِمْ وَارْزُقْنِیْ بِھِمْ وَلَا تَحْرِمْنِیْ بِھِمْ وَاقْضِ لِیْ حَوَائِجَ الدُّنْیَا

وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَبِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ بعد دعا کی کورہ کی نماز شب کو شروع

کری اس طرحسی کہ پہلی تین دفعہ اللہ اکبر کہی اور اس دعا کو پڑہی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ

الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ عَمِلْتُ سُوْءً وَ

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ بعد اسکے

دو تکبیر اور کہی اور اس دعا کو پڑہی لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ

وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ وَالْمَھْدِیُّ مَنْ ھَدَیْتَ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدَیْکَ

ذَلِیْلٌ بَیْنَ یَدَیْکَ مِنْکَ وَبِکَ وَاِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا وَلَا مَفَرَّ وَلَا مَھْرَبَ مِنْکَ

اِلَّا اِلَیْکَ سُبْحَانَکَ وَحَنَانَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ سُبْحَانَکَ

رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَیْتِ بعد اسکے ایک تکبیر اور کہہ کی نیت کرے کہ اس طرحسی کہ نماز

شب کو بجا لاتا ہوں سنت قربۃ الی اللہ اور متصل نیت تکبیرۃ الاحرام کہی اور آہستہ

وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ علی
ملۃ ابراہیم ودین محمد ومنہاج علی حنیفا مسلما وما انا من
المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین
لا شریک لہ وبذالک امرت وانا من المسلمین جب اس دعا کو پڑہ چکی
تو سورۂ حمد اور جو نسا سورہ چاہی پڑہی لیکن مستحب ہی کہ پہلی رکعت میں بعد
سورۂ حمد کی تیس مرتبہ سورۂ توحید پڑہی اور دوسری رکعت میں بعد سورۂ
حمد کی سورہ جحد یعنی قل یا ایہا الکافرون پڑہی اور باقی چھہ رکعتون مین
سورہای بزرگ مثل سورۂ انعام اور کہف اور یسین اور حوامیم اور امثال اسکی
اور اگر یاد نہون تو قرآن میں ہی دیکہہ کی پڑہ سکتا ہی پس تکبیر کہہ کی
رکوع وسجود مثل نماز صبح کی بجا لاوی اور سنت ہی کہ رکوع مین اس دعا
کو پڑہی اللہم لک رکعت ولک اسلمت وبک امنت وعلیک
توکلت وانت ربی خشع لک سمعی وبصری وشعری وبشری
ولحمی ودمی ومخی وعصبی وعظامی وما اقلتہ قدمای
غیر مستنکف ولا مستکبر ولا مستحسر بعد اس دعا کی تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ
سبحان ربی العظیم وبحمدہ کہی اور سجدہ مین اس دعا کو پڑہے

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ
تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَ
بَصَرَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ
بعد اسکے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ کہی اور
جسوقت کہ دونون سجدون سی فارغ ہووی واسطی دوسری رکعت کے اوٹھ کھڑا
ہووی اور سورۂ حمد اور دوسرا سورہ جو لینا چاہی پڑھی اور قنوت پڑھے
کہ مستحب ہے اور دعا قنوت کی سہو ہی اور اگر اس دعا کو قنوت مین پڑھی تو افضل
ہی کہ قنوت مین طول دینا بہتر ہی بجہت اسکے کہ وقت بہت وسیع ہی اور حضرت
رسول خدا سی منقول ہی کہ جسکا تم مین سی دنیا مین قنوت زیادہ وطولانی
ہی قیامت کی دن اوسکو حیرت زیادہ ہی پس ادعیہ قنوت کی کتب ادعیہ
مین حضرات سی اکثر منقول ہین اور یہ قنوت کہ اون مین سی مختصر ہی اور حضرت
امام جعفر صادق سی یہ قنوت منقول ہی پس اگر اسکو بجای اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کی پڑھی تو بہتر ہی اِلٰهِيْ كَيْفَ اَدْعُوْكَ وَقَدْ
عَصَيْتُكَ وَكَيْفَ لَا اَدْعُوْكَ وَقَدْ عَرَفْتُ حُبَّكَ فِيْ قَلْبِيْ ...

وَاِنْ كُنْتُ عَاصِيًا مُذْنِبًا اِلَيْكَ فَاِنَّا بِالذُّنُوْبِ مَمْلُوَّةٌ وَعَيْنًا
بِالرَّجَاءِ مَمْدُوْدَةٌ مَوْلَايَ اَنْتَ اَعْظَمُ الْعُظَمَاءِ وَاَنَا اَسِيْرُ الْاُسَرَاءِ
اَنَا الْاَسِيْرُ بِذَنْبِيْ الْمُرْتَهَنُ بِجُرْمِيْ اِلٰهِيْ لَئِنْ طَالَبْتَنِيْ بِذَنْبِيْ لَاُطَالِبَنَّكَ
بِكَرَمِكَ وَلَئِنْ طَالَبْتَنِيْ بِجَرِيْرَتِيْ لَاُطَالِبَنَّكَ بِعَفْوِكَ وَلَئِنْ اَمَرْتَ
بِيْ اِلَى النَّارِ لَاُخْبِرَنَّ اَهْلَهَا اَنِّيْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الطَّاعَةَ تَسُرُّكَ وَالْمَعْصِيَةَ لَا تَضُرُّكَ فَهَبْ لِيْ مَا يَسُرُّكَ
وَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پس جب کہ قنوت سے فارغ ہووے
تو رکوع اور سجود کو بطریق مذکور بجا لاوے اور تشہد کہ مشہور ہے پڑھے اور مستحب ہے
کہ تشہد بسیط پوری پڑھے چونکہ تشہد طولانی پڑھنا بہتر ہے اور سنت ہے
پس اگر اس تشہد کو پڑھے تو مناسب ہے بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ كُلِّهَا
لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَاَشْهَدُ
اَنَّ رَبِّيْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ پس سلام پھیرے
اس طرح سے کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ جب سلام پھیر چکی تو دو رکعت نماز تمام ہو ئی پس سنت ہی کہ بعد فراغ ہر ایک دو رکعت کی تسبیح حضرت فاطمہ زہرا کی پڑہی اور اگر اس دعا کو بھی بعد ہر ایک دو رکعت کی پڑہی تو سنت اور بہتر ہی اور وہ یہ ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَلَمْ یُسْئَلْ مِثْلُکَ اَنْتَ مَوْضِعُ مَسْئَلَۃِ السَّآئِلِیْنَ وَمُنْتَھٰی رَغْبَۃِ الرَّاغِبِیْنَ اَدْعُوْکَ وَلَمْ یُدْعَ مِثْلُکَ وَاَرْغَبُ اِلَیْکَ وَلَمْ یُرْغَبْ اِلٰی مِثْلِکَ وَاَنْتَ مُجِیْبُ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَسْئَلُکَ بِاَفْضَلِ الْمَسَآئِلِ وَاَنْجَحِھَا وَاَعْظَمِھَا یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ وَبِاَسْمَآئِکَ الْحُسْنٰی وَاَمْثَالِکَ الْعُلْیَا وَنِعَمِکَ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی وَبِاَکْرَمِ اَسْمَآئِکَ عَلَیْکَ وَاَحَبِّھَا اِلَیْکَ وَاَقْرَبِھَا مِنْکَ وَسِیْلَۃً وَاَشْرَفِھَا عِنْدَکَ مَنْزِلَۃً وَاَجْزَلِھَا لَدَیْکَ ثَوَابًا وَاَسْرَعِھَا فِی الْاُمُوْرِ اِجَابَۃً وَبِاسْمِکَ الْمَکْنُوْنِ الْاَکْبَرِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَکْرَمِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ تُحِبُّہٗ وَتَھْوَاہُ وَتَرْضٰی بِہٖ عَمَّنْ دَعَاکَ فَاسْتَجَبْتَ لَہٗ دُعَآءَہٗ وَحَقٌّ عَلَیْکَ اَنْ لَا تَرُدَّ سَآئِلَکَ وَبِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِیْمِ وَبِکُلِّ اسْمٍ دَعَاکَ بِہٖ حَمَلَۃُ عَرْشِکَ وَمَلٰٓئِکَتُکَ

وانبیاؤک ورسلک واهل طاعتک من خلقك ان تصلی علی محمد

وآل محمد وان تعجل فرج ولیك وابن ولیك وتعجل خزی اعدائه وان

تفعل بی کذا وکذا اور بجای کذا او کذا کی اپنی حاجت کو ذکر کرے بعد دعا

مانگنے کی دو سجدۂ شکر بجا لاوے اور اگر ایک میں ان دونوں سجدوں میں اس دعا

کو پڑھے تو بہتر ہے اسواسطے کہ یہ دعا منسوب ہے طرف امام زین العابدین علیہ السلام

کی اور مشتمل ہے اوپر مضامین عالیہ اور تضرع اور زاری کی اور وہ دعا یہ ہے

الٰهی وعزتك وجلالك وعظمتك لو انی منذ بدعت فطرتی

من اول الدهر عبدتك دوام خلود ربوبيتك بكل شعرة فی كل طرفة

عين سرمد الابد بحمد الخلائق وشكرهم اجمعين لكنت

مقصرا فی بلوغ اداء شكر خفی نعمة من نعمك علی ولو انی كربت

معادن حديد الدنيا بانيابی وحرثت ارضها باشفار عينی و

بكيت من خشيتك مثل بحور السموات والارضين دما وصديدا

لكان ذلك قليلا من كثير ما يجب من حقك علی ولو انك

الهی عذبتنی بعد ذلك بعذاب الخلائق اجمعين وعظمت

للنار خلقی وجسمی وملأت طبقات جهنم منی حتی لا يكون

فِي النَّارِ مُعَذَّبٌ عَبْدِي وَلا يَكُونُ لِجَهْلِهِمْ حَظٌّ سِوَايَ لَكَانَ ذَلِكَ
بِعَدْلِكَ عَلَيَّ قَلِيلاً مِنْ كَثِيرِ مَا اسْتَوْجَبَهُ مِنْ عُقُوبَتِكَ پس اسطرح سی دو
رکعت کرکی آٹھون رکعتونکو بآداب وشرائط مذکوره بجا لاوی یہان تک کہ آٹھون
رکعتون سی فارغ ہووی جب آٹھون رکعتین پڑھ چکی تو اوسکی بعد اس دعا کو
پڑہی یا اللهُ یا اللهُ دس مرتبه صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْنِي وَثَبِّتْنِي
عَلَى دِينِكَ وَدِينِ نَبِيِّكَ وَلا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ
لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ اور حضرت امیر المومنین بعد
آٹھوین رکعت کی اس دعا کو پڑہتی تہی اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ مَنْ
عَاذَ بِكَ وَلَجَأَ إِلَى عِزِّكَ وَاسْتَظَلَّ بِفَيْئِكَ وَاعْتَصَمَ بِحَبْلِكَ وَلَمْ يَثِقْ
إِلاَّ بِكَ يَا جَزِيلَ الْعَطَايَا يَا مُطْلِقَ الْأُسَارَى يَا مَنْ سَمَّى نَفْسَهُ مِنْ
جُودِهِ وَهَّاباً أَدْعُوكَ رَاغِباً وَرَاهِباً وَخَوْفاً وَطَمَعاً وَإِلْحَاحاً وَإِلْحَافاً وَتَضَرُّعاً وَ
تَمَلُّقاً وَقَائِماً وَقَاعِداً وَرَاكِعاً وَسَاجِداً وَرَاكِباً وَمَاشِياً وَذَاهِباً وَجَائِياً
وَفِي كُلِّ حَالاتِي أَسْئَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ
أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا اور بجای کذا وکذا کی مطلب اپنی کو ذکر کری اور دعا
مانگی کہ مقرون باجابت ہی یہ تہی ترکیب نماز شب کی بادعیہ وقنوت مختصره

اور بہت سی عائمن اس نماز کی بیچ کتب ادعیہ کی جابجا مذکور ہین سن سالہ مین فقط ادعیہ مختصرہ ذکر کی گئین **فصل ساتوین** بیچ کیفیت نماز شفع اور وتر کی معلوم ہو کہ جسوقت آٹھون رکعت نماز شب سی فارغ ہووی تو چاہیی کہ متوجہ ہووی طرف دو رکعت نماز شفع اور ایکرکعت نماز وتر کی اور بہتر ترین اوقات شفع و وتر کا درمیان صبح صادق اور کاذب کی ہی یعنی جسوقت کہ صبح کاذب شروع ہووی تو اوسوقت سی تا طلوع صبح صادق وقت فضیلت نماز شفع اور وتر کا ہی اور اگر بعد آٹھ رکعت نماز شب کی بجالای تو بھی کچھ مضایقہ نہین پس جب نماز شفع شروع کری تو چاہیی کہ دونون رکعتونمین بعد سورۂ حمد کی سورۂ توحید پڑھی اور اگر چاہی بعد سورۂ حمد کی قل اعوذ برب الفلق پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین قل اعوذ برب الناس پڑھی اور قنوت نماز شفع مین نہین ہی پس جسوقت کہ دونون رکعتون شفع سی فارغ ہووی تو سنت ہی کہ اس دعا کو پڑھی اِلٰهِي تَعَرَّضَ لَكَ فِي هٰذَا اللَّيْلِ الْمُتَعَرِّضُونَ وَقَصَدَكَ فِيهِ الْقَاصِدُونَ وَاَمَّلَ فَضْلَكَ وَمَعْرُوفَكَ الطَّالِبُونَ وَلَكَ فِي هٰذَا اللَّيْلِ نَفَحَاتٌ وَجَوَائِزُ وَعَطَايَا وَمَوَاهِبُ تَمُنُّ بِهَا عَلٰى مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُهَا مَنْ لَمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَايَةُ مِنْكَ وَهَا اَنَا ذَا عُبَيْدُكَ الْفَقِيرُ اِلَيْكَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ وَمَعْرُوفَكَ فَاِنْ كُنْتَ يَا مَوْلَايَ

تفضلت فی هذه اللیلة علی احد من خلقک وعدت علیه بعائدة من عطفک فصل علی محمد وآله الطیبین الطاهرین الخیرین الفاضلین وجد علی بطولک ومعروفک یا رب العالمین وصلی الله علی محمد خاتم النبیین وآله الطاهرین الذین اذهب الله عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا ان الله حمید مجید اللهم انی ادعوک کما امرت فاستجب لی کما وعدت انک لا تخلف المیعاد بعد اسکے مشغول ہووی ایک رکعت نماز وتر میں پس سنت ہی کہ پہلی وہ تینوں دعائیں کہ جو قبل نماز کی مستحب ہیں بجا لاوی ساتھ تکبیرات ہفت گانہ کی کہ ایک اونمیں سی تکبیرة الاحرام ہی اور بعد نیت اور تکبیرة الاحرام کی سورہ حمد ایک مرتبہ اور تین دفعہ قل ہو اللہ احد اور تین مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور تین مرتبہ قل اعوذ برب الناس پڑہی کہ یہ سنت ہی والا اختیار ہی جونسا سورہ چاہی پڑہی بعد اسکے مستحب ہے کہ ہاتھونکو واسطی قنوت کی برابر منہ کی اونچا کر غمگین ہووی اور بکریہ وزاری اس دعا کو پڑہی سیدی سیدی هذه یدای قد مددتهما الیک بالذنوب مملوة وعینای بالرجاء ممدودة وحق لمن دعاک بالندم تذللا ان تجیبه بالکرم تفضلا سیدی امن اهل الشقاء خلقتنی فاطیل بکائی ام من اهل السعادة خلقتنی

كالأسير رحماً في سيدي الضرب المقامع خلقت أعضائي أم لشرب

الحميم خلقت أمعائي سيدي لو أن عبداً استطاع الهرب من

مولاه لكنت أول الهاربين منك لكني أعلم أني لا أفوتك سيدي

لو أن عذابي مما يزيد في ملكك لسألتك الصبر عليه غير أني أعلم

أنه لا يزيد في ملكك طاعة المطيعين ولا ينقص منه معصية العاصين

سيدي ما أنا وما خطري هب لي بفضلك وجللني بسترك

واعف عن توبيخي بكرم وجهك إلهي وسيدي ارحمني مصروعاً

على الفراش تقلبني أيدي أحبتي وارحمني مطروحاً على المغتسل

يغسلني صالح جيرتي وارحمني محمولاً قد تناول الأقرباء أطراف

جنازتي وارحم في ذلك البيت المظلم وحشتي وغربتي ووحدتي

بعد اسکی ستر مرتبہ استغفر الله ربی واتوب الیہ کہی اور سترہی کہ

طلب مغفرت چالیس برادران مومن کی لیی کری اس طرح سے اللّٰھم

اغفر فلان وفلان نام ہر ایک کا ذکر کری بعد اس قنوت کی رکوع اور

سجود اور تشہد اور سلام بطریق سابق کی بجا لاوی جب نماز سی فارغ ہووی تو

تسبیح حضرت فاطمہ زہرا کی پڑھی اور اگر اس مناجات کو بعد تسبیح کی بجا لاوی تو بہتر ہی

أناجيك يا موجوداً في كل مكان لعلك تسمع ندائي فقد عظم جرمي
وقل حيائي مولاي يا مولاي أي الأهوال أتذكر وأيها أنسى ولو لم
يكن إلا الموت لكفى كيف وما بعد الموت أعظم وأدهى مولاي
يا مولاي حتى متى وإلى متى أقول لك العتبى مرة بعد أخرى ثم لا تجد
عندي صدقاً ولا وفاءً فيا غوثاه ثم وا غوثاه بك يا الله من هوى
قد غلبني ومن عدو قد استكلب علي ومن دنيا قد تزينت لي و
من نفس أمارة بالسوء إلا ما رحم ربي مولاي يا مولاي إن
كنت رحمت مثلي فارحمني وإن كنت قبلت مثلي فاقبلني
يا قابل السحرة اقبلني يا من لم أزل أتعرف منه الحسنى يا من يغذيني
بالنعم صباحاً ومساءً ارحمني يوم آتيك فرداً شاخصاً إليك بصري
مقلداً عملي قد تبرأ جميع الخلق مني نعم وأبي وأمي ومن كان
له كدي وسعيي فإن لم ترحمني فمن يرحمني ومن يؤنس في القبر
وحشتي ومن ينطق لساني إذا خلوت بعملي وسألتني عما أنت
أعلم به مني فإن قلت نعم فأين المهرب من عدلك وإن قلت لم أفعل
قلت ألم أكن الشاهد عليك فعفوك عفوك يا مولاي قبل سرابيل

الفطر ان عفوك يخفو لنا يا مولاي قبل ان تعتل الايدي الى الاعناق
يا ارحم الراحمين وخير الغافرين بعد اسکی سجدہ شکر کری و سجدہ مین کم سی کم
سو مرتبہ ورنہ سو مرتبہ شکراً للہ کہی اور اسد عا کو اکر سحر مین پڑہی وجوب ہے
یا خیر من رفعت الیہ اعناق الراغبین و یا اکرم الاکرمین و یا ارحم
الراحمین صل علی محمد وآل محمد الطیبین لی اغفلک الحیٰی ان شا
کلہ پس جو چاہی خدا سی دعا مانگی کہ دعا آخرشب کے مقبول و درقرون با جابت
ہی فائدہ جانو کہ نمازہای سنتی کی بین بلا عذر بیٹہ ہی وطاعت ادہ کہ نیہ
کی پڑہیا درست ہی لیں نماز شب کی تین کہڑی ہو کی او بیٹہ کی دو ا ین ...
سکتا ہی مگر بلا عذر کی کہڑی ہو کر پڑہنا بہتر ہی اور مستحب ہے کہ نماز شب کی پہلی رکعت
مین بعد سورہ حمد کی قل ہو اللہ احد کی تین تین مرتبہ پڑہی اور دوسری رکعت
مین بعد سورہ حمد کی سورہ جحد یعنی قل یا ایہا الکافرون کو ایک دفعہ پڑہی اور باقی
چہہ رکعتون مین بڑی بڑی سورہ مثل سورہ انعام اور کہف اور یسین او حم السجدہ اور
جو بڑی سورہ ہو سوای اسکے پس پڑہی اور اگر یہ سورہ نہ ... نہون تو قرآن
مین دیکہ کر بہی پڑہ سکتا ہی ... اچہی کہ نماز ہای سنتی مین ... دیکہ کر پڑہ لی ... انمہ
نہین ہی اور اگر وقت تنگ ہو ... یا کم پڑہی ہو تو فقط سورہ حمد ... سورہ

تو چند ہر رکعت میں پڑھنا کافی ہی بلکہ اگر وقت زیادہ تنگ ہووی تو ہر رکعت میں
خالی سورہ حمد پڑھ سکتا ہی اور رکوع اور سجود کو مخفف بذکر واحد کرکی نماز کو جلد
تمام کری اور اگر صبح طالع ہو جاوی تو ہر نماز صبح کو مقدم کریگا اور نافلہ شب کی
قضا کریگا **تذنیب** مخفی نرہی کہ صاحب عذر اور مغلوب النوم کی واسطی بعض علمانی
اجازت دی ہی کہ نماز شب قبل نصف شب کی پڑھ سکتا ہی اور بعض علمانی قضا کو افضل
جانا ہی قبل وقت کی پڑھنی سی اور بعض احادیث سند کی نقل کی ہین چنانچہ جناب قبلہ وکعبہ
دام ظلہ العالی نی بیچ روضۃ الاحکام کی باب الصلوۃ مین بعد ذکر اقوال علما اور نقل احادیث مختلفہ
ارشاد فرمایا ہی کہ قضا پڑھنا افضل ہی تقدیم سی از روی نص اور فتوی کی پس قضا
پڑھنا ان کو افضل ہی **باب چہارم** بیچ صلوۃ غفیلہ اور نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور صلوۃ امیر المومنین علیہ السلام اور صلوۃ جعفر رضی اللہ عنہ اور نمازہای حاجات اور بعض ادعیہ
حاجت اور نمازہای مغفرت ورد مظالم اور ادعیہ مغفرت ورد مظالم اور دعای علوی مصری اور دعای
مشلول و جوشن اور دعای کمیل اور ادعیہ کہ اسی قبیل سی ہی و بیان اسماء اعظم اور خواص بعض اسمای حسنی
کی اور اوسمین دو فصلیں ہین **فصل پہلی** بیچ اون نمازون کی کہ جو مشہور بر السنہ جمہور ہی صلوۃ غفیلہ ہی پس جاننا
کہ اصل حدیث بیچ باب نماز غفیلہ کی اسطرح وارد ہوئی ہی من یصلی بین العشائین رکعتین یقرء فی الاولی
الحمد وقولہ وذا النون اذ ذہب الخ وفی الثانیۃ الحمد وقولہ وعندہ مفاتح الغیب الخ یعنی جو شخص کہ بجالاوی بیچ مابین
مغرب وعشا کی دو رکعت نماز باین طریق کہ پڑھی رکعت اول مین بعد حمد کی وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ
مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي
كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ اور بیچ رکعت
ثانیہ کی بعد حمد کی آیہ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا

الغیب لا یعلمہا الا هو و یعلم ما فی البر و البحر و ما تسقط من ورقۃ الا یعلمہا

ولا حبۃ فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب

مبین اور بعد اسکے عبارت حدیث کی اسطرح ہی وا ذا فرغ من القراۃ رفع

یدیہ و قال اللھم انی اسئلک بمفاتح الغیب التی لا یعلمہا الا

انت ان تصلی علی محمد و آل محمد و ان تفعل بی کذا و کذا

و یقول اللھم انت ولی نعمتی و القادر علی طلبتی تعلم حاجتی فاسئلک

بحق محمد و آلہ علیہ و علیہم السلام لما قضیتہا لی و سأل اللہ حاجتہ اعطاہ

اللہ ما سأل یعنی جسوقت کہ فارغ ہووی قراءت سی تو بلند کری دونوں ہاتھوں کو اپنی

اور کہی اللھم انی اسئلک بمفاتح الغیب التی لا یعلمہا الا انت ان تصلی

علی محمد و آل محمد و ان تفعل بی کذا و کذا اس حاجت کو اپنی

ذکر کری اور کہی اللھم انت ولی نعمتی و القادر علی طلبتی تعلم حاجتی

فاسئلک بحق محمد و آلہ علیہ و علیہم السلام لما قضیتہا لی یہی ترکیب

نماز غفیلہ کی بحسب ظاہر معنی حدیث کی اور صاحب تحفۃ الابرار لی بیان ذکر مطالب

مین مجال اور معانی حدیث کی بہت سی بیان کیی ہیں اور صورت جمع و توفیق

بہی بیان کی ہی لیکن جناب قبلہ و کعبہ سی جو بیچ اسمقام کو عرض کیا آپ نی فرمایا

کہ جسطرح کہ تو نی لکھا ہی اسقدر کافی اور بظاہر ترکیب اس نماز کی یوہنی ہی چونکہ جناب قبلہ و کعبہ نی اس ترکیب کو پسند فرمایا لہذا اونکی احتمالونکو ترک کیا بلکہ وقت کی مقدمہ مین ہی صاحب تحفہ نی احتمال اور کلام طویل فرمایا ہی بخوف تطویل نہین تحریر کیا من شاء الاطلاع علیہا فلیرجع الیہا **فصل دوسری** بیچ بیان نماز حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاننا تو کہ سید ابن طاؤس رحمہ اللہ نی بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اونحضرت سی سوال کیا کیفیت نماز جعفر طیار سی حضرت امام رضا علیہ السلام نی فرمایا کہ کیون غافل ہو تم نماز رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی شاید پیغمبر خدا نی نماز جعفر طیار نہ پڑہی ہو اور شاید جعفر نماز رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو بجا لاتی ہون راوی نی عرض کی پس آپ ہی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ التعلیم فرماوین حضرت نی فرمایا کہ وہ دو رکعت ہی باین ترکیب کہ ہر رکعت مین بعد حمد کی پندرہ مرتبہ سورہ انا انزلناہ کی تئین پڑہی بعد اوسکے رکوع کری اور پندرہ دفعہ رکوع مین اوسی سورہکو پڑہی پس رکوع سی سر اوٹھاوی اور سیدہا کھڑا ہوکی پہر اوسی سورہکو پندرہ مرتبہ پڑہی اور سجدی مین جاوی پس سجدۂ اول مین پندرہ دفعہ اوسی سورہکو پڑہی پس سجدہ سی سر کو اوٹھاوی اور درست بیٹھ کر پندرہ دفعہ انا انزلناہ پڑہکی دوسرا سجدہ کری اور دوسری سجدی مین بطریق سابق پندرہ دفعہ پڑہکی سر کو سجدہ سی اوٹھاوی اور درست بیٹھی اور پہر پندرہ مرتبہ انا انزلناہ کو پڑہکی دوسری رکعت کی واسطی اوٹھ کھڑا ہووی پس دوسری رکعت کو مثل رکعت اول کی بجا لاوی اور جب دوسری رکعت کی سجدۂ ثانیہ سی فارغ ہو کر درست بیٹھی تو پندرہ دفعہ انا انزلناہ کی تئین پڑہکی تشہد اور سلام بجا لاوی حضرت فرمائے

ہیں کہ جب فارغ ہو گا تو نماز سی نور رہبان نزی اور خدا کی کوئی گناہ باقی
نرہیگا مگر یہ کہ بخشا جاوی اور جو دعا کہ طلب کری وہ رواہی اور بعد نماز کی
اس دعا کو پڑہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّنَا وَرَبُّ آبَائِنَا الْاَوَّلِیْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اِلٰهًا
وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ
وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ اَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ
وَاَعَزَّ جُنْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ فَلَکَ
الْحَمْدُ وَاَنْتَ قَیَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ فَلَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ
الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَاِنْجَازُکَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ
حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ آمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ
وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا
اَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

**فصل بیست و یکم بیچ بیان نماز حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی** جان تو کہ شیخ
طوسی اور علمای دیگر رحمہم اللہ علیہم نے بسندہای صحیح وحسن و معتبر بسیار حضرت امام جعفر

صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو کوئی چار رکعت نماز دو سلام بجا لاوے
یعنی دو دو رکعت کرکے اس طریق کہ ہر رکعت میں بعد سورہ حمد کے پچاس مرتبہ سورہ
قل ہو اللہ احد کی پڑھے جب نماز سے فارغ ہوگا تو درمیان اوس شخص کے اور
حق تعالیٰ کے کوئی گناہ باقی نہیں رہتا کہ جو بخشا نہ جاوے اور سید مرتضی علم الہدی
اور شیخ ابو جعفر طوسی رحمہما اللہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ جو کوئی چار رکعت نماز حضرت امیر المومنین علیہ السلام بجا لاوے اپنے
گناہوں سے اس طرح باہر آوے کہ جس طرح لڑکا روز ولادت اپنی ماں کے شکم سے باہر آوے
گویا کبیرہ کیا ہوا پاک ہوا ہے اور حوائج اوس شخص کی بر آتی ہیں اور موافق روایت
سید مرتضی و شیخ ابو جعفر طوسی کی ترکیب اس نماز کی یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد
سورہ حمد کی پچاس مرتبہ قل ہو اللہ احد کی پڑھے جب چاروں رکعتوں سے
فارغ ہووے تو اوسکے بعد اس دعا کو پڑھے کہ یہ تسبیح اوس جناب کی ہے

سُبْحَانَ مَنْ لَا تَبِيدُ مَعَالِمُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا اضْمِحْلَالَ لِفَخْرِهِ سُبْحَانَ
مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يُشَارِكُ
أَحَدًا فِي أَمْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ پس دعا پڑھے يَا مَنْ عَفَا عَنِ السَّيِّئَاتِ
وَلَمْ يُجَازِ بِهَا ارْحَمْ عَبْدَكَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ نَفْسِي نَفْسِي أَنَا عَبْدُكَ يَا سَيِّدَاهُ
أَنَا عَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ يَا رَبَّاهُ بِكَ إِلَهِي بِكَيْنُونَتِكَ يَا أَمَلَاهُ يَا رَحْمَانَاهُ

يا غياثاه عبدك عبدك لا حيلة له يا منتهى رغبتاه يا مجري الدم

في عروق عبدك يا سيداه يا مالكاه أيا هو أيا هو أيا هو يا رباه يا رباه يا رباه عبدك

عبدك لا حيلة لي ولا غنى بي عن نفسي ولا أستطيع لها ضرا ولا نفعا

ولا أجد من أصانعه تقطعت أسباب الخدائع عني واضمحل

كل مظنون عني أفردني الدهر إليك فقمت بين يديك هذا المقام

يا إلهي بعلمك هذا كان كله فكيف أنت صانع بي وليت شعري

كيف تقول لدعائي أتقول نعم أم تقول لا فإن قلت لا فيا ويلي يا ويلي يا ويلي

يا عولي يا عولي يا عولي يا شقوتي يا شقوتي يا شقوتي يا ذلي يا ذلي

يا ذلي إلى من وممن أو عند من أو كيف أو ماذا أو إلى أي شيء ألجأ ومن

أرجو ومن يجود علي بفضله حين ترفضني يا واسع المغفرة وإن قلت

نعم كما هو الظن بك والرجاء لك فطوبى لي أنا السعيد وأنا المسعود

فطوبى لي وأنا المرحوم يا مترحم يا مترئف يا متعطف يا متجبر يا متملك

يا مقسط لا عمل لي مع نجاح حاجتي أسألك باسمك الذي جعلته في

مكنون غيبك واستقر عندك فلا يخرج منك إلى شيء سواك اللهم

به وبك وبه فإنه أجل وأشرف أسمائك لا شيء لي

غیر هذا و لا احدا عود علی منک یا کینونی یا مکونی یا من عرفنی نفسه

یا من امرنی بطاعته یا من نهانی عن معصیته و یا مدعو و یا مسئول یا مطلوبا

الیه رفضت وصیتک التی وصیتنی بها و لم اطعک و لو اطعتک فیما

امرتنی لکفیتنی ما قمت الیک فیه و انا مع معصیتی لک راج فلا تحل بینی

و بین ما رجوت یا مترحما لی اعذنی من بین یدی و من خلفی و من فوقی

و من تحتی و من کل جهات الاحاطة بی اللهم بمحمد سیدی

و بعلی ولیی و بالائمة الراشدین علیهم السلام اجعل علینا صلواتک

و رافتک و رحمتک و اوسع علینا من رزقک و اقض عنا الدین

و جمیع حوائجنا یا الله یا الله یا الله انک علی کل شیء قدیر **فصل چوتھی**

بیچ بیان فضیلت و کیفیت و احکام نماز جعفر طیار کی جان تو کہ نماز جعفر طیار از جملہ متواترات

ہی اور علمای شیعہ و سنی نی بسندہای بسیار روایت کی ہی اور مخالفین مذہب ہے

اسے بہار کو سنت جانتی ہین مگر کم اور اکثر اہل سنت بسبب عداوت باطنی کہ حضرت

امیر المومنین علیہ السلام سی رکھتی ہین اس نماز کو منسوب طرف عباس چچا حضرت محمد خدا

صلی اللہ علیہ و آلہ کی ہی کرتی ہین پھر بعد رسول کی نوافل شبانہ روزی کی اور

کوئی نماز بحسب صحت سند اور کثرت ثواب اس نماز کو نہین پہونچتی ہی اور بسند معتبر حضرت

امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب جعفر طیار برادر حیدر کرار نے
ہجرت حبشہ سے مراجعت فرمائی تو وہ دن وہ تھا کہ اوسی روز جناب امیر المومنین
علیہ السلام نے فتح خیبر کی تھی پس جب جعفر طیار آئے تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بقدر مسافت ایک تیر کی بسبب غایت تمام واسطے استقبال جعفر رضی اللہ عنہ کے تشریف لے
گئے جب جعفر طیار کی نظر اوپر جمال عدیم المثال ون جناب کی پڑی مسافات پیغمبر خدا
تعظیم کے دوڑی پیغمبر خدا نے اونکو اپنی گود میں لے لیا اور اپنے ہاتھ جعفر کی گردن میں
ڈال کر ایکساعت انتظار کیا بعد اوسکے وہ جناب ناقہ عضبان پر سوار ہوئے اور
جعفر کو حضرت نے اپنے پیچھے بٹھالیا جب وہ ناقہ راستے پر آیا تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ اے جعفر اے برادر تو چاہتا ہے کہ میں تجھے بخشش عظیم اور عطیہ کروں
تھا اور بخشش قسمت دون حضرت کے اس کلام سے لوگوں نے گمان کیا کہ آج پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جعفر کو بہت سا مال اور روپیہ کہ جو غنیمت خیبر سے حضرت کے ہاتھ
لگا ہے عنایت کرینگے جعفر نے عرض کیا کہ ہاں اور ماں باپ میرے آپ پر فدا ہوں عنایت
فرمائیے پس حضرت نے صلوٰۃ التسبیح جعفر کو تعلیم کی اور دوسرے روایت معتبر میں منقول
ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اگر ہر روز تو اس نماز کو بجالاوے تو بہتر ہے واسطے تیرے تمام
دنیا اور مافیہا سے اور اگر دوسرے دن یعنی ایک روز درمیان اس نماز کو بجالاوے
تو جو گناہ کہ درمیان دو نمازوں کے کیے ہوں وہ سب بخشے جائینگے اور اگر ہر جمعہ کو پڑھے
یا ہر مہینہ میں ایک مرتبہ بجالاوے یا سال میں ایک دفعہ تو جو گناہ کہ دو نمازوں
کے درمیان میں کیے ہوویں حق تعالی اپنے فضل سے بخش دیگا اور دوسری روایت
معتبرہ میں منقول ہے کہ اگر بقدر کف دریا ہا و بعدد ریگ بیابان گناہ تجھپر ہونگے

توسب کو خداوند رحیم بخش دیگا اور اگر لڑائی سی ہلاک کیا ہو کہ یہ سب سی زیادہ
اور بدتر گناہ ہی امید اسکو ہی بخشا ہی اور دوسری روایت مین منقول ہی کہ اگر
ہو سکے تو ہر روز اس نماز کو تو بجا لاؤ اور اگر ہر روز نہو سکے تو ہفتہ مین ایک دفعہ
اور اگر یہ بھی نہو سکی تو ہر مہینہ مین ایک دفعہ اور اگر یہ بھی نہو سکی تو سال مین ایک دفعہ اور
اگر یہ بھی نہو سکی تو اپنی تمام عمر مین ایک دفعہ اس نماز کو پڑہ تا خداوند کریم گناہان کبیرہ
اور صغیرہ تازہ اور کہنہ عمد و خطا کی تئین کہ جو کسی واقع ہوی ہین سبکے سب بخشتے
کا حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ صفت اور ترکیب اوس نماز کی یہ ہی
کہ وہ چار رکعت ہی بدو تشہد اور بدو سلام اور پہلی رکعت مین بعد سورۂ حمد کی
سورۂ اذا زلزلت الارض پڑہی اور دوسری رکعت مین بعد الحمد کی سورۂ والعادیات
اور تیسری رکعت مین بعد حمد کی سورۂ اذا جاء نصر اللہ اور چوتہی رکعت مین بعد
حمد کی قل ہو اللہ احد پڑہی اور ہر رکعت مین بعد از قرأت سورہ پندرہ مرتبہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہی اور رکوع مین اور بعد رکوع کی اور سجدۂ

اول مین اور بعد سجدۂ اول کی اور سجدۂ ثانیہ مین اور بعد سجدۂ ثانیہ کی ان سب مین دس دس

مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو بجا لاوی اس طرح سی کہ پہلی رکعت مین بعد حمد کی سورۂ اذا

زلزلت الارض پڑہی اور بعد اوسکے پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ

لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہی اور رکوع مین جاوی پس رکوع مین

دس مرتبہ انہین تسبیحات اربعہ کو کہی پس رکوع سی سر اوٹہاوی اور سیدہا ہو کی پہر انہین

سبحان تو دس مرتبہ کہی پس سجدہ میں جاوی اور حالت سجدہ میں دس مرتبہ کہی پس سجدہ
سی اوٹہاوی اور درست بیٹہی اور پہر انہیں تسبیحات کو دس مرتبہ کہی پس دوسرا سجدہ کری
اور دوسرے سجدہ میں بہی اسطرح کہی پس سر سجدۂ ثانیہ سی اوٹہا کر درست بیٹہی اور
دس مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو پڑہی دوسرے رکعت کی واسطی اوٹہ کہڑا ہووی اور حمد
اور والعادیات پڑہی اور بعد والعادیات کی موافق دستور رکعت اول پندرہ دفعہ
اور رکوع و سجود وغیرہ مین موافق معمول رکعت اول دس دس مرتبہ کہکی نماز کو تمام کری
بعد اسکی پہر نیت کرکی دو رکعت اور اسی صورت سی بجالاوی مگر ان دو رکعتون کی پہلی رکعت
مین بعد حمد کی سورۂ اذا جاء نصر اللہ اور دوسری رکعت مین بعد حمد کی سورہ قل ہو اللہ احد کی
سین پڑہی اور تسبیحات اربعہ موافق دستور رکعات اول کی بجالاکی نماز کو تمام کری پس چارون
رکعتون کو ترتیب و ترکیب مذکورہ مذ تشہد و دو سلام دو دو رکعت کرکی بجالاوی کہ چارون
رکعتون میں مجموع تین سو مرتبہ سُبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑہا ہو تمام ہوئی
یہ ہی اصل کتب نماز جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی لکن وہ دعائیں کہ جو اس نماز میں مستحب ہیں پس لکہنی
لی اللہ معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہتے ہیں کہ چوتہی رکعت کی دوسری
سجدہ مین یعنی سجدہ آخر میں جب تسبیحات اربعہ پڑہ چکی تو حالت سجدہ مین اسکو پڑہی سُبحان من لبس العز
والوقار سُبحان من تعطف بالمجد وتکرم بہ سُبحان من لا ینبغی التسبیح الا لہ سُبحان من

مَنْ اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عِلْمُہٗ سُبْحَانَ ذِی الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَۃِ وَالْاَکْرَمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَہَی الرَّحْمَۃِ مِنْ کِتَابِکَ وَاسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّۃِ الَّتِیْ تَمَّتْ صِدْقًا وَعَدْلًا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَہْلِ بَیْتِہٖ مخفی نہ رہی کہ شیخ نے کتاب مصباح میں بعد دعا کے بعد لفظ الاکرم کہ جہاں اس دعا کی نقل کیا ہے سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَۃِ وَالْکَرَمِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِی الْقُوَّۃِ وَالطَّوْلِ بھی ساتھ تو کلمہ بھی ذکر کری اور شیخ ابو جعفر طوسی و سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ مفضل کہتے ہیں کہ اکثر وحضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو نماز جعفر طیار پڑھتے ہوئے دیکھا میں نے پس بعد نماز کی حضرت نے اس دعا کو پڑھا یَا رَبِّ یَا رَبِّ بعد ایک نفس یعنی بقدر کہ ایک سانس میں کہا جاوے یَا رَبَّاہُ یَا رَبَّاہُ بعد یکنفس رَبِّ رَبِّ بعد یکنفس یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ بعد یکنفس یَا حَیُّ یَا حَیُّ بعد یکنفس یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ بعد یکنفس یَا رَحْمٰنُ سات مرتبہ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سات مرتبہ بعد اسکی اس دعا کو اوس جناب نے پڑھا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَفْتَتِحُ الْقَوْلَ بِحَمْدِکَ وَاَنْطِقُ بِالثَّنَاءِ عَلَیْکَ وَاُمَجِّدُکَ وَلَا غَایَۃَ لِمَدْحِکَ وَاُثْنِیْ عَلَیْکَ وَمَنْ یَبْلُغُ غَایَۃَ ثَنَائِکَ وَاَمَدَ مَجْدِکَ وَاَنّٰی لِخَلِیْقَتِکَ کُنْہُ مَعْرِفَۃِ مَجْدِکَ وَاَیُّ زَمَنٍ لَمْ یَکُنْ مَمْدُوْحًا بِفَضْلِکَ مَوْصُوْفًا بِمَجْدِکَ عَوَّادًا عَلَی الْمُذْنِبِیْنَ بِحِلْمِکَ تَخَلَّفَ سُکَّانُ اَرْضِکَ عَنْ طَاعَتِکَ فَکُنْتَ عَلَیْہِمْ عَطُوْفًا بِجُوْدِکَ جَوَادًا بِفَضْلِکَ عَوَّادًا بِکَرَمِکَ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ سے فرمایا کہ ای

مفصل مسبوق کہ جبکو کوئی حاجت ضروری ہو تو نماز جعفر کی تین بجالاوے اور اس دعا کو پڑھے
اور اپنی حوائج حق تعالی سے طلب کرے انشاء اللہ حوائج بر آوینگی نقل کی شیخ ابو جعفر طوسی اور
سید مرتضی علم الہدی نے ایک اور بھی دعا بعد نماز جعفر طیار کی روایت کی ہے اور وہ یہ ہے سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ
الْعِزَّ وَتَرَدّٰی بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهٗ
جَلَّ جَلَالُهٗ سُبْحَانَ مَنْ أَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهٖ وَخَلْقِهٖ بِقُدْرَتِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَ
النِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى
الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الَّتِي تَمَّتْ صِدْقًا وَعَدْلًا أَنْ
تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَأَنْ تَجْمَعَ لِي خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بَعْدَ
عُمْرٍ طَوِيلٍ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ الْخَالِقُ الرَّزَّاقُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْبَدِيءُ الْبَدِيعُ
لَكَ الْكَرَمُ وَلَكَ الْمَجْدُ وَلَكَ الْمَنُّ وَلَكَ الْجُودُ وَلَكَ الْأَمْرُ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ
يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا أَحَدٌ يَا أَهْلَ التَّقْوٰى وَ
يَا أَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا غَفُورُ يَا وَدُودُ يَا شَكُورُ أَنْتَ أَبَرُّ بِي مِنْ أَبِي وَأُمِّي
وَأَرْحَمُ بِي مِنْ نَفْسِي وَمِنَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ يَا كَرِيمُ يَا جَوَادُ اللّٰهُمَّ إِنِّي صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَطَلَبَ نَائِلِكَ وَمَعْرُوفِكَ وَرَجَاءَ رِفْدِكَ وَجَائِزَتِكَ وَعَظِيمِ
عَفْوِكَ وَرِضْوَانِكَ وَقَدِيمِ غُفْرَانِكَ اللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْفَعْهَا

في عليين وتقبلها مني واجعل نائلك ومعروفك ورجاء ما ارجو
منك فكاك رقبتي من النار والفوز بالجنة وما جمعت من
انواع النعيم ومن حسن الحور العين واجعل جائزتي منك العتق
من النار وغفران ذنوبي وذنوب والدي وما ولدا وجميع
اخواني واخواتي المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات
الاحياء منهم والاموات وان تستجيب دعائي وترحم صرختي
وندائي ولا تردني خائبا خاسرا واقلبني منجحا مفلحا مرحوما مستجابا دعائي
مغفورا لي يا ارحم الراحمين يا عظيم يا عظيم يا عظيم قد عظم الذنب من عبدك فليحسن العفو
منك يا حسن التجاوز يا واسع المغفرة يا باسط اليدين بالرحمة يا فتاحا
بالخيرات يا معطي المسئولات يا فكاك الرقاب من النار صل
على محمد وال محمد وفك رقبتي من النار واعطني سؤلي
واستجب دعائي وارحم صرختي وتضرعي وندائي واقض لي
حوائجي كلها لدنياي وآخرتي وديني ما ذكرت منها وما لم اذكر
واجعل لي في ذلك الخيرة ولا تردني خائبا خاسرا واقلبني مفلحا منجحا
مستجابا لي دعائي مغفورا لي مرحوما يا ارحم الراحمين يا محمد

یا اَبَا الْقَاسِمِ یَا رَسُولَ اللّٰهِ یَا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ اَنَا عَبْدُکُمَا وَمَوْلَاکُمَا غَیْرَ مُسْتَنْکِفٍ وَلَا مُسْتَکْبِرٍ بَلْ خَاضِعٌ ذَلِیلٌ عَبْدٌ مُقِرٌّ مُمْسِكٌ بِحَبْلِکُمَا مُعْتَصِمٌ مِنْ ذُنُوبِی بِوِلَایَتِکُمَا اَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی بِکُمَا وَاَتَوَسَّلُ اِلَی اللّٰهِ بِکُمَا وَاُقَدِّمُکُمَا بَیْنَ یَدَیْ حَوَائِجِی اِلَی اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ فَاشْفَعَا لِی فِی فَکَاكِ رَقَبَتِی مِنَ النَّارِ وَغُفْرَانِ ذُنُوبِی وَاِجَابَةِ دُعَائِی اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَتَقَبَّلْ دُعَائِی وَاغْفِرْ لِی یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ جان تو کہ آخوند مجلسی نے بیچ کتاب زاد المعاد کی بعد نقل کرنی کیفیت ترکیب باادعیہ مسنونہ صلوۃ جعفر رضی اللہ عنہ کی چند احکام کہ جو متعلق اس نمازسی ہین بیان کئی ہین کہ بعینہ و بعبارتہ ذکر اونکا باعث تطویل کا ہی مگر خلاصہ ترجمہ اوس عبارت کا زبان ہندی مین بیان کیا جاتا ہی تا ناظرین کو فائدہ زیادہ رہو پس آخوند صاحب فرماتی ہیں اور لیکن احکام نمازِ جعفر طیار پس کئی مقصدون مین ذکر کرتا ہون اول جان تو کہ مشہور میان علما اور اقوی یہ ہی کہ نماز جعفر کو بجای نوافل شبانروزی کی بجالاسکتا ہی کہ دونو ثواب بجالانی والی کو ملتی اور اسطرحسی بہ نیت قضای نافلہ بھی پڑہ سکتا ہی کہ اکثر احادیث اس مضمون پر وارد ہوئی ہین اور بعضی علمائی

نماز فریضہ کو ادا و قضا بہ کیفیت نماز تسبیح کے پڑھنا جائز ہے اور یہ قول خالی قوت سے نہیں ہے لیکن احتیاط
ترک ہے انتہی ملخص ترجمہ حبیب اضعف العباد نہ کام تک اس مقام پر پہونچا کہ آخوند ملا طالب تربتی نے
نقل کیا ہے کہ بعض علمانے ادا و قضا فریضہ کو بصورت صلوۃ جعفر رضی اللہ عنہ جائز جانا ہے
اور یہ قول خالی قوت سے نہیں لیکن احتیاط ترک ہے تو مجکو کمال تردد اور خلجان ہوا کہ یہ کیونکر
ہو سکتا ہے اگرچہ آخر کو آخوند نے احتیاط ترک فرمایا ہے مگر پھر بھی خالی از استعجاب نہیں اس لیے کہ
فریضہ کو بصورت صلوۃ جعفر بجالانے میں بہت سے ارکان اور فرائض کی زیادتی اور کمی لازم آتی
ہے پس کیونکر ہوگا کہ زیادتی رکعت اور ارکان کی مبطل و مخل صلوۃ فریضہ نہو آخر الامر متردد
و متفکر ہو کر اس خلجان کو اپنے سید و آقا جناب اجتہاد مآب قبلہ و کعبہ دارین دافع شبہات
صوریہ و معنویہ کاشف مہمات دینیہ و دنیویہ ادام ظلہ العالی علی رؤس العالمین سے مفصل عرض کیا بلکہ اس
شبہہ کو کاغذ پر لکھ کر استفسار کیا تو آپ نے اوس کاغذ کو بایں شرح و عبارت مزین فرمایا کہ
نوافل یومیہ کو ادا ہوں یا قضا بصورت نماز جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی بجالانا بلا تامل بہتر ہے
اور ثواب دونوں کا یعنی افضال ایزد متعال سے حاصل ہوگا چنانچہ یہ مضمون احادیث معتبرہ سے
ثابت ہے اور بعض عالموں نے فرمایا ہے کہ فریضہ یومیہ کو بھی بصورت صلوۃ جعفر رضی اللہ عنہ کی پڑھنا
بہتر ہے اور شرح مفاتیح میں کہا ہے کہ از بسکہ چندان فرق نہیں ہے تو اس طرح پر عمل میں لانا مضائقہ
نہیں رکھتا اور شاید مراد اوس سے فریضہ صبح ساتھ نافلہ صبح کی ہوگا یا مراد یہ ہوگی کہ ہر ایک ظہر
یا عصر یا عشا میں سے کہ چار چار رکعت موصول ہیں باضافت تسبیحات پڑھ سکتا ہے کہ زیادتی
ذکر کی ممنوع نہیں ہے لیکن تشہد اول میں سلام نہیں جیسا کہ بعض عالموں نے اصل اس نماز کو
ایک تشہد اور سلام پر ختم کیا ہے اور قراءت دو رکعت آخر میں سورۂ ثانیہ زیادہ نکرے حاصل
یہ کہ ضوابط فریضہ سے پڑھنا نماز مسنت کے باہر نہو تو قباحت کچھ نہیں ہے والا بعینہا بجالانا

خالی از ترود نہیں اسواسطے [illegible] المشہور والقول الاصح چار رکعت ساتھ دو سلام کی ہے

اور بنابر بعض [illegible] ہلیت ستاہم کل چارون رکعت مین سورۂ ثانیہ پڑھنا چاہے اور پہلی صورت

مین تکبیر رہ ورکعت [illegible] علیحدہ چاہے اور یہ امر وضع صلوۃ کی شناخت سے خارج ہی اور روایات سے فریضہ

کا اسطرح پڑھنا منصوص و مصرح نہیں ہے اور بنابر اسکے یعنی ہین پس ایسا حکم مشکل ہی اگرچہ جناب

آخوند علیہ الرحمہ اور بعض آخرین علما نے کلام عام سے کو احوط ترک لکھتی ہین بلکہ بسبب بادی ارکان

اور افعال کی از جہت اعادہ رکعات اور قراءت سورونکی بصورت صلوۃ جعفر صورت صلوۃ

فرائض کی جسطرح کہ شارع علیہ السلام نی مقرر فرمائی ہے باقی نہیں ہی لکن صلوۃ فریضہ کی رکعات

اولیین مین اگر وہ سورے کہ جو صلوۃ جعفر مین بالتعین پڑھے ہے تو کچھ مضایقہ نہیں بروورکعت اخیر

بعد قراءت سورہ فاتحہ کی فقط رکوع اور سجود مین بعد اذکار کی اگر تسبیحات اربعہ کو بجا لاوے تو کچھ

قباحت نہیں کہتا بلکہ زیادتی ثواب و بہتر اور اسقدر تشابہت واسطے اطلاق اسم اور زیادتی

ثواب کی کافی ہی اور نماز مغرب مین تینون رکعت مین تسبیحات اضافہ کری اور تیسری رکعت از

تشہد و سلام پڑھکی پہلی رکعت عشا مین تسبیحات کو پڑھی تو عجب نہیں کہ خداوند عالم ثواب

چار رکعت جعفر طیار کا عطا فرماوے غرض فرایض کی شناخت نکری اگرچہ نماز جعفر کچھ فرق ہو جاوے

اسکی رعایت لازم ہی واللہ العلیم دوم یہ کہ روایات مین وارد ہوا ہے اور اکثر علمانے کہا ہے کہ جو کوئی

ضرورت اور کسی کام مین تعجیل اور جلدی ہو تو ہو سکتا ہی کہ نماز جعفر کو بدون تسبیحات کی بجا لاوے

اور تسبیحات کو راستی مین پڑھے لیوے سوم حدیث صحیح وارد ہوئی ہی اس مضمون پر کہ جو کوئی

نماز جعفر کی دو رکعتونکو بجا لا چکا ہو اور اسکو امر ضروری درپیش ہو تو اوس کام کی واسطی اٹھ جاوے

اور جب اوس کام سی فرصت ہو تو دو رکعت باقیہ کو دوسرے وقت مین بجا لاوے اور اگر چاہے تو

اسطرح کرے تو پھر سبکو یعنی چارون رکعتونکو از سر نو بجا لاوے کہ بہتر ہی چہارم [illegible]

صاحب الامر علیہ السلام سے وارد ہوئی ہے کہ جو شخص کہ تسبیحات صلوۃ جعفر کو کسی جگہ پر
بھول جاوے تو جسوقت کہ اوسے یاد آوے خواہ اثنای نماز اور خواہ بعد نماز کی اوس وقت پڑھ لیوے
اور علما مین سے کوئی متعرض اس حکم کا نہین ہوا ہے پنجم اختلاف ہے تعیین مین سورتونکی کہ مستحب
ہے کہ بیچ نماز جعفر کی پڑھی جاوین اور مشہور وہ ہے کہ پہلی رکعت مین اذا زلزلت اور بیچ رکعت
دوسری کی والعادیات اور تیسری رکعت مین اذا جاء نصر اللہ اور چوتھی مین قل ہو اللہ احد
پڑھے اور ابن بابویہ اور اونکی والد ماجد رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ پہلی رکعت مین والعادیات
اور دوسری رکعت مین اذا زلزلت اور ایک روایت مین وارد ہے کہ رکعت اول مین
اذا زلزلت اور دوسری مین اذا جاء نصر اللہ اور تیسری مین انا انزلناہ اور چوتھی مین توحید پڑھے
اور روایت صحیح مین وارد ہوا ہے کہ ہر رکعت مین سورہ قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد دونونکو
پڑھے اور ایک روایت مین مطلق وارد ہوا ہے کہ جونسا سورہ کہ چاہے پڑھے اور ابن بابویہ نے ذکر کیا ہے کہ
سب رکعتون مین سورہ توحید پڑھ سکتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ سب صورتین خوب ہین اگرچہ
اول و سوم افضل ہے ششم مشہور وہ ہے کہ تسبیحات بعد سجدہ دوم کی رکعت اول و سوم مین بیٹھ کر
پڑھے اور بعضون نے کہا ہے کہ بعد کھڑے ہونے واسطے دوسری رکعت کی اور قبل از قرات حمد کے
پڑھے اور عمل کرنا مشہور پر اولی اور بہتر ہے ہفتم بعضون نے کہا ہے کہ جایز ہے کہ تسبیحونکو
بعد سلام بجا لاوے اور مشہور اور اقوی وہ کلام ہے جیسا کہ مذکور ہوا ہشتم مشہور میان علما کے
یہ ہے کہ تسبیحات اس نماز کی پیش از رکوع پڑھنی چاہئے ہی کہ بعد قرات سورہ کی پڑھے
اور ابن بابویہ موافق بعض روایات کے قائل ہوے ہین کہ انسان مخیر ہے اسبات مین کہ پیشتر
از قرات تسبیحات کو بجا لاوے یا بعد از قرات اور عمل مشہور پر کرنا اقوی اور اولی ہے انتہی
کلامہ اعلی اللہ مقامہ پوشیدہ نرہے کہ ضعیف العباد اکثر اوقات خدمت بابرکت جناب ہدایت

ومغفرت مآب سرچشمۂ اتقای زمان پیشوای عبّاد دوران جناب مرحوم ومغفور الفائز بجوار رحمۃ

ربہ ذی المنن جناب السید حسن صاحب طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ میں حاضر رہتا تہا اور بانواع

عنایات و اصناف احسن نوازشات اوس جناب سی سرفراز و ممتاز ہوتا تہا کہ زبان بیان بیان سان یا

احاطہ اوسکی سی عاجز ہی اور جستجو کی احتیاط اور اہتمام عبادات کی مقدمہ میں اوس جناب کو جو

اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے کہ حاجت تفسیر و تبیین کی نہیں پس جناب مغفور اکثر بلکہ ہمیشہ صبح کو

نماز جعفر طیار رضی اللہ عنہ اکثر اوقات مہ نذر اپنی اوپر واجب فرما کر اور کبہی بہ نیت استحباب ادا فرماتی تہی

اور حقیر کو اوقات صلوۃ میں اور شمار رکعات وغیرہ کی تعیین فرماتی تہی پس سالہا سال شب و روز

میں دیکہا اور سنا کہ آپ نماز جعفر طیار کی پہلی رکعت میں بعد سورہ حمد کی اذا زلزلت اور دوسری

[illegible] میں والعادیات اور تیسری رکعت میں اذا جاء نصر اللہ اور چوتھی رکعت میں قل ہو اللہ احد

[illegible] اور بعد قرات سورونکی قبل رکوع کی تسبیحات اربعہ بجالاتی تہی اور بعد سجدہ دوم کے

[illegible] میں بیٹہکی قبل قیام رکعت ثانیہ دس دس تسبیحات کو پڑہتی تہی پس اوس جناب کا عطر جیسے

بجالانا ہماری واسطی صحت عمل کو کافی و وافی ہے اسواسطے کہ نماز و میں انسان کو احتیاط اور تحقیق

مدارج اتم ضرور لازم ہی خصوصًا نماز مذکور میں پس جب جناب نے بوضع خاص بجالائی تو تصدیق اور تحقیق

اور تصحیح کما ینبغی فرمائی ہوگی کہ کوئی امر بدون تحقیق اور تصحیح کی نکرتی تہی خصوصًا عبادات میں

کہ تحقیق اوس جناب کے زیادہ از بیان مشہور اور زبانزد ہر خواص و عوام کی نہ کو ہی اور [illegible]

**فصل پانچوین بیچ نمازہای** حاجت اور ادعیہ قضای حاجت کے ما الدلائل جھدۃ فی اصول الدین وعلامات طاعات وفوق مراتب العابدین

پوشیدہ نرہی کہ نمازہای حاجت اور ادعیہ حاجت بیچ کتب ادعیہ کے بکثرت مذکور ہیں

مگر قلیلے ازان اس مقام مین بھی بیان کی جاتی ہین اور کچھ ادعیہ کہ جو متضمن اوپر فوائد کثیرہ اور مشتمل اوپر قضای

حاجت کی ہین فصل ہفتم مین لکھی جائینگی انشاء اللہ بہر حال جاننا تو کہ آداب دعا اور منجملہ اجابت دعا سی کہ دس مرتبہ یارب یارب پیش از

طلب حاجت کے کہنا اسواسطی کہ کلینی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو کوئی پیش از شروع طلب حاجت کے

دس مرتبہ یارب یارب کہی تو صاحب حاجت سی وہ فرشتی کہ جو موکل اوپر مقرر ہیں واسطی قضای

حاجت کی کہتی ہین لبیک کیا ہی حاجت تیری اور اسی قبیل سی کہنا یاربی یا اللہ یاربی یا

اللہ کا اسقدر کہ نفس تنگی کری اور اسیطرح سی ہی یا اللہ یا اللہ دس مرتبہ کہنا اور منجملہ

نمازہای حاجت سی ایک نماز ہی کہ جو مصباح کفعمی مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

سی روایت کی ہی کہ جس شخص کے تئین کسیطرح کی سختی اور مشکل درپیش ہو تو چاہیی کہ

غسل کرکی اور دو رکعت نماز بجالاوی اور بعد نماز کی پہلو یعنی کروٹ سی لیٹی اور داہنی گال کو

داہنی ہاتھ پر اپنی رکھ کر یہ دعا پڑہی یا معزّ کل ذلیل ویا مذلّ کل عزیز وحقّک لقد شقّ علیّ کذا وکذا

بسبب بجای کذا وکذا نام اپنی مطلب کا لیوی پس حضرت فرماتی ہین جو کوئی کہ اس عمل کو بجا لاوی

تو دفع ہوگی اوس شخص سے وہ سختی اور مشکل اور مطلب اوسکا انشاء اللہ حاصل ہوگا اور منجملہ

اسیکے ہی وہ نماز کہ جو مصباح کفعمی مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہی

کہ جب کسی کے تئین تم مین سی کوئی مشکل آنکی پڑی تو توسل اور رجوع کرو تم حقتعالی سے
اور وضو کرو اور صدقہ و خواہ تھوڑی کی چیز کم ہو یا زیادہ ہو مگر کچھ تصدق کری اور داخل
مسجد ہووی اور دو رکعت نماز بجالاوی پس بعد نماز کی حمد و ثنا اللہ تعالی کی کری اور صلوات
پیغمبر خدا اور اونکی آل پر بھیجی اور بعد اوسکی کہی اَللّٰهُمَّ اِنْ عَافَيْتَنِي مِمَّا اَخَافُ مِنْ كَذَا وَ
كَذَا پس بجای کذا و کذا کی اپنی مطلب کو ذکر کری پس بعد نماز کی خدا اوسکی مطلب کو
بر لاتا ہی اور مراد کو دیتا ہی اور مثل اسکے ہی وہ نماز کہ جو مصباح کفعمی مین حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی گئی ہی کہ جسکی بیچ حقتعالی سی حاجت اور کوئی مطلب
ہو تو نصف شب کو غسل کری اور پاک و پاکیزہ کپڑی پہنی اور کوزہ نو یعنی کوری آبخورہ میں
پانی ... پر دس مرتبہ سورۂ انا انزلناہ کی تئین پڑہی بعد اوسکی اوس پانی کی تئین گرد
... پانی نماز کی اور مسجد کی اور موضع سجود یعنی کہ سجدہ گاہ اپنی کے چہڑکی بعد اوسکے
دو رکعت نماز پاین طریق بجالاوی کہ ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکبار اور انا انزلناہ ایکبار
پڑہی جو شخص کہ نماز کو اسطرح بجالاوی تو وہ شخص سزاوار حقتعالی کے درگاہ مین اس بات کا ہی
کہ اوسکی حاجت بر آوی اور مثل اسکے وہ نماز ہی کہ جو بیچ حواشی مصباح کفعمی ...
امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی گئی ہی کہ جس شخص کے تئین کوئی ...
اور مطلب ہو وی اور وہ شخص چاہتا ہووی کہ میرا مطلب اور حاجت روا ہووی آ ...

کری اور کپڑی پاک وپاکیزہ پہنی اور کوٹھی پر جاوی اور دو رکعت نماز بجالاوی جب نماز
سی فارغ ہوٴی تو سجدہ کری اور سجدہ میں پہلی حمد وثنائی حقتعالی بجالاوی پہر سو مرتبہ
اسکو کہی یَا جِبْرَئِیلُ یَا مُحَمَّدُ اِنَّمَا کَافِیَانِ فَاکْفِیَانِی وَاِنَّمَا حَافِظَانِ فَاحْفَظَانِی وَاِنَّمَا کَالِیَانِ
فَاکْلَانِی پس جو شخص کہ اس عمل کو بجالاوی تو البتہ اوسکا حق اوپر اللہ کی کہ اللہ کفایت اوسکی مہم کی کری اور
اوسکی مطلب کو بجالاوی اور از انجملہ وہ نماز کہ ذکر کیا ہی اوسی نماز کو ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی نے بیچ کتاب اپنی کے
کہ نام اوس کتاب کا کنوز النجاح ہی پس وہ کہتی ہیں کہ خارج ہوئی یہ نماز ناحیہ مقدسہ سے
باین اسناد کہ جس شخص کو کہ حاجت ہو حقتعالی سی پس چاہیی کہ وہ شخص شب جمعہ کو بعد نصف
شب کے غسل کری اور مصلیٰ پر کہڑا ہو پس دو رکعت نماز بجالاوی باین طریق کہ پڑہی رکعت
اولی مین سورہ حمد کی تئین اور جب پہونچی بہ لفظ ایاک نعبد وایاک نستعین تو مکرر کہی
اوسکو یہان تک کہ سو مرتبہ کہی بعد سو مرتبہ کے بقیہ سورہ کو آخر تک پڑہی اور بعد سورہٴ
حمد کے سورہ قل ہو اللہ احد کی تئین ایکمرتبہ پڑہی بعد اوسکی رکوع کری اور سات مرتبہ
رکوع مین ذکر سبحان ربی العظیم وبحمدہ کو ادا کری اور بعد اوسکی سجدہ کری اور
دونون سجدونمیں بہی سات سات مرتبہ سبحان ربی الاعلی وبحمدہ کہی پس دوسری رکعت
مثل رکعت اول کے بجالاوی جب نماز سی فارغ ہوٴی تو پڑہی وہ دعا کہ جو عنقریب مذکور
ہوگی اور بعد دعا پڑہنی کے سجدہ کری اور سجدہ مین گریہ وزاری اور الحاح کری حقتعالی سے

سی اور سوال کری اپنی حاجتونکا یعنی طلب حوائج اور دعا مانگی اس حق تعالی کی اگر نماز تو بطریق مذکور بجا لاوی
چاہو وہ شخص مومن ہو یا مومنہ ہو اور پڑہی اس دعا کو بعد نماز کی اور نیت خلاص سی خوشنودی خدا کی تو کہل جاتی ہی واسطی
اوس شخص کی دروازی آسمان کی واسطی قبول حاجات کی اور اجابت دعا کی اور جنین اسکی اور اوسکی کسی ہی
حاجت ہو یعنی جو اوسکی حاجت ہو کی حق تعالی اپنی فضل و کرم سی اوسکی حاجت کو بر لاویگا مگر یہ کی قطع رحم کی
دعا ہو کہ اگر اوسکی دعا مانگی گا تو قبول ہو کی اور دعا کہ جو بعد نماز پڑہی ہی اَللّٰھُمَّ اِنّیْ اِنْ اَطَعْتُکَ

فَالْمَحْمَدَۃُ لَکَ وَاِنْ عَصَیْتُکَ فَالْحُجَّۃُ لَکَ مِنْکَ الرَّوْحُ وَمِنْکَ
الْفَرَجُ سُبْحَانَ مَنْ اَنْعَمَ وَشَکَرَ سُبْحَانَ مَنْ قَدَرَ وَغَفَرَ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتُ قَدْ
عَصَیْتُکَ فَاِنّیْ قَدْ اَطَعْتُکَ فِیْ اَحَبِّ الْاَشْیَاءِ اِلَیْکَ وَھُوَ الْاِیْمَانُ
بِکَ لَمْ اَتَّخِذْ لَکَ وَلَدًا وَلَمْ اَدْعُ لَکَ شَرِیْکًا مَنًّا مِنْکَ بِهٖ عَلَیَّ لَا مَنًّا مِنّیْ
بِهٖ عَلَیْکَ وَقَدْ عَصَیْتُکَ یَا اِلٰھِیْ عَلٰی غَیْرِ وَجْهِ الْمُکَابَرَۃِ وَلَا الْخُرُوْجِ
عَنْ عُبُوْدِیَّتِکَ وَلَا الْجُحُوْدِ لِرُبُوْبِیَّتِکَ وَلٰکِنْ اَطَعْتُ ھَوَایَ وَاَزَلَّنِیْ
الشَّیْطَانُ فَلَکَ الْحُجَّۃُ عَلَیَّ وَالْبَیَانُ فَاِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَبِذُنُوْبِیْ غَیْرَ ظَالِمٍ
وَاِنْ تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْ فَاِنَّکَ جَوَادٌ کَرِیْمٌ بعد اسکی یا کریم یا کریم ستر
کہی کہ نفس تنگ کری اور قریب ٹوٹنی کی ہو جاوی بعد اوسکی یہ دعا پڑہی یَا اٰمِنًا مِنْ
کُلِّ شَیْءٍ وَکُلُّ شَیْءٍ مِنْکَ خَائِفٌ حَذِرٌ اَسْئَلُکَ بِاَمْنِکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ

وخوف كل شيء منك ان تصلي على محمد وال محمد وان تعطيني
اماناً لنفسي واهلي وولدي وسائر ما انعمت به علي حتى لا اخاف
احداً ولا احذر من شيء ابداً انك على كل شيء قدير وحسبنا الله
ونعم الوكيل يا كافي ابراهيم عليه السلام نمرود ويا كافي موسى
فرعون ويا كافي محمد صلى الله عليه واله الاحزاب اسئلك ان
تصلي على محمد وال محمد وان تكفيني شر فلان ابن فلان نقط بجاى

فلان ابن فلان کی نام دشمن کا اور اسکی کفایت کا لیوی از جمله وه نماز ہی که جو صاحب
مصباح کفعمی نی نقل کی ہی کتاب فرج الهموم والاحزان سی از منقول ہی رسول خدا صلی الله
علیه واله سی که وه جناب فرماتی ہیں که جس شخص کو کسطرح کی حاجت ہو پس چاہیی که تین روزی
رکہی اور چہارشنبه سی وه شروع کری یعنی چہارشنبه کو روزه رکہی اور پنجشنبه کو اور جمعه کو
پس جمعه کی دن غسل کری اور عطر وغیره سی اپنی تئین خوشبو کری اور کچه تصدق دیوی خواه
قلیل ہو یا کثیر ہو تصدق میں دینا اور کچه ہو پس جسوقت که نماز جمعه کی پڑهکی تو کہی

اللهم اني اسئلك باسمك بسم الله الرحمن الرحيم الذي لا اله الا هو عالم الغيب
والشهادة الرحمن الرحيم الذي لا اله الا هو الحي القيوم لا تاخذه سنة ولا نوم
الذي ملات عظمته السموات والارض واسئلك باسمك بسم الله

الرحمن الرحیم الذی لا الٰہ الا ہو الذی عنت لہ الوجوہ وخشعت لہ الاصوات
ووجلت لہ القلوب من خشیتہ ان تصلی علی محمد وآلہ وان تقضی حاجتی
فی کذا وکذا بجای کذا وکذا کی اپنی مطالب کو ذکر کری بعد اسکے حضرت نے فرمایا
کہ نہ تعلیم کرو اور اور نہ سکھاؤ اس دعا کو احمق لوگوں کی تئین ایسا نہو کہ وہ اس دعا کو کسی بی کام
پہ پڑہیں اور وہ دعا مستجاب ہو جاوی اور نہ پڑہو تم اس دعا کو واسطی کسی بی کام اور گناہ
کی اور قطع رحم کی واسطی فقط از انجملہ وہ نماز ہی کہ جو شیخ کلینی نی حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب کسی دکی تئین کوئی عمدہ کام غمگین کری یا کوئی شخص مطلب
اور حاجت عمدہ رکہتا ہو تو واسطی حصول اوس امر کی چاہیی کہ دو رکعت نماز بجا لاوی باین
طریق کہ رکعت اول مین بعد حمد کی ہزار مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ احد پڑہی اور دوسری
رکعت مین بعد حمد کی ایکبار سورۂ قل ہو اللہ احد کی تئین پڑہی اور بعد نماز کی اپنی حاجت کو
ہی طلب کری اور اسی قبیل سی ہی وہ نماز کہ جو شیخ نی بیچ کافی کی حضرت امام رضا
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب تجکو کوئی حاجت عمدہ ہووی خدا سی تو غسل کر اور کپڑی پاکیزہ
پہن اور خوشبو لگا اور آسمان کی نیچی آ اور دو رکعت نماز باین طریق بجا لا کہ ہر رکعت مین سورۂ
فاتحہ ایکبار اور قل ہو اللہ احد پندرہ بار اور ہر رکعت کی رکوع مین اور رکوع سی سر اوٹہانی
کی بعد اور دونون سجدون مین اور سجدہ سی سر اوٹہانی کی بعد پندرہ پندرہ دفعہ قل ہو اللہ
احد کی تئین پڑہی کہ ہر رکعت مین ایک سو پانچ مرتبہ اور دونون رکعتون مین دو سو دس مرتبہ
قل ہو اللہ پڑہنا ہوتا ہی پس جبکہ سلام پہیری پندرہ دفعہ اوسی سورہ کو پڑہ کی سجدہ
مین جاوی اور سجدہ مین اس دعا کو پڑہی اللّٰہم ان کل معبود من
لدن عرشک الی قرار ارضک فہو باطل سواک فانک انت اللہ الحق المبین

اِقْضِ لِی حَاجَةَ کَذَا وَکَذَا السَّاعَةَ پس الحاح کر یعنی گڑگڑا کر اپنی مطلب کو طلب کر
اسطرحسی کہ توسط آل محمد اور علی علیہ السلام اور وسیلہ قرار دے فاطمہ اور حسن و حسین
علیہم السلام کی تئین اور از انجملہ وہ نماز ہی کہ شیخ کلینی کافی مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سی روایت کی ہی اور وہ یہ ہی کہ جب تجکو کوئی حاجت عظیم اور بزرگ ہووی خدا سی تو وضو
کر اور دو رکعت نماز بجا لا اور تشہد مین تعظیم حق تعالی کی کر یعنی تشہد کو مع مستحبات کہ جو
تشہد طولانی مین ہی بجالاوی اور بعد بجالانی تشہد طولانی کی سلام پہیری اور اسکی بعد دعا
کو پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ مَلِكٌ وَاَنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مُقْتَدِرٌ وَاَنَّكَ
مَا تَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ یَكُوْنُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَی اللّٰهِ رَبِّكَ
وَرَبِّی لِیُنْجِحَ لِی بِكَ طَلِبَتِی اَللّٰهُمَّ بِنَبِیِّكَ اَنْجِحْ لِی طَلِبَتِی بِمُحَمَّدٍ بعد اسکی
اپنی حاجت طلب کری اور اسی قبیل سی بعض دعائین واسطی قضاء حوائج کی ائمہ علیہم السلام
سی ماثور ہین کہ اگر بواسطہ اون ادعیہ کی حق تعالی سی طلب حاجت کی کریں تو حق تعالی
برکت سی اون دعاؤنکی مطالب عظیمہ اور مطالب جلیلہ کو بر لاتا ہی اور دعا کو قبول کرتا
ہی اور جو دعا اور مطلب کہ حق تعالی سی طلب کری حق سبحانہ تعالی اپنی کمال فضل و رافت
سی دعا کو قبول فرماتا ہی از انجملہ وہ دعا ہی کہ جو سر قدسیہ مین سی ہی اور بیچ مصباح کفعمی کی
مذکور ہی چنانچہ خلاصہ مضمون اسناد اوس دعا کا اوس کتاب مین باین عنوان مذکور ہی
کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ جس شخص کی تئین کوئی حاجت ہووی تو بیچ نصف شب کی مکان خالی مین

یا دعا اسد عاکو پڑھی حاجت اوس شخص کی البتہ روا کرونگا اور بر لاؤنگا اور وہ دعا

یہ ہی یا اللّٰہ ما اجد احدا الا وانت رجاؤہ ومن احوج خلقك الیك

انا ویا اللّٰہ ولیس شیء من خلقك الا وھو بك واثق ومن اوثق خلقك

بك انا ویا اللّٰہ ولیس احد من خلقك الا وھو الیك فی حاجتہ معتمد وفی

طلبتہ سائل ومن احوجھم سؤالا لك انا ومن اشدھم اعتمادا لك انا

لانی امسیت شدیدا یقینی فی طلبتی الیك وھی کذا وکذا

پس حاجت کو اپنی ذکر کری اور اپنی مطلب کا نام لیوی اور بعد اوسکی کہی فانك ان قضیتھا

وان لم تقضھا لم تنقص ابدا وقد لزمنی من الامر ما لا بد لی منہ فلذلك

طلبتی الیك بامن منقذ احکامہ بامضائھا امض قضاء حاجتی ھذہ

باثباتھا فی غیوب الاجابۃ حتی تقلبنی بھا منجحا حسنت کانت تقلب

لی فیھا اھواء جمیع عبادك وامنن علی بامضائھا وتیسیرھا وتجاوزھا

فیسرھا لی فانی مضطر الی قضائھا وقد علمت ذلك فاکشف ما بی

من الضر بحقك الذی تقضی بہ ما ترید از انجملہ وہ دعا ہی کہ جو شیخ کلینی نی

شیخ کلینی نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایک شخص نی

شکوہ کیا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سی اسبات کا کہ میری دعا دیر کر کے

مستجاب ہوتی ہی حضرت نی فرمایا کہ کہاں ہی وہ اور وہی تو اوس عاصی کہ توبہ
الاجابت ہی اوس شخص نی کہا کہ وہ دعا کونسی ہی کہ جس سی جلد دعا قبول ہو
حضرت نی فرمایا کہ وہ یہ ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ
الْاَجَلِّ الْاَکْرَمِ الْمَخْزُوْنِ الْمَکْنُوْنِ النُّوْرِ الْحَقِّ الْبُرْهَانِ الْمُبِیْنِ الَّذِیْ هُوَ نُوْرٌ
مَعَ نُوْرٍ وَنُوْرٌ مِنْ نُوْرٍ وَنُوْرٌ فِیْ نُوْرٍ وَنُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ وَنُوْرٌ فَوْقَ کُلِّ نُوْرٍ وَنُوْرٌ
یُضِیْٓءُ بِهٖ کُلُّ ظُلْمَةٍ وَیُکْسَرُ بِهٖ کُلُّ شِدَّةٍ وَکُلُّ شَیْطَانٍ مَرِیْدٍ وَکُلُّ جَبَّارٍ
عَنِیْدٍ لَا تَقِرُّ بِهٖ اَرْضٌ وَلَا تَقُوْمُ بِهٖ سَمَآءٌ وَیَاْمَنُ بِهٖ کُلُّ خَآئِفٍ وَیَبْطُلُ
بِهٖ سِحْرُ کُلِّ سَاحِرٍ وَبَغْیُ کُلِّ بَاغٍ وَحَسَدُ کُلِّ حَاسِدٍ وَیَتَصَدَّعُ لِعَظَمَتِهٖ
اَلْبَرُّ وَالْبَحْرُ وَیَسْتَقِرُّ بِهِ الْفُلْکُ حِیْنَ یَتَکَلَّمُ بِهِ الْمَلَکُ فَلَا یَکُوْنُ لِلْمَوْجِ عَلَیْهِ
سَبِیْلٌ وَهُوَ اسْمُکَ الْاَعْظَمُ الْاَعْظَمُ الْاَجَلُّ الْاَجَلُّ النُّوْرُ الْاَکْبَرُ الَّذِیْ سَمَّیْتَ
بِهٖ نَفْسَکَ وَاسْتَوَیْتَ بِهٖ عَلٰی عَرْشِکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ
اَسْئَلُکَ بِکَ وَبِهِمْ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا
وَکَذَا از ائمہ وہ دعا ہی کہ شیخ مصباح کفعمی کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی
روایت کی گئی ہی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نی پیغمبر خدا کو تعلیم فرمائی اور وہ واسطی رفع
حاجات کی اور قضاء حوائج کی مجرب ہے اور صاحب مہج الدعوات نی لکھا ہی کہ یہ بسم اللہ دعا

کا ہیج مہمات اور ضرورت کی چاہیئے کہ مجرب ہے اور وہ یہ ہی یا غوث السموات

والارض ویا ثقۃ السموات والارض ویا عماد السموات والارض یا زین

السموات والارض ویا جمال السموات والارض ویا بدیع

السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا غوث المستغیثین

ومنتہی رغبۃ العابدین ومنفس المکروبین ومفرج المغمومین وصریخ

المستصرخین مجیب دعوۃ المضطرین کاشف کل سوء اله العالمین

اور مصباح کفعمی میں مذکور ہی کہ جو شخص سورۃ قل یا ایہا الکافرون کی تین مرتبہ طلوع

آفتاب کی دس مرتبہ پڑہی اور بعد اسکی حاجت تعالیٰ کی حق تعالیٰ اسکی حاجت کو روا

کرتا ہی اور اسباب حاجت جو چاہتی ہی یہ باب کی بعد دعیہ طلب حاجت کی کہی تو ما شاء اللہ

لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اسواسطی کہ بیچ کافی کی شیخ کلینی نی حضرت امام جعفر

صادق علیہ السلام روایت کی ہی کہ جو کوئی کہ واسطی طلب حاجت کی دعا کری اور بعد اوسکر

مطالب کی ان کلمات کو کہی تو اللہ عز و جل فرماتا ہی کہ بندہ مومن نی قرار ضرار اپنی ساتہ

کیا اور چہوڑ دیا اپنی کاموں کو اور بفرمان میرے کی پس ای ملائکہ کہ موکل ہو واسطی

قضای حاجت کے روا کرو حاجات کو اس بندہ کی فضل جہتی بیچ صلوٰت مغفرت ا

اور ادعیہ و مظالم کی منجملہ صلوٰت مغفرت صلوٰت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و

نماز حضرت امیر علیہ السلام اور نماز جعفر اور نماز فاطمہ کہ جو یہان مذکور ہی بلکہ وہ نمازین مشتمل اور قضای حوائج
کی ہی ہین لیکن ادعیہ مغفرت پس یہان کچھ بیان کی جاتی ہین اور بعض ادعیہ کہ جو مشتمل اوپر
مغفرت اور فوائد کثیرہ کے ہین فصل ہفتم مین ان شاء اللہ لکھین جائینگین از انجملہ وہ دعا
ہی اور ادعیہ سر قدسیہ مین سی کہ جو مصباح کفعمی مین مذکور ہی کہ حاصل مضمون اوسکا یہ ہے کہ
ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کہو اوس شخص سی کہ جو مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوا ہو تیری امت مین سی اور چاہے
کہ گناہ اوسکا اوسی محو ہو یعنی برطرف ہو اور وہ شخص اوس گناہ سی پاکیزہ ہوئی چاہیے کہ پاکیزہ کری بدن اوپر
جامہ اپنی کو اور جاوی صحرا مین اور منہ کری طرف قبلہ کی اور ایسی جگہہ پر صحرا مین جاوی کہ کوئی اوسکو
نہ دیکھی اور نہ سنی اور نہ ہو کوئی سوای خدا کی وہان اور پڑھی اس دعا کو درانحالیکہ منظور اوسکو سوای اوسکی
اور کوئی نہ ہو یعنی خضوع و خشوع سی پڑھی اور نظر خدا کی جانب ہو ہر گاہ وہ شخص اس دعا کو خط حسی کی مذکور ہو بجا لاوے
تو خلاص کرون اوسکی تئین اوس گناہ سی و پاکیزہ کرون اوسکی تئین اور بخشون اوس گناہ کی تئین اور وہ دعا یہ ہے

یا واسعاً بحسن عائدته ویا ملبساً فضل رحمته ویا مهیباً لشدة سلطانه ویا راحماً
بکل مکان ضریر اصابه الضر فخرج الیک مستغیثاً بک اتیناک ثائباً
الیک یقول عملت سوءاً وظلمت نفسی والمغفرة منک حسبی الیک لتجیرنی
فی حرقی من النار وبعز جلالک تجاوزت فیما وزیادة کرمه وباسمک الذی سمیت
به جعلته فی کل عظمتک ومع کل قدرتک وفی کل سلطانک وصیرته

فی قبضتک وتوبہ بکتابک والبستہ وقار منک یا اللہ یا اللہ اسئلک الیک

ان تمحو عنی ما اتیتک بہ وانزع بانی عن مثلہ فانی بانک لا الہ الا انت

وباسمک الذی فیہ تفصیل الامور کلہا مؤمن ہذا اعترافی فلا تخذلنی وہب

لی عافیۃ ونجنی من الذنب العظیم ہلکت فلا فنی بحق حقوقک کلہا یا کریم

از انجملہ دوسری دعا ہی کہ ادعیہ سر قدسیہ مین سی کہ جو مصباح کفعمی مین مذکور ہی اور مضمون

اوسکا جو کچھ کہ اوس کتاب مین مذکور ہی وہ یہ ہی کہ ای محمد صلی اللہ و آلہ جس شخص نی تیری امت

مین سی ایسی گناہ کبیرے کئے ہون کہ مشہور گناہ کرنی مین ہوا ہو پس چاہیے کہ وہ شخص

میر القصد کری یعنی خضوع و خشوع سی اس دعا کو پیش از طلوع صبح یا پس از غروب شفق یعنی سرخی

مغرب رو بقبلہ کھڑا ہو کر اس دعا کو پڑہی کہ جو کوئی اس دعا کو باین طریق بجا لاوی تبدیل کرون

مین گناہون اوسکی کو نیکیون ساتہ توبہ کی اور اوسکی دعا مستجاب کرونگا مین اور وہ دعا یہ ہی

یا رب فلان بن فلان عبد من عبیدک شدید حیاؤہ منک لتعرضہ

لرحمتک لاصرارہ علی ما نہیت عنہ من الذنب العظیم یا عظیم ان عظیم

ما اتیت بہ لا یعلمہ غیرک قد شمت بی فیہ القریب والبعید واسلمنی

فیہ العدو والحبیب والقیت بیدی الیک طمعا لامر واحد وطمعی خالک

فی رحمتک فارحمنی یا ذا الرحمۃ الواسعۃ وتلافنی برافتک علی سمت المنتہم

وَارِنِی بِقُدْرَتِكَ عَنِ الطَّرِیْقِ الْاَعْوَجِ وَخَلِّصْنِیْ مِنْ سِجْنِ الْکَرْبِ بِاَقَالَتِكَ وَاطْلِقْ اَسْرِیْ بِرَحْمَتِكَ وَطُلْ عَلَیَّ بِرِضْوَانِكَ وَجُدْ عَلَیَّ بِاِحْسَانِكَ وَاَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ وَفَرِّجْ کُرْبَتِیْ وَارْحَمْ عَبْرَتِیْ وَلَا تَحْجُبْ دَعْوَتِیْ وَاشْدُدْ بِالْاِقَالَةِ اَزْرِیْ وَقَوِّ بِهَا ظَهْرِیْ وَاَصْلِحْ بِهَا اَمْرِیْ وَاَطِلْ بِهَا عُمْرِیْ وَارْحَمْنِیْ یَوْمَ حَشْرِیْ وَوَقْتَ نَشْرِیْ اِنَّكَ جَوَادٌ کَرِیْمٌ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور بعض نسخ کی بجای وتلافنی براْفتك کی یہ دعا اسطرح ہی وَتَلَافَنِیْ بِالْمَغْفِرَةِ وَالْعِصْمَةِ مِنَ الذُّنُوْبِ اِنِّیْ اِلَیْكَ مُتَضَرِّعٌ اَسْاَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِیْ یُزِیْلُ اَقْدَامَ حَمَلَةِ عَرْشِكَ ذِکْرُهٗ وَتَرْعَدُ لِسَمَاعِهٖ اَرْکَانُ الْعَرْشِ اِلٰی اَسْفَلِ تُخُوْمِ الْاَرْضِیْنَ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِعِزِّ ذٰلِكَ الْاِسْمِ الَّذِیْ مَلَاَ کُلَّ شَیْءٍ دُوْنَكَ اَنْ تَرْحَمَنِیْ بِاسْتِجَارَتِیْ اِلَیْكَ بِاِسْمِكَ هٰذَا یَا عَظِیْمُ اَتَیْتُكَ بِکَذَا وَکَذَا لِلْاَمْرِ الَّذِیْ قَدْ اَتَیْ لَهٗ فَاغْفِرْ لِیْ بِتَبِعَتِهٖ وَعَافِنِیْ مِنْ تَبَاعَتِهٖ بَعْدَ مَقَامِیْ هٰذَا یَا رَحِیْمُ

اور مناسب اسمقام سے یہ عمل ہی کہ جو کوئی اوسکی تین بجالاوی تو رد کری اللہ تعالی مظالم اور اون تبعات کی تین کہ جو آدمیونکا اوسکی ذمہ مین ہو اور تبعات اون حقوق کو کہتی ہین کہ جو کسی کی گردن پر حقوق غیر کا ازقسم مال یا غیر مال ہو یعنی جس شخص کی ذمہ مین کسیکا مال یا غیر مال ہووی یا کسی پر ظلم کیا ہووی تو اوسکی بخشش کی دعائین یہ ہین

از انجملہ وہ نماز ہی کہ جو کتاب وسائل من احمد بن علی لی پیغمبر خدا سی روایت کی ہی کہ جو کوئی اوس نماز کو بجا لاوی اللہ تعالی راضی کریگا فضل و رحمت اپنی سے بیمار بجا لانی والیکی دشمنون کو قیامت کی دن ہر چند بعد و ریگ بیابان ہوون اور نماز بجا لانی والا راہ جنت بی حساب مانند برق جہندہ یعنی مثل بجلی کی دوڑ کر اون لوگون کی ساتھ کہ جو پہلی بہشت من جاوینگی داخل بہشت عنبر سرشت ہوگا اور وہ نماز چار رکعت ہی جس وقت کہ چاہی بجا لاوی باین صورت کہ رکعت اول میں فاتحہ یکبار اور قل ہو اللہ احد پچیس مرتبہ اور رکعت ثانیہ مین فاتحہ یکبار اور قل ہو اللہ احد پچاس بار اور تیسری رکعت مین فاتحہ یکبار اور قل ہو اللہ احد پچہتر بار اور چوتھی رکعت مین فاتحہ یکبار اور قل ہو اللہ احد سو بار

[illegible] از انجملہ وہ دعا ہی کہ جو ابن طاوس نی بیج مہج الدعوات کی [illegible] اللہ علیہ و آلہ سی روایت کی ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نی پیغمبر خدا سی کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ تمہاری امت میں سی جس شخص پر کوئی مظلمہ ہو اور ممکن نہو اوس شخص کو اوس مظلمہ کا رد کرنا مالک پر اور نہ یہ بات ممکن ہو کہ مالک سی اوس کو حلال کروای یعنی اگر کسی مال کو تصرف کر ڈالا ہو یا کسی پر ظلم کیا ہو اور ممکن نہو اوس مال کا حلال کروانا یا مالک کو واپس کرنا اور ظلم کا بخشوانا ممکن نہو تو جب اس دعا کو پڑھیگا اللہ تعالی اوس مظلمہ کو پڑھنی والی کی جانب سی دور کریگا اور جسکا حق اسپر ہی حق تعالی اپنی رحمت سی راضی کر دیگا اور معاف کروا دیگا اور وہ دعا یہ ہی یَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا غَوْثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَا جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ اَنْتَ الْمُنَزِّلُ بِکَ کُلَّ حَاجَۃٍ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

مِنْ مَظَالِمَ كَثِيرَةٍ لِعِبَادِكَ قِبَلِي اَللّٰهُمَّ فَاَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عَبِيدِكَ اَوْ اَمَةٍ
مِنْ اِمَائِكَ كَانَتْ لَهُ قِبَلِي مَظْلَمَةٌ ظَلَمْتُهُ اِيَّاهَا فِي نَفْسِهِ
اَوْ فِي عِرْضِهِ اَوْ فِي مَالِهِ اَوْ فِي اَهْلِهِ وَ وَلَدِهِ اَوْ غِيبَةٌ اغْتَبْتُهُ
بِهَا اَوْ تَحَامُلٌ عَلَيْهِ بِمَيْلٍ اَوْ هَوًى اَوْ اَنَفَةٍ اَوْ حَمِيَّةٍ اَوْ رِيَاءٍ
اَوْ عَصَبِيَّةٍ غَائِبًا كَانَ اَوْ شَاهِدًا حَيًّا كَانَ اَوْ مَيِّتًا فَقَصُرَتْ
يَدِي وَضَاقَ وُسْعِي عَنْ رَدِّهَا اِلَيْهِ وَالتَّحَلُّلِ مِنْهُ فَسْئَلُكَ
يَا مَنْ يَمْلِكُ الْحَاجَاتِ وَهِيَ مُسْتَجِيبَةٌ بِمَشِيَّتِهِ وَمُسْرِعَةٌ
اِلَى اِرَادَتِهِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُرْضِيَهُ
عَنِّي بِمَا شِئْتَ مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ ثُمَّ تَهَبُهَا لِي مِنْ لَدُنْكَ
اِنَّهُ لَا يَنْقُصُكَ الْمَغْفِرَةُ وَلَا يَضُرُّكَ الْمَوْهِبَةُ رَبِّ اَكْرِمْنِي رَحْمَتَكَ
وَلَا تُهِنِّي بِذُنُوبِي اِنَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

فصل نوین بیچ بعض ادعیه نورکی که جو مشتمل ہین یہ فوائد کثیرہ اور متضمن ہین اوپر فوائد عظیمہ مغفرت اور
قضای حوائج مثل دعای علوی مصری اور دعای مشلول و دعای کمیل و جوشن اور ادعیہ
دیگر کی ازانجملہ دعای جلیل القدر عظیم الشان دعای علوی مصری ہی کہ روایت کی ہی ابو
حسن بن ثابت البصری لی کہ خبر دی مجکو ابی الحال ابی عبد الحسن بن محمد العلوی المصری نی کہ وہ بیان کرتی تھی

بیان کرتی تہی کہ ایک دفعہ میری بیچ غم و الم شدید و مخاطرہ عظیم ہوا ایک ظالم کی ہاتہ سی کہ وہ ہم شہری بہر آیا اور حاکم و بازپرس تہا یہانتک کہ اوسکی خوف سی بہت ہلاک کیا اور نزدیک ہوئی بینی مشاہد شریفہ ائمہ ہدی علیہم السلام مین اور فرار لیا اپنی جانیا امام حسین علیہ السلام مین اور بشدت تمام گریہ و زاری و تضرع کیا کرتا تہا اور اپنی حال کو روضہ اقدس مین بار بار عرض کرتا تہا یہانتک کہ گذری مدت اسطرح بیدرہ شب و روز بس ایک روز رہین سکی بیچ کچہ سوتا تہا اور کچہ جاگتا تہا کہ اوسی حال نوم و یقظہ مین دیکہا میں کہ حضرت امام محمد مہدی علیہ الصلوۃ والسلام میری پاس تشریف لائے اور مجسی ارشاد فرمایا کہ ای فرزند تو اوس ظالم سی ڈر گیا اور خوف کیا کہ اسن کی مین کہا ہان ڈرتا ہون اور خوف کرتا ہون اور بہت سی شکایت حضرت سی کی کہ اوسنی مجسی یہ برائی کی اور یہ برائی کی اور اب وہ ارادہ میری قتل کریکا رکہتا ہے ... پہنچا ہی کہ آیا اور بادیکہ ہی بینی سا تہ سادات اپنی کی تا کہ شکایت کرون مین اوسکی ... میری بیچ ان بلاؤن سی اور دست ظالم سی خلاص کرین اور بچلیجیی یہ سنکی حضرت نی فرمایا کہ کیون نہین یاد کرتا تو خدا کو ایسا خدا کہ وہ رب تیرا اور تیری اجداد کا ہی ساتہ ان دعاؤن کی کہ جو وقت شدائد و سختی کی میری اجداد اور انبیا علیہم السلام پڑہا کرتی ہی اور جب اونہون نی شدائد اور سختی مین وہ دعا پڑہی تو حق تعالی نی اونکی سختی اور شدت کو آسان کیا اور فرحت عطا کی مینی عرض کی وہ کونسی دعا ہی حضرت نی فرمایا کہ جب شب جمعہ آوی تو بیدار ہو اور اوٹہ اور غسل کر اور جامہ ہای پاک و پاکیزہ پہن اور خوشبو لگا پس آخر شب نماز تہجد بجالا اور بعد سجدہ شکر کی دو زانو بیٹہ اور درگاہ خدا مین تضرع و زاری بہت سی کر اور اسکی بعد یہ دعا کو پڑہ تو آوی مضمون

کہا ہی کہ امام علیہ السلام پانچ دن تک شب و روز ہم تشریف لاتے رہے اور میری تئین
دعا تعلیم فرماتی رہی یہان تک کہ پانچ دن میں ساری دعا مجکو یاد ہو گئی پس جب شب جمعہ
آئی تو موافق ارشاد کی اوٹہا اور غسل کیا اور لباس پاک و پاکیزہ پہنا اور خوشبو
لگائی پس نصف شب کو جب صلوٰۃ تہجد سی فارغ ہوا تو سجدہ شکر کیا اور دو زانو بیٹہ
کر بخشوع و خضوع و تضرع و ابتہال مشغول دعا پڑہنی میں ہوا جب ختم ہو گئی تو پہر
حضرت قائم علیہ السلام اوسی حال میں تشریف لائی اور مجہسی فرمایا کہ مستجاب ہوئی
دعا تیری ای محمد اور قتل ہوا دشمن تیرا اور ہلاک کیا خدا نے تیری دشمن کو اوس
وقت کہ جب تیری دعا تمام ہوئی تہی جب صبح ہوئی تو مجکو سوای رنج و الم جدائی
مشاہد شریفہ کی اور کوئی رنج و الم نہ تہا پس مشاہد مقدسہ سی وداع ہو کر اپنی شہر
کی طرف روانہ ہوا کہ اثنای راہ میں میری اولاد و فرزندون کی طرف سی قاصد
مع خط پہونچا کہ اوسنی خط مجکو دیا اور مضمون خط یہ تہا کہ بیچ فلان شب جمعہ کی وہ
ظالم کہ جسکے ظلم سی تمنی ہجرت اختیار کی تہی ہمراہ اپنی رفیقون کی صحبت آب و طعام
مین مشغول رہا بعد اوسکی رفقا اوسکی رخصت ہو کی اپنی مکانون پر چلی گئی اور وہ
ظالم اپنی غلامون کی ہمراہ مکان خواب مین جا کر سو رہا وقت صبح کی موافق عادت
کی جب وہ ظالم بیدار نہوا تو لوگ متحیر ہوئی کہ اوسکے سرہانی بیدار کرنیکو گئی اور چادر
اوسکے منہہ پرسی اوٹہائی تو دیکہا کہ سر اوسکا پس گردن سی کٹا ہوا ہی اور خون
علی الاتصال جاری ہی اور یہ امر شب جمعہ کو واقع ہوا لیکن کسیکو نہ معلوم ہوا کہ یہ
کیا ماجرا ہوا اور کسنی اوسکو قتل کیا اور بعد تحریر مضمون قتل کی لکہا تہا کہ بمجرد وصول
اس خط کی روانہ اسیجانب کی ہو یا اور چلنی مین تاخیر نکر پس جب گہر مین پہونچا

ہو اوسنی پوچھا کہ کسوقت وہ ظالم قتل ہوا ایسا بیان کیا اونہوں نے وہ وقت کہ جس
وقت سینی دعا تمام کی تھی فقط اتنی مختصر اسنادہ اور بعض اوراق مین لکھا دیکھا
ہی کہ سید ابو طاہر سید علوی مصری سی یہ ہی کہ ترک حیوان کری پس مراد کامل
ترک حیوان انکی حسب مشہور کی یہ ہی کہ ذی روحی مثل گوشت و جمیع کہ استعمال روح
کی ہوئی مثل بیضہ وغیرہ کی اور جتنی کہ انکی شراکت ہو اون چیزون سی احتراز کرین بلکہ
دودہ اور دہی اور روغن وغیرہ کو اور جتنی کہ انکی شراکت ہوئی مثل قند و مربہ وغیرہ
کی داخل مفہوم حیوان انکی کہا ہی اور بعض لوگون نی ترقی کی ہی اور کہا ہی کہ پاپوش
چرمی وغیرہ بھی ترک حیوان مین ترک کرنا چاہیی اور اوس وقت ترک حیوان انکی ترک گوشت
بیضہ ہی پس ترکیب دعای علوی مصری کی موافق اکثر نسخ کی یہ ہی کہ پہلے
اور سورہ قل ہو اللہ احد پڑہی بعد اوسکے دو دو مرتبہ معوذتین
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی تین تین پڑہی بعد ازان آیہ
الکرسی تا ھم فیہا خالدون اور انا انزلناہ کی تین تین پڑہی بعد اوسکے ان
آیتون کو پڑہی إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ
وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا
سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ
أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ
عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ

ولا تخزنا يوم القيامة إنك لا تخلف الميعاد فاستجاب لهم ربهم

أني لا أضيع عمل عامل منكم من ذكر أو أنثى بعضكم

من بعض فالذين هاجروا وأخرجوا من ديارهم وأوذوا في

سبيلي وقاتلوا وقتلوا لأكفرن عنهم سيئاتهم ولأدخلنهم

جنات تجري من تحتها الأنهار ثوابا من عند الله والله عنده

حسن الثواب لا يغرنك تقلب الذين كفروا في البلاد متاع

قليل ثم مأواهم جهنم وبئس المهاد لكن الذين اتقوا ربهم لهم

جنات تجري من تحتها الأنهار خالدين فيها نزلا من عند الله وما

عند الله خير للأبرار وإن من أهل الكتاب لمن يؤمن بالله وما

أنزل إليكم وما أنزل إليهم خاشعين لله لا يشترون بآيات

الله ثمنا قليلا أولئك لهم أجرهم عند ربهم إن الله سريع

الحساب يا أيها الذين آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا

الله لعلكم تفلحون بعد ستين آيات لو رجع ثم أنزل ٢

عليكم من بعد الغم أمنة نعاسا يغشى طائفة منكم

وطائفة قد أهمتهم أنفسهم يظنون بالله غير الحق ظن الجاهلية

يقولون هل لنا من الأمر من شيء قل إن الأمر كله لله يخفون في أنفسهم ما
لا يبدون لك يقولون لو كان لنا من الأمر شيء ما قتلنا هاهنا قل لو كنتم في
بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل إلى مضاجعهم وليبتلي الله ما في صدوركم
وليمحص ما في قلوبكم والله عليم بذات الصدور بعد وسکی آیت ہی محمد رسول الله
والذين معه أشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا
من الله ورضوانا سيماهم في وجوههم من أثر السجود ذلك مثلهم في التوراة
ومثلهم في الإنجيل كزرع أخرج شطأه فآزره فاستغلظ فاستوى
على سوقه يعجب الزراع ليغيظ بهم الكفار وعد الله الذين آمنوا وعملوا الصالحات
منهم مغفرة وأجرا عظيما اللهم أنت الأول فليس قبلك شيء وأنت
الآخر فليس بعدك شيء وأنت الظاهر فليس فوقك شيء وأنت
الباطن فليس دونك شيء وأنت العزيز الحكيم بعد اوسکے اس
اعصام کو پڑھے کہ یہ اعصام دعای علوی مصری اللهم إنك أذنت لي في
الدعاء ووعدتني الإجابة فنجني من كل كرب أنت غياث كل مكروب
اكشف عني الضر وفرج عني الكرب فقد وسعت كل شيء رحمة
وعلما اللهم صل على محمد وآل محمد كما صليت وباركت على إبراهيم

۴ وَآلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ بعد اوسکے سو مرتبہ اسد عا کو پڑھے

اِلٰهِیْ کَفٰی عِلْمُكَ عَنِ الْمَقَالِ وَکَفٰی کَرَمُكَ عَنِ السُّؤَالِ بعد اوسکے سو مرتبہ اسد عا

۵ کو پڑہے اِلٰهِیْ کُنْ لِیْ وَلَا تَکُنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ بعد اوسکے اسکو

پڑہے صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ رُفِعَتِ الْاَصْوَاتُ وَ

لَكَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ وَلَكَ خَضَعَتِ الرِّقَابُ وَاِلَیْكَ التَّحَاکُمُ فِی

الْاَعْمَالِ یَا خَیْرَ مَنْ سُئِلَ وَیَا خَیْرَ مَنْ اَعْطٰی یَا مَنْ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ یَا

مَنْ اَمَرَ بِالدُّعَآءِ وَوَعَدَ الْاِجَابَةَ یَا مَنْ قَالَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

یَا مَنْ قَالَ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ

الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ یَا مَنْ قَالَ

یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ

الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ هَا اَنَا ذَا بَیْنَ

یَدَیْكَ الْمُسْرِفُ عَلٰی نَفْسِیْ وَاَنْتَ الْقَائِلُ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی

اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ

الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ بعد اسکے کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَذِنْتَ لِیْ فِی الدُّعَآءِ وَوَعَدْتَنِیْ

الْاِجَابَةَ نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ کَرْبٍ اَنْتَ غِیَاثُ کُلِّ مَکْرُوْبٍ اِکْشِفْ عَنِّی الضُّرَّ

وفرج عني الحزن فقد وسعت كل شيء رحمة وعلما اللهم صل على

محمد وآل محمد كما صليت وباركت على ابراهيم وآل ابراهيم

انك حميد مجيد بعد اسکے تین بار یه اللهم بك يصول الصائل

وبقدرتك يطول الطائل ولا حول لكل ذي حول الا بك ولا قوة

يمتارها ذو قوة الا منك اسألك بصفوتك من خلقك وخيرتك

من بريتك محمد وعترته وسلالته عليه وعليهم السلام اعذني

واكفني شر هذا اليوم وضره وارزقني خيره ويمنه واقض لي

متصرفاتي بحسن العافية وبلوغ المحبة والظفر بالامنية وكفاية الطاغية

المغوية وكل ذي قدرة لي على اذية حتى اكون في جنة وعصمة من كل

بلاء ونقمة وابدلني فيه من المخاوف امنا ومن العوائق فيه يسرا حتى لا يصدني

صاد عن المراد ولا يحل بي طارق من اذى العباد انك على كل شيء

قدير والامور اليك تصير يا من ليس كمثله شيء وهو السميع البصير

بعد اسکے دعای علوی مصری کو شروع کری اور وه یه ہے بسم الله الرحمن الرحيم

رب والهي من ذا الذي دعاك فلم تجبه ومن الذي سألك فلم تعطه

ومن الذي رجاك فخيبته ام من الذي تقرب اليك فابعدته

رَبِّ هٰذَا فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ مَعَ عِنَادِهِ وَكُفْرِهِ

وَعُتُوِّهِ وَادِّعَائِهِ الرُّبُوبِيَّةَ لِنَفْسِهِ وَعِلْمِكَ بِاَنَّهُ لَا يَتُوبُ وَلَا يَرْجِعُ وَلَا يَؤُوبُ وَلَا يُؤْمِنُ

وَلَا يَخْشَعُ اِسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَاَعْطَيْتَهُ سُؤْلَهُ كَرَمًا مِنْكَ وَجُودًا

وَقِلَّةَ مِقْدَارِ مَا سَاَلَكَ عِنْدَكَ مَعَ عِظَمِهِ عِنْدَهُ اَخْذًا بِحُجَّتِكَ عَلَيْهِ

وَتَاْكِيدًا لَهَا حِينَ فَجَرَ وَكَفَرَ وَاسْتَطَالَ عَلَىٰ قَوْمِهِ وَتَجَبَّرَ وَبِكُفْرِهِ عَلَيْهِمُ

افْتَخَرَ وَبِظُلْمِهِ لِنَفْسِهِ تَكَبَّرَ وَبِحِلْمِكَ عَنْهُ اسْتَكْبَرَ فَكَتَبَ

وَحَكَمَ عَلَىٰ نَفْسِهِ جُرْاَةً مِنْهُ اَنَّ جَزَاءَ مِثْلِهِ اَنْ يُغْرَقَ فِي الْبَحْرِ فَجَزَيْتَهُ

بِمَا حَكَمَ بِهِ عَلَىٰ نَفْسِهِ اِلٰهِي وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ مُعْتَرِفٌ

لَكَ بِالْعُبُودِيَّةِ مُقِرٌّ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَالِقِي لَا اِلٰهَ لِي غَيْرُكَ

وَلَا رَبَّ لِي سِوَاكَ مُقِرٌّ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ رَبِّي وَاِلَيْكَ مَرَدِّي وَاِيَابِي

عَالِمٌ بِاَنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَتُقَدِّرُ وَتَحْكُمُ مَا تُرِيدُ

لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِكَ وَلَا رَادَّ لِقَضَائِكَ وَاَنَّكَ اَنْتَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ

وَالْبَاطِنُ لَمْ تَكُنْ مِنْ شَيْءٍ وَلَمْ تَبِنْ عَنْ شَيْءٍ كُنْتَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَاَنْتَ

الْكَائِنُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمُكَوِّنُ لِكُلِّ شَيْءٍ خَلَقْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِتَقْدِيرٍ وَاَنْتَ

السَّمِيعُ الْعَلِيمُ الْبَصِيرُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ كَذٰلِكَ كُنْتَ وَتَكُونُ وَاَنْتَ حَيٌّ

فتقوم لا تحد بسنة ولا نوم ولا توصف بالأوهام ولا تدرك بالحواس ولا تقاس ولا تدركك الحواس

بالمقياس ولا تشبه بالناس وأن الخلق كلهم عبيدك وإماؤك أنت الرب

ونحن المربوبون وأنت الخالق ونحن المخلوقون وأنت الرازق ونحن المرزوقون فلك

الحمد يا إلهي إذ خلقتني بشرا سويا وجعلتني غنيا مكفيا بعد ما كنت طفلا صبيا

تقوتني من الثدي لبنا مريئا وغذيتني غذاء طيبا هنيئا وجعلتني ذكرا

مثالا سويا فلك الحمد حمدا إن عد لم يحص وإن وضع لم يتسع له شيء حمدا

على جميع حمد الحامدين ويعلو على حمد كل شيء حمدك ويفخم ويعظم على ذلك

كله والحمد لله وكلما حمد الله شيء والحمد لله كما يحب الله أن يحمد والحمد لله

عدد ما خلق الله وزنة ما خلق الله وزنة أجل ما خلق الله وبوزن أخف ما

خلق الله وبعدد أصغر ما خلق الله وبعدد أكبر ما خلق الله والحمد لله حتى يرضى ربنا

وبعد الرضا أسأله أن يصلي على محمد وآل محمد وأن يغفر لي ذنبي وأن

يحمد لي أمري ويتوب علي إنه هو التواب الرحيم إلهي وإني أدعوك وأنا عبدك

وأسألك باسمك الذي دعاك به صفوتك أبونا آدم عليه السلام

وهو مسيء ظالم حين أصاب الخطيئة فغفرت له خطيئته وتبت عليه واستجبت

له دعوته وكنت منه قريبا يا قريب أن تصلي على محمد

وآل محمد وان تغفر لي خطيئتي وترضى عني فان لم ترض عني فاعف
عني فاني مسيء ظالم خاطئ عاص وقد يعفو السيد عن عبده وليس
براض عنه وان ترضي عني خلقك وتسقط عني حقك وحق خلقك
الهي واسألك باسمك الذي دعاك به ادريس على نبينا وعليه
السلام فجعلته صديقا نبيا ورفعته مكانا عليا واستجبت له دعاءه
وكنت منه قريبا يا قريب ان تصلي على محمد وآل محمد وان
تجعل مآبي الى جنتك ومحلي في رحمتك وتسكنني فيها بعفوك و
تزوجني من حورها بقدرتك يا قدير الهي واسألك باسمك الذي
دعاك به نوح عليه السلام اذ نادى ربه اني مغلوب فانتصر ففتحت له
ابواب السماء بماء منهمر وفجرت الارض عيونا فالتقى الماء على امر قد قدر
وحملته على ذات الواح ودسر واستجبت له دعاءه وكنت منه
قريبا يا قريب ان تصلي على محمد وآل محمد وان تنجيني من ظلم من يريد
ظلمي وتكف عني بأس من يريد هضمي وتكفيني شر كل سلطان جائر
وعدو قاهر ومستخف قادر وجبار عنيد وكل شيطان مريد
وانسي شديد وكيد كل مكيد يا حليم [illegible] الهي

ويسقط
يا اقدر القادرين
على نبينا وعليه
وفجرنا
وحملناه
وتكف عني
كائد

وَاَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَالِحٌ

عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَجَّيْتَهُ مِنَ الْخَسْفِ وَاَعْلَيْتَهُ عَلٰی عَدُوِّهٖ وَاسْتَجَبْتَ

لَهٗ دُعَاءَهٗ وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيْبًا يَا قَرِيْبُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ

مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُخَلِّصَنِیْ مِنْ شَرِّ مَا يُرِيْدُ بِیْ اَعْدَائِیْ بِهٖ عَلَیَّ وَبَغٰی

لِیْ حُسَّادِیْ وَتَكْفِيَنِیْ بِكِفَايَتِكَ وَتَتَوَلَّانِیْ بِوِلَايَتِكَ وَتَهْدِیَ

قَلْبِیْ بِهُدَاكَ وَتُؤَيِّدَنِیْ بِتَقْوَاكَ وَتُبَصِّرَنِیْ بِمَا فِيْهِ رِضَاكَ وَاَنْ

تُغْنِيَنِیْ بِغِنَاكَ يَا حَلِيْمُ اِلٰهِیْ وَاَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِیْ دَعَاكَ

بِهٖ نَبِيُّكَ وَخَلِيْلُكَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ اَرَادَ نُمْرُوْدُ اِلْقَاءَهٗ

فِی النَّارِ فَجَعَلْتَ النَّارَ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا

وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيْبًا يَا قَرِيْبُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ

تُبَرِّدَ عَنِّیْ حَرَّ نَارِكَ وَتُطْفِئَ عَنِّیْ لَهِيْبَهَا وَتَكْفِيَنِیْ حَرَّهَا وَتَجْعَلَ

نَائِرَةَ اَعْدَائِیْ فِیْ شِعَارِهِمْ وَدِثَارِهِمْ وَتَرُدَّ كَيْدَهُمْ فِیْ

نُحُوْرِهِمْ وَتُبَارِكَ لِیْ فِيْمَا اَعْطَيْتَنِيْهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ

اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ الْحَمِيْدُ الْمَجِيْدُ اِلٰهِیْ وَاَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ

الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ اِسْمٰعِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلْتَهٗ نَبِيًّا وَّرَسُوْلًا وَّجَعَلْتَ

نَبِيُّكَ
الْغَمِّ
تُغْنِيَنِیْ
عَبْدُكَ
النَّارِ بَرْدًا
لَهِيْبَهَا
اَعْطَيْتَنِیْ
بِالْاِسْمِ
عَبْدُكَ

له بالاسم حرمك منسكا ومسكنا ومأوى واستجبت له دعاءه

قربته

نجيته من الذبح وقدسته رحمة ورغبة منك وكنت منه قريبا

يا قريب أن تصلي على محمد وآل محمد وأن تفسح لي في قبري وتحط

عني وزري وتشد لي أزري وتغفر لي ذنبي وترزقني التوبة بحط

السيئات وتضاعف الحسنات وكشف البليات السيئات وربح

التبعات

التجارات ودفع معرة السعايات إنك مجيب الدعوات ومنزل

البركات وقاضي الحاجات ومعطي الخيرات وجبار السموات

إسمعيل

إلهي وأسألك بما سألك به ابن خليلك الذي نجيته من الذبح

وقلب حتى · يا ذا الـ

وفديته بذبح عظيم وقلبت له المشقص حين ناجاك موقنا بذبحه

راضيا بأمر والده فاستجبت له دعاءه وكنت منه قريبا يا قريب أن

تصلي على محمد وآل محمد وأن تنجيني من كل سوء وبلية وتصرف

وحيلته

عني كل ظلمة وخيمة ومكيدة وتكفيني ما أهمني من أمر ديني ودنياي

وآخرتي وما أحاذره وأخشاه ومن شر خلقك أجمعين بحق آل طه ويس

إلهي وأسألك باسمك الذي دعاك به لوط عليه السلام

فنجيته وأهله من الخسف والهدم والمثلات والشدة والجهد وأخرجته

واهله من الكرب العظيم واستجبت له دعاءه وكنت منه قريبا يا قريب
ان تصلي على محمد وآل محمد وان تأذن لي بجمع ما تشتت من شملي
وتقر عيني بولدي واهلي ومالي وتصلح لي اموري وتبارك لي في
جميع احوالي وتبلغني في نفسي آمالي وان تجيرني من النار وتكفيني
شر الاشرار بالمصطفين الاخيار الائمة الابرار ونور الانوار محمد وآله
الطيبين الطاهرين الاخيار الائمة المهديين والصفوة المنتجبين
صلوات الله على محمد وعليهم اجمعين وترزقني مجالستهم وتمن علي
بمرافقتهم وتوفق لي صحبتهم مع انبيائك المرسلين وملائكتك المقربين وعبادك
الصالحين واهل طاعتك اجمعين وحملة عرشك والكروبيين
الهي واسألك باسمك الذي سألك به عبدك يعقوب نبيك
عليه السلام وقد كف بصره وشتت شمله وفقد قرة عينه ابنه
فاستجبت له دعاءه وجمعت له شمله واقررت عينه وكشفت
ضره وكنت منه قريبا يا قريب ان تصلي على محمد وآل محمد وان تأذن لي
بجمع ما تبدد من امري وتقر عيني بولدي واهلي ومالي وتصلح
لي شأني كله وتبارك لي في جميع احوالي وتبلغني في نفسي آمالي

وَتُصلِحَ لِي أَفعَالِي وَتَمُنَّ عَلَيَّ يَا كَرِيمُ يَا ذَا المَعَالِي بِرَحمَتِكَ يَا أَرحَمَ
الرَّاحِمِينَ إِلٰهِي وَأَسئَلُكَ بِإِسمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ عَبدُكَ وَرَسُولُكَ
يُوسُفُ عَلَيهِ السَّلَامُ وَسَخَتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَنَجَّيتَهُ مِن غَيَابَةِ الجُبِّ وَكَشَفتَ
ضُرَّهُ وَكَفَيتَهُ كَيدَ إِخوَتِهِ وَجَعَلتَهُ بَعدَ العُبُودِيَّةِ مَلِكًا وَاستَجَبتَ دُعَاءَهُ
وَكُنتَ مِنهُ قَرِيبًا يَا قَرِيبُ أَن تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَن تُعِيذَنِي
مِن شَرِّ خَلقِكَ وَأَن تَدفَعَ عَنِّي كَيدَ كُلِّ كَائِدٍ وَشَرَّ كُلِّ حَاسِدٍ إِنَّكَ
عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ إِلٰهِي وَأَسئَلُكَ بِإِسمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ عَبدُكَ
وَنَبِيُّكَ مُوسَى بنُ عِمرَانَ عَلَيهِ السَّلَامُ إِذ قُلتَ تَبَارَكتَ وَتَعَالَيتَ
وَنَادَينَاهُ مِن جَانِبِ الطُّورِ الأَيمَنِ وَقَرَّبنَاهُ نَجِيًّا وَضَرَبتَ لَهُ طَرِيقًا
فِي البَحرِ يَبَسًا وَنَجَّيتَهُ وَمَن تَبِعَهُ مِن بَنِي إِسرَائِيلَ وَأَغرَقتَ فِرعَونَ
وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا وَاستَجَبتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَكُنتَ مِنهُ قَرِيبًا
يَا قَرِيبُ أَسأَلُكَ أَن تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَن تُعِيذَنِي
مِن شَرِّ خَلقِكَ وَتُقَرِّبَنِي مِن عَفوِكَ وَتَنشُرَ عَلَيَّ مِن فَضلِكَ مَا تُغنِينِي
بِهِ عَن جَمِيعِ خَلقِكَ وَيَكُونُ لِي بَلَاغًا أَنَالُ بِهِ مَغفِرَتَكَ وَرِضوَانَكَ
يَا وَلِيِّي وَوَلِيَّ المُؤمِنِينَ إِلٰهِي وَأَسئَلُكَ بِإِسمِكَ الَّذِي

سَأَلَكَ — قَرَّبتَهُ — أَنجَيتَهُ مَعَهُ — مَا تُغنِينِي — مِنَّ

دعاك به عبدك ونبيك داود عليه السلام فاستجبت له دعاءه

وسخرت له الجبال يسبحن معه بالعشي والإشراق والطير محشورة كل له

أواب وشددت ملكه وآتيته الحكمة وفصل الخطاب وألنت له الحديد

وعلمته صنعة لبوس لهم وغفرت له ذنبه وكنت منه قريبا يا قريب

أسألك أن تصلي على محمد وآل محمد وأن تسخر لي جميع أموري وتسهل

لي تقديري وترزقني معرفتك وعبادتك وتدفع عني ظلم الظالمين

وكيد الكائدين ومكر الماكرين وسطوات الفراعنة الجبارين وحسد

الحاسدين يا أمان الخائفين وجار المستجيرين وثقة المؤمنين وثقة

الواثقين ورجاء المتوكلين ومعتمد الصالحين يا أرحم الراحمين إلهي

وأسألك اللهم باسمك الذي سألك به عبدك ونبيك سليمان بن

داود عليهما السلام إذ قال رب اغفر لي وهب لي ملكا لا ينبغي لأحد من

بعدي إنك أنت الوهاب فاستجبت له دعاءه وأطعت له

الخلق وحملته على الريح وعلمته منطق الطير وسخرت له الشياطين

من كل بناء وغواص وآخرين مقرنين في الأصفاد هذا عطاؤك

وكنت منه قريبا يا قريب أسألك أن تصلي على محمد وآل محمد

والأبكار
ايتنا
ومعرفتك
بالاسم دعاك
عطاؤك لا عطاء غيرك

وَاَنْ تَهْدِیَ لِیْ قَلْبِیْ وَتَجْمَعَ لِیْ لُبِّیْ وَتَکْفِیَنِیْ هَمِّیْ وَتُؤْمِنَ خَوْفِیْ وَتَفُکَّ اَسْرِیْ

وَتَسْتُرَ عَوْرَتِیْ وَتُمْهِلَنِیْ وَتُنَفِّسَنِیْ وَتَسْتَجِیْبَ دُعَآئِیْ وَتَسْمَعَ نِدَآئِیْ وَلَا تَجْعَلَ

فِی النَّارِ مَثْوَایَ وَلَا الدُّنْیَا اَکْبَرَ هَمِّیْ وَاَنْ تُوَسِّعَ عَلَیَّ فِیْ رِزْقِیْ وَتُحَسِّنَ خُلُقِیْ

وَتُعْتِقَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ فَاِنَّكَ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ وَمُؤَمَّلِیْ اِلٰهِیْ

وَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ اَیُّوْبُ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمَّا

حَلَّ بِهِ الْبَلَآءُ بَعْدَ الصِّحَّةِ وَنَزَلَ بِهِ السُّقْمُ مِنْهُ مَنْزِلَ الْعَافِیَةِ وَالضِّیْقُ

بَعْدَ السَّعَةِ فَکَشَفْتَ ضُرَّهٗ وَرَدَدْتَ عَلَیْهِ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ

مَعَهُمْ حِیْنَ نَادَاكَ دَاعِیًا لَّكَ رَاغِبًا اِلَیْكَ رَاجِیًا لِفَضْلِكَ رَبِّ

اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ دُعَآءَهٗ وَکَشَفْتَ

ضُرَّهٗ وَکُنْتَ مِنْهُ قَرِیْبًا یَا قَرِیْبُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَکْشِفَ ضُرِّیْ وَعَافِنِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ

وَوُلْدِیْ وَاِخْوَانِیْ فِیْكَ عَافِیَةً بَاقِیَةً شَافِیَةً وَافِیَةً کَافِیَةً سَالِمَةً

کَامِلَةً وَافِرَةً هَادِیَةً نَامِیَةً مُسْتَغْنِیَةً عَنِ الْاَطِبَّآءِ وَالْاَدْوِیَةِ

وَتَجْعَلَهَا شِعَارِیْ وَدِثَارِیْ وَتُمَتِّعَنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَتَجْعَلَهُمَا

الْوَارِثَیْنِ مِنِّیْ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِلٰهِیْ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ

قَالَ

الذي دعاك به يونس بن متى عليه السلام في بطن الحوت حين
ناداك في ظلمات ثلاث أن لا إله إلا أنت سبحانك إني كنت
من الظالمين وأنت أرحم الراحمين فاستجبت له وأنبت عليه
شجرة من يقطين وأرسلته إلى مائة ألف أو يزيدون وكنت
منه قريبا يا قريب أن تصلي على محمد وآل محمد وأن
تستجيب دعائي وتداركني بعفوك فقد غرقت في بحر الظلم لنفسي
وركبتني مظالم كثيرة لخلقك علي صل على محمد وآل
محمد واسترني منهم واعتقني من النار واجعلني من عتقائك وطلقائك
من النار في مقامي هذا بمنك يا منان إلهي واسألك
باسمك الذي دعاك به عبدك ونبيك عيسى بن مريم عليهما السلام
إذ أيدته بروح القدس وأنطقته في المهد فأحيا به الموتى
وأبرأ به الأكمه والأبرص بإذنك وخلق من الطين كهيئة
الطير فصار طائرا بإذنك وكنت منه قريبا يا قريب
أن تصلي على محمد وآل محمد وأن تفرغني لما خلقت له أن تفرغني لما خلقتني
ولا تشغلني بما تكفلته لي واسألك أن تجعلني من عبادك وزهادك

فِی الدُّنیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِمَّنْ خَلَقْتَهُ لِلْعَافِیَةِ فِیْهِمَا وَهَنَّأْتَهُ مَعَ كَرَامَاتٍ
بِاَكْرَمِ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ اِلٰهِیْ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ
اٰصَفُ بْنُ بَرْخِیَا عَلٰی عَرْشِ مَلِكَةِ سَبَاٍ فَكَانَ اَقَلَّ مِنْ لَحْظِ الطَّرْفِ
حَتّٰی كَانَ مُصَوَّرًا بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَمَّا رَاَتْهُ قِیْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ
فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ دُعَاۤءَهٗ وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِیْبًا یَا قَرِیْبُ
اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتُكَفِّرَ عَنِّیْ سَیِّاٰتِیْ وَتَقَبَّلَ مِنِّیْ حَسَنَاتِیْ
وَتَقْبَلَ مِنِّیْ تَوْبَتِیْ وَتَتُوْبَ عَلَیَّ وَتُغْنِیَ فَقْرِیْ وَتَجْبُرَ كَسْرِیْ وَتُحْیِیَ
فُؤَادِیْ بِذِكْرِكَ وَتُحْیِیَنِیْ فِیْ عَافِیَةٍ وَّتُمِیْتَنِیْ فِیْ عَافِیَةٍ اِلٰهِیْ
وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ زَكَرِیَّا عَلَیْهِ السَّلَامُ
حِیْنَ سَاَلَكَ دَاعِیًا لَكَ رَاجِیًا لِفَضْلِكَ فَقَامَ فِی الْمِحْرَابِ فَنَادٰی
نِدَاۤءً خَفِیًّا فَقَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ
یَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا وَّوَهَبْتَ لَهٗ یَحْیٰی وَاسْتَجَبْتَ لَهٗ دُعَاۤءَهٗ وَكُنْتَ
مِنْهُ قَرِیْبًا یَا قَرِیْبُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُبْقِیَ لِیْ
اَوْلَادِیْ وَاَنْ تُمَتِّعَنِیْ بِهِمْ وَتَجْعَلَنِیْ وَاِیَّاهُمْ مُؤْمِنِیْنَ لَكَ رَاغِبِیْنَ
فِیْ ثَوَابِكَ خَاۤئِفِیْنَ مِنْ عِقَابِكَ رَاجِیْنَ لِمَا عِنْدَكَ اٰئِسِیْنَ مِمَّا عِنْدَ

وَهَنَّأْتَهُ بِهَا / لِلْعَافِیَةِ فِیْهِ

لِلَحْظِ

بِالْاِسْمِ

یُنَادِیْ

لَكَ

مِنْ كَرْبِ حَتّٰى تُحْيِيَنَا أُدَاوِمُ طَحِيَّهُ وَتُحَنَّنَا مِنْ سَطْوَتِهِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

فَعَّالٌ لِمَا تُرِيدُ اِلٰهِي وَاَسْئَلُكَ بِالْاِسْمِ الَّذِي سَأَلَتْكَ بِهٖ اِمْرَاَةُ فِرْعَوْنَ

اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ

وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْتَ لَهَا دُعَاءَهَا وَكُنْتَ مِنْهَا قَرِيبًا

يَا قَرِيبُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُقِرَّ عَيْنِي بِالنَّظَرِ اِلٰى

حَنَّتِكَ وَاَوْلِيَائِكَ وَتُفَرِّحَنِي بِمُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَتُؤْنِسَنِي بِهٖ وَبِاٰلِهٖ وَبِمُصَاحَبَتِهِمْ

وَوَجْهِكَ الْكَرِيمِ

وَبِمُرَافَقَتِهِمْ وَتُمَكِّنَ لِي فِيهَا وَتُنَجِّيَنِي مِنَ النَّارِ وَمَا اُعِدَّ لِاَهْلِهَا مِنَ

السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ وَالشَّدَائِدِ وَالْاَنْكَالِ وَاَنْوَاعِ الْعَذَابِ ✗ وَالْاَصْفَادِ

بِعَفْوِكَ يَا كَرِيمُ اِلٰهِي وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَتْكَ بِهٖ عَبْدَتُكَ

وَصِدِّيقَتُكَ اَمَتُكَ مَرْيَمُ الْبَتُولُ وَاُمُّ الْمَسِيحِ الرَّسُولِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

اِذْ قُلْتَ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوحِنَا

وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ فَاسْتَجَبْتَ

لَهَا دُعَاءَهَا وَكُنْتَ مِنْهَا قَرِيبًا يَا قَرِيبُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ صَلِّ

مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُحَصِّنَنِي بِحِصْنِكَ الْحَصِينِ وَتَحْجُبَنِي بِحِجَابِكَ الْمَنِيعِ

وَتُحْرِزَنِي بِحِرْزِكَ الْوَثِيقِ وَتَكْفِيَنِي بِكِفَايَتِكَ الْكَافِيَةِ مِنْ شَرِّ

كيد كل كائد وظلم كل ظالم وبغي كل باغ وشر كل ذي مكر وعند

كل عاند وسحر كل ساحر وجور كل جائر بما تمنعك يا أمنع

إلهي وأسألك بالاسم الذي سماك به عبادك وبنبيك

وصفيك وحبيبك وخيرتك من خلقك وأمينك على وحيك

ورسولك إلى خلقك ونجيبك إلى بريتك محمد خاتم أنبيائك

وخاتم رسلك صلى الله عليه وآله فاستجبت دعاءه وأيدته بجنود

لم تروها وجعلت كلمتك العليا وكلمة الذين كفروا السفلى

وكنت منه قريبا يا رب أن تصلي على محمد وآل محمد

صلوة زاكية طيبة نامية باقية مباركة كما صليت

على أبيهم إبراهيم وآل إبراهيم وبارك عليهم كما باركت عليهم

وسلم عليهم كما سلمت عليهم وزدهم فوق ذلك كله زيادة

من عندك واخلطني بهم واجعلني منهم واحشرني معهم

وفي زمرتهم حتى تسقيني من حوضهم وتدخلني في جملتهم

وتجمعني وإياهم وتقر عيني بهم وتعطيني سؤلي وتبلغني آمالي

في ديني ودنياي وآخرتي ومحياي ومماتي وتبلغهم سلامي

وَ يَرُدُّ عَلَىَّ مِنْهُمُ السَّلَامَ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اِلٰهِي

اَنْتَ الَّذِي يُنَادِي فِي اَنْصَافِ كُلِّ لَيْلَةٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِيَهُ اَمْ هَلْ الصَّارِ كُلَّ

مِنْ دَاعٍ فَاُجِيْبَهُ اَمْ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهُ اَمْ هَلْ مِنْ رَاجٍ فَاُبَلِّغَهُ

رَجَاهُ اَمْ هَلْ مِنْ مُؤَمِّلٍ فَاُبَلِّغَهُ اَمَلَهُ هَا اَنَا سَائِلُكَ بِفِنَائِكَ وَمِسْكِيْنُكَ

بِبَابِكَ وَضَعِيْفُكَ بِبَابِكَ وَفَقِيْرُكَ بِبَابِكَ وَمُؤَمِّلُكَ بِفِنَائِكَ

اَسْئَلُكَ نَائِلَكَ وَاَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاُؤَمِّلُ عَفْوَكَ وَاَلْتَمِسُ غُفْرَانَكَ

فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَبَلِّغْنِيْ اَمَلِيْ وَاجْبُرْ فَقْرِيْ

وَارْحَمْ عِصْيَانِيْ وَاعْفُ عَنْ ذُنُوْبِيْ وَفُكَّ رَقَبَتِيْ مِنْ مَظَالِمِ عِبَادِكَ مِنْ مَظَالِمِ لِعِبَادِكَ

فَدْ رُكَبَتْنِيْ وَقَوِّ ضَعْفِيْ وَاَعِزَّ مَسْكَنَتِيْ وَثَبِّتْ وَطْاَتِيْ وَاَغْفِرْ جُرْمِيْ

وَاَنْعِمْ بَالِيْ وَاَكْثِرْ مِنَ الْحَلَالِ مَالِيْ وَخِرْلِيْ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِيْ

وَاَفْعَالِيْ وَرَضِّنِيْ بِهَا وَارْحَمْنِيْ وَوَالِدَيَّ وَمَا وَلَدَا وَمَا تَوَالَدُوْا مِنَ وَاحْوَالِيْ

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ

اِنَّكَ سَمِيْعُ الدَّعَوَاتِ وَاَلْهِمْنِيْ مِنْ بِرِّهِمَا مَا اَسْتَحِقُّ بِهِ ثَوَابَكَ وَالْجَنَّةَ مُحْسِنُ

وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِهِمَا وَاغْفِرْ سَيِّئَاتِهِمَا وَاجْزِهِمَا بِاَحْسَنِ مَا فَعَلَا بِيْ ثَوَابَكَ

وَالْجَنَّةَ اِلٰهِيْ وَقَدْ عَلِمْتُ يَقِيْنًا اَنَّكَ لَا تَاْمُرُ بِالظُّلْمِ وَلَا تَرْضَاهُ

ولا تميل اليه ولا تهواه ولا تحبه ولا تغشاه وتعلم ما فيها هؤلاء

القوم من ظلم عبادك وبغيهم علينا وتعديهم بغير حق ولا معروف

بل ظلما وعدوانا وزورا وبهتانا فلئن كنت جعلت لهم مدة لا بد

من بلوغها او كتبت لهم آجالا ينالونها فقد قلت وقولك الحق

ووعدك الصدق يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده ام الكتاب

فانا اسألك بكل ما سألك به انبياؤك ورسلك المرسلون و

اسألك بما سألك به عبادك الصالحون وملائكتك المقربون

ان تمحو من ام الكتاب ذلك وتكتب لهم الاضمحلال والمحق حتى تقرب

آجالهم وتقضي مدتهم وتذهب ايامهم وتبتر اعمارهم وتهلك

فجارهم وتسلط بعضهم على بعض حتى لا تبقي منهم احدا ولا تنجي

منهم احدا وتفرق جموعهم وتكل سلاحهم وتبدد شملهم وتقطع آجالهم

وتقصر اعمارهم وتزلزل اقدامهم وتطهر بلادك منهم وتظهر عبادك

عليهم فقد غيروا سنتك ونقضوا عهدك وهتكوا حريمك واتوا

على ما نهيتهم عنه وعتوا عتوا كبيرا وضلوا ضلالا بعيدا فصل على محمد

وآل محمد واذن لجمعهم بالشتات ولحيهم بالممات ولازواجهم

بالمنهاب وخلّص عبادك من ظلمهم واقبض ايديهم عن هضمهم وطهّر بالنهمات

ارضك منهم واذن بحصيد نباتهم واستئصال مساءتهم وشتات واستئصال شافتهم

شملهم وهدم بنيانهم يا ذا الجلال والاكرام اللهم واسئلك يا الهي

واله كل شيء وربي ورب كل شيء وادعوك بما دعاك به عبداك

ورسولاك ونبياك وصفياك موسى وهرون عليهما السلام حين

قالا داعيين لك راجيين لفضلك راضيين بقضائك

ربنا انك اتيت فرعون وملاءه زينة واموالا في الحيوة الدنيا

ربنا ليضلوا عن سبيلك ربنا اطمس على اموالهم واشدد على قلوبهم

فلا يؤمنوا حتى يروا العذاب الاليم فمننت وانعمت عليهما بالاجابة

لهما الى ان وعت سمعهما بامرك اللهم فقلت رب قد اجيبت دعوتكما سمعهما فقلنا

فاستقيما ولا تتبعان سبيل الذين لا يعلمون ان تصلي على محمد

وال محمد وان تطمس على اموال هؤلاء الظلمة وان تشدد على قلوبهم واشدد

وان تخسف بهم برك وان تغرقهم في بحرك فان السموات والارض ارضك

وما فيهما لك وار الخلق قدرتك فيهم وبطشك عليهم فافعل وتسلطك وبطشك

ذلك بهم وعجل ذلك لهم يا خير من سئل وخير من دعي وخير من

ذلّت لك الوجوه ورفعت إليه الأيدي ودعي بالألسن وشخصت إليه

الأبصار وأمّت إليه القلوب ونقلت إليه الأقدام وتحوكم إليه في

الأعمال إلهي فأنا عبدك وأسألك من أسمائك بأبهاها وكلّ أسمائك بهيّ　　أسمائك

بل أسألك بأسمائك كلّها أن تصلّي على محمّد وآل محمّد وأن

تركسهم على أمّ رؤسهم في زبيتهم وتردّهم في مهوى حفيرتهم　　تنكسهم　زبيتهم

وارمهم بحجرهم وذكّهم بمشاقصهم واكبهم على مناخرهم واخنقهم　　وأكبّهم

بوترهم واردد كيدهم في نحورهم وأوبقهم بندامتهم حتّى يستخذلوا　　يستخذلوا

ويتضاءلوا بعد نخوتهم وينخعوا بعد استطالتهم أذلّاء مأسورين　　نخوتهم ويخنعوا الخنعوا

في ربق حبائلهم التي كانوا يؤمّلون أن يرونا فيها وترينا قدرتك

فيهم وسلطانك عليهم وتأخذهم أخذ القرى وهي ظالمة إنّ أخذك

الأليم الشديد وتأخذهم يا ربّ أخذ عزيز مقتدر فإنّك عزيز

قبل شديد العقاب شديد المحال اللّهمّ وصلّ على محمّد وآل محمّد　　فصلّ

وعجّل إيرادهم عذابك الذي أعددته للظالمين من أمثالهم والطاغين

من نظرائهم وارفع حلمك عنهم واحلل عليهم غضبك الذي

لا يقوم له شيء وأمر في تعجيل ذلك عليهم بأمرك الذي

لا أُرَدُّ ولا أُؤَخَّرُ فإنَّكَ شاهِدُ كُلِّ نَجوى وعالِمُ كُلِّ فَحوى ولا تَخفى عليكَ

مِنْ أعمالِهِمْ خافِيَةٌ ولا يَذهَبُ عنكَ مِنْ أعيُنِهِمْ خائِنَةٌ وأنتَ

علّامُ الغُيوبِ عالِمٌ بِما في الضَّمائِرِ والقُلوبِ فأسألُكَ اللّهُمَّ

وأُناديكَ بِما ناداكَ بِهِ سَيِّدي وسَألَكَ بِهِ نوحٌ عليهِ السَّلامُ

إذْ قُلتَ تَبارَكتَ وتَعالَيتَ ولقَدْ نادانا نوحٌ فَلَنِعمَ المُجيبونَ

أجَلِ اللّهُمَّ أنتَ نِعمَ المُجيبُ ونِعمَ المَدعُوُّ ونِعمَ المَسؤولُ ونِعمَ

المُعطي أنتَ الَّذي لا تُخَيِّبُ سائِلَكَ ولا تَرُدُّ راجيكَ ولا تَطرُدُ

المُلِحَّ عَنْ بابِكَ ولا تَرُدُّ دُعاءَ سائِلِكَ ولا تَمَلُّ دُعاءَ مَنْ أمَّلَكَ

ولا تَتَبَرَّمُ بِكَثرَةِ حَوائِجِهِمْ إلَيكَ ولا بِقَضائِها لَهُمْ عَلَيكَ فإنَّ قَضاءَ

حَوائِجِ جَميعِ خَلقِكَ إلَيكَ في أسرَعِ مِنْ لَحظِ الطَّرفِ وأخَفُّ

عَلَيكَ وأهوَنُ عِندَكَ مِنْ جَناحِ بَعوضَةٍ وحاجَتي إلَيكَ يا سَيِّدي

ومَولايَ ومُعتَمَدي ورَجائي أنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ وأنْ

تَغفِرَ لي ذَنبي فَقَدْ جِئتُكَ ثَقيلَ الظَّهرِ بِعَظيمِ ما بارَزتُكَ بِهِ مِنْ

سَيِّئاتي ورَكِبَني مِنْ مَظالِمِ عِبادِكَ ما لا يَكفيني ولا يُخَلِّصُني

مِنها غَيرُكَ ولا يَقدِرُ عَلَيهِ ولا يَملِكُهُ سِواكَ فَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ وامحُ

أفعالِهِمْ

الصُّدورِ

بِدُعاءِ

تَتَبَرَّمُ

لَمحِ

وركبتني

يا سيدي لكثرة سيئاتي بتسيير عذابي بل وبقساوة قلبي وجود
عيني لا بل برحمتك التي وسعت كل شيء وأنا شيء فلتسعني رحمتك
يا مولاي يا رحمن يا رحيم يا أرحم الراحمين ولا تمتحني بشيء من
المحن في هذه الدنيا ولا تسلط علي من لا يرحمني ولا تهلكني بذنوبي
وعجل خلاصي من كل مكروه وادفع عني كل ظلم
ظالم ولا تهتك ستري ولا تفضحني يوم جمعك الخلائق للحساب
يا جزيل العطاء والثواب أسألك أن تصلي على محمد وآل محمد
وأن تحييني حياة السعداء وتميتني ميتة الشهداء وتقبلني قبول
الأوداء وتحفظني في هذه الدنيا الدنية من شر سلاطينها وفجارها
وشرارها ومحبيها والعاملين لها وفيها وقني شر طغاتها وحسادها
وباغي الشر فيها حتى تكفيني مكر المكرة وتفقأ عني أعين الكفرة و
وتفحم عني ألسن الفجرة وتقبض لي على أيدي الظلمة وتوهن عني
كيدهم وتميتهم بغيظهم وتشغلهم بأسماعهم وأبصارهم وأفئدتهم
وتجعلني من ذلك كله في أمنك وأمانك وحرزك وحجابك وسلطانك وكنفك
وجوارك وعياذك وجوارك ومن جار السوء وجليس السوء إنك

بتيسير
ولا تمتحني
وتقبلني
الشرك لنا
وتفحم

على كل شيء قدير إن وليي الله الذي نزل الكتاب وهو يتولى الصالحين

اللهم بك أعوذ وبك ألوذ ولك أعبد وإياك أرجو وبك أستعين

وبك أستكفي وبك أستغيث وبك أستنقذ ومنك أسأل أن تصلي على محمد وآل

محمد ولا تردني إلا بذنب مغفور وسعي مشكور وتجارة لن تبور

وأن تفعل بي ما أنت أهله ولا تفعل بي مشكور وتجارة لن تبور وأن

تفعل بي ما أنت أهله ولا تفعل بي ما أنا أهله فإنك أهل

التقوى وأهل المغفرة وأهل الفضل والرحمة وأهل القوة والقدرة

إلهي وقد أطلت دعائي وأكثرت خطاي وضيق صدري حداني

على ذلك كله وحملني عليه علماً مني بأنه يجزيك منه قدر الملح في

العجين بل يكفيك عزم إرادة وأن يقول العبد بنية صادقة

ولسان صادق يا رب فتكون عند ظن عبدك بك وقد ناجاك

بعزم الإرادة قلبي فأسألك أن تصلي على محمد وآل محمد

وأن تقرن دعائي بالإجابة منك وأن تبلغني ما أملته فيك

منة منك وطولاً وقوة وحولاً ولا تقيمني من مقامي هذا إلا بقضاء

جميع ما سألتك فإنه عليك يسير وخطره عندي جليل كثير

وانت عليه قدير يا سميع يا بصير الهى وهذا مقام العائذ
بك من النار والهارب منك اليك والتائب من ذنوب
تهجمته وعيوب فضحته فصل على محمد وآل محمد وانظر الي
نظرة رحمة افوز بها الى جنتك واعطف على عطفة انجو بها
من عقابك فان الجنة والنار لك وبيدك ومفاتحهما ومغاليقهما
اليك وانت على ذلك قادر وهو عليك هين يسير فافعل
بي ما سألتك يا قدير ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم و
حسبنا الله ونعم الوكيل والحمد لله رب العالمين وصل اللهم
على خاتم وحيك وسيد رسلك ونبيك محمد الهادي
وآله المهديين الى سبيلك وسلم عليهم تسليما برحمتك يا ارحم
الراحمين وصلى الله على محمد وآله الطيبين الطاهرين بعد اسکے دعا
اختتام کو پڑھے وہ یہ ہے اللهم طمه بالبلاء طما وغمه بالبلاء غما
وقمه بالاذاء قما وارمه بيوم لا معاد له وبساعة لا مرد لها
والجم ريمه وصل على محمد واهلبيته عليه وعليهم السلام
وفي سنة واكفني امره واصرف عني كيده واخرج قلبه وسد فاه عني و

قد هجمته
رحيمة
ومفاتحهما
قادر
سبيلك

وخشعت الاصوات للرحمن فلا تسمع الا همسا وعنت الوجوه للحي القيوم وقد
خاب من حمل ظلما اخسئوا فيها ولا تكلمون صه صه صه صه صه صه صه صه صه
بعد اسکی ان آیات کو پڑھے انا جعلنا في اعناقهم اغلالا فهي الى الاذقان فهم
مقمحون وجعلنا من بين ايديهم سدا ومن خلفهم سدا فاغشيناهم فهم
لا يبصرون بعد اسکی اس دعا کو پڑھے يا قاصم الاكاسرة ويا قاتل الجبابرة
اصبحت مذللا مقهورا فرق عدوي بيني وبين اولادي وعيالي فيا رادّ
يوسف على يعقوب ويا رادّ الرحمة على ايوب فرج عني الساعة الساعة
الساعة فانك حليم ذو اناة ولا صبر لي على حلمك وانا لك
فرج عني وعن كل مؤمن ومؤمنة ولا تكلني الى نفسي طرفة
عين فانه لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم اللهم شتت
شملهم وفرق جمعهم وقلب تدبيرهم وخرب بنيانهم
وبدل احوالهم وقرب آجالهم واشغلهم بابدانهم و
خذهم اخذ عزيز مقتدر يا جبار يا قهار برحمتك يا ارحم
الراحمين وصلى الله على محمد وآله اجمعين وعترته الطيبين الطاهرين

از انجملہ دعای جلیل القدر عظیم المنزلہ دعای مسئول ہے کہ ابن طاوس رحمہ اللہ

نے کتاب مہج الدعوات کی حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے اور وجہ
مناسبت نام کی یہ قول ہے اوس کتاب کی جو کچھ وہ پہونچی بیان کی ہے خلاصہ ترجمہ
اوسکا یہ ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام فرماتی ہیں کہ ایک شب میں اپنی پدر
بزرگوار علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ہمراہ طواف خانہ کعبہ میں مشغول تھا اور
شب بہت تیرہ و تاریک تھی اور سوای میری اور میری پدر بزرگوار کی اور
کوئی اوس شب کو طواف میں نہ تھا بلکہ اکثر خلائق خواب استراحت میں تھی کہ ناگاہ سنی
میں ایک آواز نالہ و فریاد کی کہ کوئی شخص بآواز دردناک وہ پڑھتا ان اشعار کو
پڑھتا تھا یَا مَنْ یُجِیْبُ دُعَا الْمُضْطَرِّ فِی الظُّلَمِ یَا کَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰی
مَعَ السَّقَمِ ای شخص کہ مستجاب کرتا ہے دعا مضطر کی تاریکی میں ای دفع کرنی والی ضرر کو اور دفع کرنی والی
بلاؤں کی اور بیماری کی قَدْ نَامَ وَفْدُکَ حَوْلَ الْبَیْتِ وَانْتَبَهُوْا + وَاَنْتَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ
لَمْ تَنَمِ تحقیق کہ سوگئی لوگ گرد خانہ کعبہ کی اور جاگے اور تو ای زندہ ای قائم
من آنی والاهب لی بِجُوْدِکَ فَضْلَ الْعَفْوِ عَنْ جُرُمِیْ + یَا مَنْ اَشَارَ اِلَیْهِ الْخَلْقُ فِی
الْحَرَمِ بخش واسطی میری بسبب سخاوت اپنی کی فضل بخشش کا میرے گناہوں سے ای شخص کہ اشارہ کرتی ہیں طرف اوسکی
خلق بیچ حرم کے اِنْ کَانَ عَفْوُکَ لَا یَرْجُوْهُ ذُوْ سَرَفٍ + فَمَنْ یَجُوْدُ عَلَی الْعَاصِیْنَ بِالنِّعَمِ
اگر عفو تیرا ایسا ہو کہ امید کہیں اوسکی صاحب اسراف لیکن شخص ہی مہربانی کرتی گنہگاروں پر کیا ساتھ
نعمتوں کی پس حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نی حضرت امام
حسین علیہ السلام کو واسطی تلاش اوس شخص کی بھیجا پس حضرت امام حسین علیہ السلام
موجب ارشاد کی اوسکو تلاش کرکی اپنی ہمراہ خدمت بابرکت حضرت امیر المومنین
علی بن ابی طالب علیہ السلام میں لائی حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب نی اوس سے پوچھا

کہ امیر انکا ہی ہوشمندی عرض کی کہ امام میرا مسافر ہی حق سعادت کی لور میں شیخ
مین اپنی شامت نفس سے گناہ کمال مرتبہ کیا کرتا تھا اور میرے باپ غایت مہربانی سے
ہی مجکو نصیحت اور وعظ اور عذاب خدا سے ڈراتا تھا جب وہ نصیحت اور
وعظ کرتا تھا تو مین اوسکی نصیحت کو نہین مانتا تھا اور اوسکو آزار کرتا تھا حتی کہ ایک
روز کچھ روپے اوسنے اپنے گھر مین مجسے پوشیدہ رکھی تھی کہ وہ مین واسباب مین جستجو
کرکے نکال لایا اوسنے مجکو منع کیا اور چاہا کہ وہ روپے مجسے لے لیوے مینے اوسکا ہاتھ
مروڑ کر روپے چھین لیے پیرے وہ خانہ کعبہ مین آیا اور روزہ رکھا اور نماز کرکے طواف
خانہ کعبہ کیا اور اپنے ہاتھ کو طرف آسمان کی بلند کیا اور میری شکایت خدا سے بہت
کی اور خدا سے دعا مانگی کہ میرا ایک طرف کا بدن شل ہو جاوے اور رہ جاوے قسم ہے
خدا کی کہ ہنوز اوسکے دعاے بد میرے حق مین تمام نہ ہوئی تھی کہ ایک طرف
کا بدن میرا شل ہو گیا اور رہ گیا اور جسطرح سے کہ آپ ملاحظہ فرماتے ہین خشک ہو گیا
ہے بعد اوسکے میرا باپ اپنے وطن کو چلا گیا جب یہ حال میرا ہوا مینے اپنے باپ
سے عذر خواہی کمال مرتبہ کی اور اوسسے استدعا کی کہ جس مقام مین تمنے میرے لیے
بددعا کی ہے اوسی مقام مین تم میرے واسطے دعاے خیر کرو کہ یہ بلا مجسے دفع ہووے
میرے اس استدعا کو باپ نے بسبب محبت پدری کی قبول کیا حتی کہ مین اپنے باپ
کو دعاے خیر کے واسطے ایک اونٹہ پر سوار کرکے ارض اقدس کو واسطے شفاعت کے لیے
آتا تھا کہ ناگاہ عرض راہ مین ایک مرغ نے ... کی اور اوڑا اور اوسکے پرواز
اور اوڑنے سے اونٹہ باپکا بہرکا کہ باپ میرا اوسپرسے گر پڑا اور اوس صدمہ سے
انہون نے انتقال کیا اور اب درمیان خلائق کی منسوب اور ملقب ہوا ہون کہ

الماخوذ بعقوق ابیہ کی یعنی بہ بلا گرفتار شدہ بسبب عقوق پدر اپنی کی اور یہ تمنا لوگوں کا
مکو معلوم تھی اور ناگوار تھی پس حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اس دعا کو اوسکی لیے
لکہا اور فرمایا کہ اس شب اس دعا کو باوضو پڑہ اور صبح کو میری پاس آئیکا تو وہ ان جا لکہ
بلا بخشش دفع ہوئی ہوگی اور اس دعا کو یہ کوئی مول خریدیگا پس حضرت سے وہ دعا کہ جو
لکہی تہی وہ شخص لیکر چلا گیا جب صبح ہوئی تو وہ شخص حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اوس
حالت سے کہ وہ بلا اوس سے دفع ہوئی تہی اور صحیح اور سالم تہا اور ہاتہ میں اوسکے
حضرت کی لکہی ہوئی دعا تہی اور وہ شخص کہتا تہا کہ یا امیر المومنین علیہ السلام بخدا کہ یہ دعا
اسم اعظم ہے اسواسطی کہ رات گذشتہ جب لوگ سوگئے اور مسجد الحرام میں لوگوں کا تردد
اور آمدورفت کم ہوئی تو میں اپنی ہاتہ کو آسمان کی طرف اوٹہا کے کئی دفعہ اس دعا کو پڑہا اور
بعد پڑہنے کی میں سو گیا پس خواب میں پیغمبر خدا کو دیکہا کہ وہ جناب اپنی دست مبارک کی تئین
میری بدن پر ملتے ہیں اور پہر کر فرماتے ہیں کہ محافظت کر اسم اعظم خدا کی پس ناگاہ بیدار ہوا
میں تو دیکہا میں نے کہ سب بلائیں اور عارضے عافیت کی ساتہ بدل گئی ہیں خدا تمکو جزای
خیر دی یا امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اس
دعا میں اسم اعظم ہے اور پڑہنا اس دعا کا باعث اجابت دعا اور برطرف ہونی تمام ہم و غم و
الم و کدورت کا ہی پڑہنی والی سی اور پڑہنا اس دعا کا باعث اسکا ہی کہ پڑہنی والی کا قرض
ادا ہو جاوی اور فقر مبدل بہ غنا ہووی اور گناہ اوسکے بخشی جاوین اور عیب
اوسکی پوشیدہ ہوویں اور باعث ایمنی کا ہی شر شیطان اور سلطان سی اور اگر پڑہی
مطیع خدا اس دعا کو کوہ یعنی پہاڑ پر تو پہاڑ اپنی جگہ سی ہٹ جاوی اور اگر مردہ
پر پڑہی تو حق تعالی برکت اس دعا سی اوس مردہ کو زندہ کری اور اگر پانی پر پڑہی

ہو جاتی ہے حضرت امام حسین فرماتے ہیں کہ اس دعا کی فضیلت بھی اس قدر
ہے اگر وہ حوصلہ سے حاصل ہو وے کہ ادعیہ کی اچھی و صحیح ہو سکتی درستی ہوئی ہے اسواسطے کہ اسکی فضل
معلوم اپنی پدر بزرگوار حضرت علی بن ابی طالب سے اس دعا کو سنا تھا اور حضرت نے فرمایا کہ اس دعا
کو طہارت نہ کریں اور طہارت سے اسکو پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ يَا هُوَ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ مَا هُوَ وَلَا كَيْفَ هُوَ وَلَا اَيْنَ هُوَ وَلَا حَيْثُ
هُوَ اِلَّا هُوَ يَا ذَا الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ يَا ذَا الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ يَا مَلِكُ يَا قُدُّوْسُ
يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا خَالِقُ يَا بَارِئُ
يَا مُصَوِّرُ يَا مُفِيْدُ يَا مُدَبِّرُ يَا شَدِيْدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ يَا مُبِيْدُ يَا وَدُوْدُ
يَا مَحْمُوْدُ يَا مَعْبُوْدُ يَا بَعِيْدُ يَا قَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ يَا رَقِيْبُ يَا حَسِيْبُ
يَا بَدِيْعُ يَا رَفِيْعُ يَا مَنِيْعُ يَا سَمِيْعُ يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا حَكِيْمُ
يَا قَدِيْمُ يَا عَلِيُّ يَا عَالِمُ يَا عَظِيْمُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا
مُسْتَعَانُ يَا جَلِيْلُ يَا جَمِيْلُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ يَا مُقِيْلُ يَا مُنِيْلُ
يَا نَبِيْلُ يَا دَلِيْلُ يَا هَادِيْ يَا بَادِيْ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ
يَا قَائِمُ يَا دَائِمُ يَا عَالِمُ يَا حَاكِمُ يَا قَاضِيْ يَا عَادِلُ يَا فَاصِلُ يَا وَاصِلُ

يا طاهر يا مطهر يا قادر يا مقتدر يا كبير يا متكبر يا واحد يا احد

يا صمد يا من لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد ولم تكن له صاحبة

ولا ولد ولا كان معه وزير ولا اتخذ معه مشيرا ولا احتاج الى

ظهير ولا كان معه من اله غيره لا اله الا انت فتعاليت عما يقول

الظالمون علوا كبيرا يا علي يا سامح يا باذخ يا فتاح يا نفاح يا مرتاح

يا مفرج يا ناصر يا منتصر يا مدرك يا مهلك يا منتقم يا باعث

يا وارث يا طالب يا غالب يا من لا يفوته هارب يا تواب

يا اواب يا وهاب يا مسبب الاسباب يا مفتح الابواب

يا من حيث ما دعي اجاب يا طهور يا شكور يا عفو يا غفور يا نور النور

يا مدبر الامور يا لطيف يا خبير يا مجير يا منير يا بصير يا نصير

يا كبير يا وتر يا فرد يا ابد يا سند يا صمد يا كافي يا شافي

يا وافي يا معافي يا محسن يا مجمل يا منعم يا مفضل يا متكرم

يا متفرد يا من علا فقهر يا من ملك فقدر يا من بطن فخبر

يا من عبد فشكر يا من عصي فغفر يا من لا تحويه الفكر يا من لا يدركه

بصر ولا يخفى عليه اثر يا رازق البشر يا مقدر كل قدر يا عالي

المكان يا سند الأركان يا مبدل الزمان يا قابل القربان يا ذا المن
والاحسان يا ذا العز والسلطان يا رحيم يا رحمن يا من هو كل يوم في
شأن يا من لا يشغله شأن عن شأن يا عظيم الشأن يا من هو
بكل مكان يا سامع الأصوات يا مجيب الدعوات يا منجح الطلبات
يا قاضي الحاجات يا منزل البركات يا راحم العبرات يا مقيل
العثرات يا كاشف الكربات يا ولي الحسنات يا رافع الدرجات
يا معطي السؤلات يا محيي الأموات يا جامع الشتات يا مطلع على
الشتات
النيات يا راد ما قد فات يا من لا تشتبه عليه الأصوات يا من لا
تضجره المسألات ولا تغشاه الظلمات يا نور الأرض والسموات
يا سابغ النعم يا دافع النقم يا بارئ النسم يا جامع الأمم يا شافي
السقم يا خالق النور والظلم يا ذا الجود والكرم يا من لا يطأ عرشه
قدم يا أجود الأجودين يا أكرم الأكرمين يا أسمع السامعين
يا أبصر الناظرين يا جار المستجيرين يا أمان الخائفين يا ظهر اللاجين
يا ولي المؤمنين يا غياث المستغيثين يا غاية الطالبين يا صاحب
كل غريب يا مونس كل وحيد يا ملجأ كل طريد يا مأوى كل شريد

يا حافظ كل سائل يا راحم الشيخ الكبير يا رازق الطفل الصغير يا

جابر العظم الكسير يا فاك كل أسير يا مغني البائس الفقير يا عصمة الخائف المستجير

يا من له التدبير والتقدير يا من العسير عليه يسير يا من لا يحتاج

إلى تفسير يا من هو على كل شيء قدير يا من هو بكل شيء خبير يا من هو

بكل شيء بصير يا مرسل الرياح يا فالق الإصباح يا باعث الأرواح يا

ذا الجود والسماح يا من بيده كل مفتاح يا سامع كل صوت يا سابق

كل فوت يا محيي كل نفس بعد الموت يا عدتي في شدتي يا حافظي

في غربتي يا مونسي في وحدتي يا وليي في نعمتي يا كهفي حين تعييني المذاهب

وتسلمني الأقارب ويخذلني كل صاحب يا عماد من لا عماد له يا سند

من لا سند له يا ذخر من لا ذخر له يا حرز من لا حرز له يا كهف من لا

كهف له يا كنز من لا كنز له يا ركن من لا ركن له يا غياث من لا غياث له

يا جار من لا جار له يا جاري اللصيق يا ركني الوثيق يا إلهي بالتحقيق يا رب

البيت العتيق يا شفيق يا رفيق فكني من حلق المضيق واصرف عني كل هم

وغم وضيق واكفني شر ما لا أطيق وأعني على ما أطيق يا راد يوسف على

يعقوب يا كاشف ضر أيوب يا غافر ذنب داود يا رافع عيسى بن مريم

الذي الهود يا مجيب نداء يونس في الظلمات يا مصطفى
آت يا من عفر لآدم خطيئته ورفع إدريس مكاناً علياً
نجى نوحاً من الغرق يا من أهلك عاداً الأولى وثمود فما أبقى
وقوم نوح من قبل إنهم كانوا هم أظلم وأطغى والمؤتفكة أهوى يا من
دمّر على قوم لوط ودمدم على قوم شعيب يا من اتخذ إبراهيم خليلاً
يا من اتخذ موسى كليماً واتخذ محمداً صلى الله عليه وآله وعليهم أجمعين
حبيباً يا مؤتي لقمان الحكمة والواهب لسليمان ملكاً لا ينبغي لأحد
من بعده يا من نصر ذا القرنين على الملوك الجبابرة يا من أعطى الخضر الحياة
وردّ ليوشع بن نون الشمس بعد غروبها يا من ربط على قلب أم موسى
وأحصن فرج مريم ابنة عمران يا من حصّن يحيى بن زكريا من الذنب وسكّن
عن موسى الغضب يا من بشّر زكريا بيحيى يا من فدى إسماعيل من الذبح بذبح
عظيم يا من قبل قربان هابيل وجعل اللعنة على قابيل يا هازم الأحزاب
لمحمد صلى الله عليه وآله صلّ على محمد وآل محمد وعلى جميع المرسلين و
ملائكتك المقربين وأهل طاعتك أجمعين وأسألك بكل مسألة سألك
بها أحد ممن رضيت عنه فحتمت له على الإجابة يا الله يا الله يا الله يا رحمن

يا رحمن يا رحمن يا رحيم يا رحيم يا ذا الجلال والاكرام يا ذا الجلال

والاكرام يا ذا الجلال والاكرام به به به به به به به اسألك وبحق هذه الاسماء وبجميع ما سميت

به نفسك او انزلته في شيء من كتبك او استأثرت به في علم الغيب

عندك وبمعاقد العز من عرشك وبمنتهى الرحمة من كتابك وبما لو انّ ما في

الارض من شجرة اقلام والبحر يمدّه من بعده سبعة ابحر ما نفدت

كلمات الله انّ الله عزيز حكيم واسألك باسمائك الحسنى التي نعتّها

في كتابك فقلت ولله الاسماء الحسنى فادعوه بها وقلت ادعوني

استجب لكم وقلت واذا سألك عبادي عنّي فانّي قريب اجيب

دعوة الداع اذا دعان فليستجيبوا لي وليؤمنوا بي لعلّهم يرشدون

وقلت يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة

الله انّ الله يغفر الذنوب جميعا انّه هو الغفور الرحيم وانا

اسألك يا الهي وادعوك يا ربّ وارجوك يا سيّدي واطمع في اجابتي

يا مولاي كما وعدتني وقد دعوتك كما امرتني فافعل بي ما انت

اهله يا كريم والحمد لله ربّ العالمين وصلّى الله على محمّد وآله اجمعين

از انجملہ دعائے کمیل ہے کہ ابن طاؤس رحمہ اللہ نے بیچ کتاب اقبال کے روایت

کہ کمیل بن زیاد کہتی ہین کہ ایکدن مین بیچ مسجد بصرہ کی خدمت بابرکت حضرت
نین علیہ السلام مین حاضر تہا حضرت نے فرمایا کہ جو بندہ کہ شب نیمہ شعبان کو
تمام شب بیدار رہی اور عبادت خدا کری اور دعای حضرت خضر علیہ السلام
تو اوس شب مین پڑہی البتہ دعا اوس بندہکی قبول ہوگی جب حضرت اپنی دولتسرا پر
تشریف لیگئی تو رات کو حضرت کی خدمت مین گیا جب حضرت نے مجہی دیکہا تو پوچہا کہ
کس کام کو آیا ہی تو کمیل نے عرض کی یا امیر المومنین علیہ السلام دعای خضر کی واسطے
حضرت نے فرمایا کہ بیٹہ ای کمیل اگر پڑہی گا تو اوس دعا کو بیچ ہر شب جمعہ کی یا ہر مہینہ مین
ایکبار یا ہر سال مین ایکدفعہ یا تمام عمر مین ایکدفعہ تو کفایت شر دشمنانکی تجہی ہوگی اور
محفوظ رہیگا تو دشمنونکی شر سے اور یاری کیا جائیگا تو اور روزی دیا جائیگا تو اور البتہ
بخشا جائیگا تو ای کمیل طول صحبت اور خدمت میری باعث اسکی ہوئی کہ ایسی نعمت اور
کرامت سے ممتاز اور سرفراز کرون مین یہ فرما کی حضرت نے فرمایا کہ لکہہ حضرت نے دعا تلقین
فرمائی اور وہ دعا یہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم اللّٰهم انی اسألك برحمتك
التی وسعت كل شیء وبقوتك التی قهرت بها كل شیء وخضع لها كل شیء
وذل لها كل شیء وبجبروتك التی غلبت بها كل شیء وبعزتك
التی لا یقوم لها شیء وبعظمتك التی ملأت كل شیء وبسلطانك الذی

عَلا كُلَّ شَيْءٍ وَبِوَجْهِكَ الْباقِي بَعْدَ فَناءِ كُلِّ شَيْءٍ وَبِأَسْمائِكَ الَّتِي مَلأَتْ أَرْكانَ

كُلِّ شَيْءٍ وَبِعِلْمِكَ الَّذِي أَحاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ وَبِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَضاءَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ

يا نُورُ يا قُدُّوسُ يا أَوَّلَ الأَوَّلِينَ وَيا آخِرَ الآخِرِينَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ

الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصَمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ

الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَحْبِسُ الدُّعاءَ

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَقْطَعُ الرَّجاءَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ

الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلاءَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي كُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ وَكُلَّ خَطِيئَةٍ

أَخْطَأْتُها اللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِذِكْرِكَ وَأَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلى نَفْسِكَ

وَأَسْأَلُكَ بِجُودِكَ أَنْ تُدْنِيَنِي مِنْ قُرْبِكَ وَأَنْ تُوزِعَنِي شُكْرَكَ وَأَنْ

تُلْهِمَنِي ذِكْرَكَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ سُؤالَ خاضِعٍ مُتَذَلِّلٍ خاشِعٍ أَنْ

تُسامِحَنِي وَتَرْحَمَنِي وَتَجْعَلَنِي بِقِسْمِكَ راضِياً قانِعاً وَفِي جَمِيعِ الأَحْوالِ

مُتَواضِعاً اللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُكَ سُؤالَ مَنِ اشْتَدَّتْ فاقَتُهُ وَأَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ

الشَّدائِدِ حاجَتَهُ وَعَظُمَ فِيما عِنْدَكَ رَغْبَتُهُ اللّٰهُمَّ عَظُمَ سُلْطانُكَ

وَعَلا مَكانُكَ وَخَفِيَ مَكْرُكَ وَظَهَرَ أَمْرُكَ وَغَلَبَ قَهْرُكَ وَجَرَتْ

قُدْرَتُكَ وَلا يُمْكِنُ الْفِرارُ مِنْ حُكُومَتِكَ اللّٰهُمَّ لا أَجِدُ لِذُنُوبِي غافِراً

ـحى ساتراً ولا لشئ من عملى القبيح بالحسن مبدلاً غيرك

سبحانك وبحمدك ظلمت نفسى وتجرأت بجهلى وسكنت الى

ذكرك لى ومنك على اللهم مولاى كم من قبيح سترته وكم من

فادح من البلاء اقلته وكم من عثار وقيته وكم من مكروه دفعته وكم من

ثناء جميل لست اهلاً له نشرته اللهم عظم بلائى وافرط بى سوء حالى و

قصرت بى اعمالى وقعدت بى اغلالى وحبسنى عن نفعى بعد املى وخدعتنى

الدنيا بغرورها ونفسى بجنايتها ومطالى يا سيدى فاسألك بعزتك

ان لا يحجب عنك دعائى سوء عملى وفعالى ولا تفضحنى بخفى ما اطلعت

عليه من سرى ولا تعاجلنى بالعقوبة على ما عملته فى خلواتى من سوء

فعلى واسائتى ودوام تفريطى وجهالتى وكثرة شهواتى وغفلتى وكن اللهم

بعزتك [illegible] رؤفاً وعلى فى جميع الامور عطوفاً الهى وربى

من لى غيرك اسأله كشف ضرى والنظر فى امرى الهى ومولاى

اجريت على حكماً اتبعت فيه هوى نفسى ولم احترس فيه من تزيين

عدوى فغرنى بما اهوى واسعده على ذلك القضاء فتجاوزت بما

جرى على من ذلك بعض حدودك وخالفت بعض اوامرك فلك الحمد

عليّ في جميع ذلك ولا محتمل لما جرى عليّ فيه قضاؤك والزمني حكمك
وبلاؤك وقد اتيتك يا الهي بعد تقصيري واسرافي على نفسي معتذرا
نادما منكسرا مستقيلا مستغفرا منيبا مقرا مذعنا معترفا لا اجد مفرا
مما كان مني ولا مفزعا اتوجه اليه في امري غير قبولك عذري
وادخالك اياي في سعة من رحمتك اللهم فاقبل عذري وارحم شدة
ضري وفكني من شد وثاقي يا رب ارحم ضعف بدني ورقة جلدي ودقة عظمي
يا من بدأ خلقي وذكري وتربيتي وبري وتغذيتي هبني لابتداء كرمك
وسالف برك بي يا الهي وسيدي اتراك معذبي بنارك بعد توحيدك
وبعد ما انطوى عليه قلبي من معرفتك ولهج به لساني من ذكرك واعتقده
ضميري من حبك وبعد صدق اعترافي ودعائي خاضعا لربوبيتك هيهات
انت اكرم من ان تضيع من ربيته او تبعد من ادنيته او تشرد من
آويته او تسلم الى البلاء من كفيته ورحمته وليت شعري يا سيدي
والهي ومولاي اتسلط النار على وجوه خرت لعظمتك ساجدة
وعلى السن نطقت بتوحيدك صادقة وبشكرك مادحة وعلى قلوب
اعترفت بالهيتك محققة وعلى ضمائر حوت من العلم بك حتى صارت

وعلى جوارح سعت الى اوطان تعبدك طائعة واشارت
باستغفارك مذعنة ما هكذا الظن بك ولا اخبرنا بفضلك عنك
يا كريم يا رب وانت تعلم ضعفي عن قليل من بلاء الدنيا وعقوباتها
وما يجري فيها من المكاره على اهلها على ان ذلك بلاء ومكروه قليل مكثه يسير بقاؤه
قصير مدته فكيف احتمالي لبلاء الآخرة وجليل وقوع المكاره فيها وهو بلاء تطول مدته ويدوم
مقامه ولا يخفف عن اهله لانه لا يكون الا عن غضبك وانتقامك
وسخطك وهذا ما لا تقوم له السموات والارض يا سيدي فكيف
بي وانا عبدك الضعيف الذليل الحقير المسكين المستكين يا الهي
وربي وسيدي ومولاي لاي الامور اليك اشكو ولما منها اضج
وابكي لاليم العذاب وشدته ام لطول البلاء ومدته فلئن صيرتني
في العقوبات مع اعدائك وجمعت بيني وبين اهل بلائك وفرقت
بيني وبين احبائك واوليائك فهبني يا الهي وسيدي ومولاي وربي صبرت
على عذابك فكيف اصبر على فراقك وهبني صبرت على نارك فكيف
اصبر عن النظر الى كرامتك ام كيف اسكن في النار ورجائي عفوك
فبعزتك يا سيدي ومولاي اقسم صادقا لئن تركتني ناطقا لاضجن

اليك بين اهلها ضجيج الآملين ولأصرخنّ اليك صراخ المستصرخين

ولأبكينّ عليك بكاء الفاقدين ولأنادينّك اين كنت يا ولي المؤمنين يا غاية آمال

العارفين يا غياث المستغيثين يا حبيب قلوب الصادقين ويا اله العالمين

أفتراك سبحانك يا الهي وبحمدك تسمع فيها صوت عبد مسلم سجن

فيها بمخالفته وذاق طعم عذابها بمعصيته وحبس بين اطباقها بجرمه

وجريرته وهو يضجّ اليك ضجيج مؤمّل لرحمتك ويناديك بلسان اهل

توحيدك ويتوسّل اليك بربوبيتك يا مولاي فكيف يبقى في

العذاب وهو يرجو ما سلف من حلمك ورأفتك ورحمتك ام كيف

تؤلمه النار وهو يأمل فضلك ورحمتك ام كيف يحرقه لهبها

وانت تسمع صوته وترى مكانه ام كيف يشتمل عليه زفيرها وانت

تعلم ضعفه ام كيف يتقلقل بين اطباقها وانت تعلم صدقه ام كيف

تزجره زبانيتها وهو يناديك يا ربه ام كيف يرجو فضلك في عتقه منها

فتتركه فيها هيهات ما ذلك الظنّ بك ولا المعروف من فضلك ولا

مشبه لما عاملت به الموحدين من برّك واحسانك فباليقين اقطع

لولا ما حكمت به من تعذيب جاحديك وقضيت به من اخلاد معانديك

علت النار كلها برداً وسلاماً وما كانت لأحد فيها مقراً ولا مقاماً لكنك

تقدست أسماؤك أقسمت أن تملأها من الكافرين من الجنة والناس

اجمعين وان تخلد فيها المعاندين وانت جل ثناؤك قلت مبتدئاً

وتطولت بالانعام متكرماً أفمن كان مؤمناً كمن كان فاسقاً

لا يستوون الهي وسيدي فأسألك بالقدرة التي قدرتها وبالقضية

التي حتمتها وحكمتها وغلبت من عليه اجريتها ان تهب لي في هذه الليلة

وفي هذه الساعة كل جرم اجرمته وكل ذنب اذنبته وكل قبيح

اسررته وكل جهل عملته كتمته او اعلنته اخفيته او اظهرته وكل

سيئة امرت باثباتها الكرام الكاتبين الذين وكلتهم بحفظ ما يكون

مني وجعلتهم شهوداً علي مع جوارحي وكنت انت الرقيب علي من

ورائهم والشاهد لما خفي عنهم وبرحمتك اخفيته وبفضلك سترته

وان توفر حظي من كل خير تنزله او احسان تفضله او بر تنشره

او رزق تبسطه او ذنب تغفره او خطأ تستره يا رب يا رب يا رب يا الهي

وسيدي ومولاي ومالك رقي يا من بيده ناصيتي يا عليماً بضري

ومسكنتي يا خبيراً بفقري وفاقتي يا رب يا رب يا رب اسألك بحقك

وقدسك واعظم صفاتك واسمائك ان تجعل اوقاتي في الليل
والنهار بذكرك معمورة وبخدمتك موصولة واعمالي عندك
مقبولة حتى تكون اعمالي واورادي كلها وردا واحدا وحالي
في خدمتك سرمدا يا سيدي يا من عليه معولي يا من اليه شكوت
احوالي يا رب يا رب يا رب قو على خدمتك جوارحي واشدد
على العزيمة جوانحي وهب لي الجد في خشيتك والدوام في الاتصال
بخدمتك حتى اسرح اليك في ميادين السابقين واسرع اليك في
المبادرين واشتاق الى قربك في المشتاقين وادنو منك دنو المخلصين
واخافك مخافة الموقنين واجتمع في جوارك مع المؤمنين اللهم
ومن ارادني بسوء فارده ومن كادني فكده واجعلني من احسن عبادك
نصيبا عندك واقربهم منزلة منك واخصهم زلفة لديك فانه لا ينال
ذلك الا بفضلك وجد لي بجودك واعطف علي بمجدك واحفظني برحمتك
واجعل لساني بذكرك لهجا وقلبي بحبك متيما ومن علي بحسن اجابتك
واقلني عثرتي واغفر لي زلتي فانك قضيت على عبادك بعبادتك
وامرتهم بدعائك وضمنت لهم الاجابة فاليك يا رب نصبت وجهي

وَإِلَيْكَ يَا رَبِّ مَرَدُّ بَدَنِي فَعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ لِي دُعَائِي وَبَلِّغْنِي مُنَايَ وَلَا تَقْطَعْ مِنْ فَضْلِكَ رَجَائِي وَاكْفِنِي شَرَّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ مِنْ أَعْدَائِي يَا سَرِيعَ الرِّضَا اغْفِرْ لِمَنْ لَا يَمْلِكُ إِلَّا الدُّعَاءَ فَإِنَّكَ فَعَّالٌ لِمَا تَشَاءُ يَا مَنِ اسْمُهُ دَوَاءٌ وَذِكْرُهُ شِفَاءٌ وَطَاعَتُهُ غِنًى ارْحَمْ مَنْ رَأْسُ مَالِهِ الرَّجَاءُ وَسِلَاحُهُ الْبُكَاءُ يَا سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا نُورَ الْمُسْتَوْحِشِينَ فِي الظُّلَمِ يَا عَالِمًا لَا يُعَلَّمُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى رَسُولِهِ وَالْأَئِمَّةِ الْمَيَامِينِ مِنْ آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا ازانجملہ دعای جوشن کبیر ہی کہ بیچ مصباح کفعمی کے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سی روایت کی ہی اور حضرت امام زین العابدین ع نی اپنی پدر بزرگوار امام حسین ع سی اور اونہون نی حضرت امیر ع اور حضرت امیر ع نی پیغمبر خدا صلعم سے اور پیغمبر خدا صلعم نی جبرئیل امین سی روایت کی ہی اور [illegible] ل [illegible] بی حد و بیشمار اوس روایت مین پڑہنی والیکی لیی اور ہمراہ رکہنے [illegible] لکہی ہین کہ یہ رسالہ کسیطرح اوسکی گنجایش نہین رکہتا مگر واسطی ترغیب مومنین کے بعض اسناد اوس دعائی جلیل القدر کے اس مقام مین بیان کیی جاتی ہین چنانچہ صاحب تحفۃ النجاۃ عباسی نے اسطرح اسناد اس دعا کی بیان کی ہی کہ روایت کی ہی جناب سید الساجدین امام العابدین علیہ السلام نی اپنی پدر بزرگوار امام حسین ع سے

اور اون جناب نے علی بن ابیطالب ع سی کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے
کہ وہ جناب بعضی جنگہائی مخوف مین جوشن یعنی زرہ گران اور وزنی پہنی تہی کہ اوسکی
گرانی وزن سی صدمہ حضرت کی جسم شریف پر پہونچتا تہا پس جبرئیل امین نازل ہوئی اور
کہا یا محمد صلعم پروردگار تیری نے تجکو سلام فرمایا ہی اور ارشاد کیا ہی کہ یہ جوشن یعنی زرہ
گران اوتار ڈالو اور اس دعا کو پڑہو کہ یہ دعا امان ہی اور حفاظت مین رکہنی والی ہی
تمکو اور تمہاری امت کو پس جو کوئی کہ اس دعا کو گہر سی نکلنی کے وقت پڑہی یا اپنی پاس
رکہی حفاظت کریگا خدا اوسکی ہر بلا سی اور اپنی اوپر اوسکی حق کو لازم اور واجب کریگا
اور اوس شخص کو توفیق نیک کامونکی دیگا اور ثواب اوسکا مثل ثواب وی شخص [illegible] کے ہی
کہ جسنی چارون کتابین آسمانی پڑہی ہون اور پڑہنی والیکو عوض ہر حرف کے بہشت مین
ایک عورت اور دو گہر حقتعالی عطا کریگا اور ملیکا قاری کو ثواب حضرت ابراہیم و موسی
و عیسی ع ثواب اون گروہ بندگان خدا کا کہ جو پشت مغرب مین بیچ ایسی شہر کے رہتی ہین کہ
وہان چالیس دن تک آفتاب غروب نہین ہوتا یعنی چالیس روز کا دن ہوتا ہی اور وہ بندی
عبادت خدا مین اسقدر مشغول ہین کہ بسبب خوف خدا کی روتی روتی پوست انکی [illegible] سیدہ
ہو گئی ہین اور بقدر چشم زدن خلاف حکم خدا کی نہین کرتی اور ملیکا قاری دعا کو ثواب
ستر ہزار فرشتونکا وہ فرشتے کہ جو ہر روز داخل ہوتی ہین بیت المعمور مین اور چلی آتی ہین
اور جو فرشتی کہ ایک دفعہ ہو آئی ہین وہ پہر کبہی وہان نہین جاتی اسیطرح ستر ہزار فرشتی
روز جایا کرتی ہین اور اسیطرح چلی جائینگی قیامت تک اور ملیکا پڑہنی والیکو ثواب جمیع مومنین
اور مومنات کا جسقدر سی خدا نی اونکو پیدا کیا ہی قیامت تک اور جس گہر مین یہ دعا ہو
وہ گہر آتش زدگی سی محفوظ رہی اور چوری سی بچا رہی اور جو کوئی اسی دعا کو بہ نیت خالص [illegible]

جس چیز پر کہ چاہی خواہ صاحب جنون پر خواہ جذام و برص والی پر پڑہی بحکم خدا اوس مریض کو شفا ہیوی اور جو کوئی اپنی کفن پر اس دعا کو لکہواوی تو شرم کرتا ہی خدا میان سے کہ اوسپر عذاب کری آتش جہنم سی اور یہ دعا لکہی گئی ہی اوپر قوائم عرش کے دنیا کے خلقت سی پچاس ہزار برس قبل اور جو کوئی اس دعا کو بہ نیت خالص اول ماہ رمضان مین پڑہی خدای عزوجل شب قدر اسکو روزی کری اور پیدا کری واسطے اوسکی ستر ہزار فرشتہ کہ وہ تسبیح اور تقدیس خدا کی کرتا اور ثواب اوسکا واسطی پڑہنی والیکی لکہا جائیگا اور ہنگام خروج کے قبر سی خدا ستر ہزار فرشتے بہیجی گا ہر فرشتی کے ساتھ ایک اونٹ نور کا ہوگا کہ شکم اوس اونٹ کا مروارید سی ہوگا اور پشت اوسکی زبرجد سی اور ہاتھ اور پاؤں اوسکے یاقوت سی ہونگی اور ہر ایک اونٹ پر قبہ ہوگا نور سے کہ اوسمین چار در ہونگی اور ہر در مین پردہ سندس و استبرق بہشت کا آویزان ہوگا اور ہر قبہ مین ہزار کنیز کہ ہر ایک کے سر پر ایک تاج طلائی ہوگا اور اونکی بدن سی بوئی مشک مشام قاری دعا مین پہونچی گی اور بعد اوسکی ستر ہزار فرشتی کہ ہر فرشتی کے ہاتھ مین ایک جام ہوگا مروارید سفید کا کہ اوسمین مینی کے بیر ہوگی بہشت کے چیز و نمین سے اور اوس جام پر لکہا ہوگا لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ یہ ہدیہ ہی جانب خدای عزوجل سے واسطی فلان بن فلان کے اور ندا کریگا اوسکو خدای عزوجل کہ ای بندی میری داخل بہشت ہو بیحساب اور جو کوئی اس دعا کو رمضان المبارک مین تین مرتبہ پڑہی خدا آتش دوزخ کو اوسپر حرام کری اور بہشت کو اوسپر واجب کری اور موکل و مقرر کری واسطے اوسکی دو فرشتی کہ نگاہبانی کرین اوسکی گناہان کبیرہ سی اور وہ امان خدا مین رہی اور آپنی تمام عمر ای محمد تعلیم نکرنا اس دعا کو مگر مومن پرہیزگار کے تئین اور حضرت ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام سی روایت ہی کہ آنحضرت

فرمایا کہ وصیت کی میری باپ علی بن ابیطالب نی مجکو کہ حفاظت کرو اور تعظیم کرو اس دعا کی اور لکھو اس دعا کو میری کفن پر اور تعلیم کرو مین اس دعا کو اپنی اہل کے بیچ اور رغبت دلاؤن مین اوسکی اور اس دعا مین ہزار اسم ہیں اور اس دعا مین اسم اعظم ہی اور سو فصلین ہین کہ ہر ایک فصل مشتمل ہی اوپر دس اسمون کے اور آخر مین ہر ایک فصل کے یہ دعا پڑھنا چاہیے

فقرہ اولی

**فصل اول** یا رب سبحانک یا لا الہ الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار یا رب

اللّٰھم انی اسئلک باسمک یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا کریم یا مقیم یا عظیم یا قدیم یا علیم یا حلیم یا حکیم **فصل دوم** یا سید السادات یا مجیب الدعوات یا رافع الدرجات یا ولی الحسنات یا غافر الخطیئات یا معطی المسئلات یا قابل التوبات یا سامع الاصوات یا عالم الخفیات یا دافع البلیات **فصل سوم** یا خیر الغافرین یا خیر الفاتحین یا خیر الناصرین یا خیر الحاکمین یا خیر الرازقین یا خیر الوارثین یا خیر الحامدین یا خیر الذاکرین یا خیر المنزلین یا خیر المحسنین **فصل چہارم** یا من لہ العزۃ والجمال یا من لہ القدرۃ والکمال یا من لہ الملک والجلال یا من ھو الکبیر المتعال یا منشئ السحاب الثقال یا من ھو شدید المحال یا من ھو سریع الحساب یا من ھو شدید العقاب یا من ھو عندہ حسن الثواب یا من ھو عندہ ام الکتاب **فصل پنجم** اللّٰھم

فرمایا کہ وصیت کی میری بابت علی بن ابی طالب کی مجکو کہ حفاظت کرو اور تعظیم کرو اس دعا کی

اور لکھو اس دعا کو میری کفن پر اور تعلیم کرو مین اس دعا کو اپنی اہل کے سین اور رغبت

دلاؤ مین اوسکی اور اس دعا مین ہزار اسم ہیں اور اس دعا مین اسم اعظم ہی اور سو

فصلین ہین کہ ہر ایک فصل مشتمل ہی اوپر دس اسمون کے اور آخر مین ہر ایک فصل کے یہ دعا پڑہنا چاہیے

سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ **فصل اول** — فقرہ اولی

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا مُقِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا قَدِيْمُ

يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا حَكِيْمُ **فصل دوم** يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ

يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا غَافِرَ الْخَطِيْئَاتِ يَا مُعْطِيَ الْمَسْئَلَاتِ

يَا قَابِلَ التَّوْبَاتِ يَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ يَا عَالِمَ الْخَفِيَّاتِ يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ

**فصل سوم** يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ يَا خَيْرَ الْفَاتِحِيْنَ يَا خَيْرَ النَّاصِرِيْنَ يَا خَيْرَ الْحَاكِمِيْنَ يَا خَيْرَ الرَّازِقِيْنَ يَا

خَيْرَ الْوَارِثِيْنَ يَا خَيْرَ الْحَامِدِيْنَ يَا خَيْرَ الذَّاكِرِيْنَ يَا خَيْرَ الْمُنْزِلِيْنَ يَا خَيْرَ

الْمُحْسِنِيْنَ **فصل چہارم** يَا مَنْ لَهُ الْعِزَّةُ وَالْجَمَالُ يَا مَنْ لَهُ الْقُدْرَةُ

وَالْكَمَالُ يَا مَنْ لَهُ الْمُلْكُ وَالْجَلَالُ يَا مَنْ هُوَ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ يَا مُنْشِئَ السَّحَابِ

الثِّقَالِ يَا مَنْ هُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ يَا مَنْ هُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ يَا مَنْ هُوَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

يَا مَنْ هُوَ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ يَا مَنْ هُوَ عِنْدَهُ اُمُّ الْكِتَابِ **فصل پنجم** اَللّٰهُمَّ

كُلِّ مَكْرُوبٍ يَا فَارِجَ كُلِّ مَهْمُومٍ يَا رَاحِمَ كُلِّ مَرْحُومٍ يَا نَاصِرَ كُلِّ مَخْذُولٍ يَا سَاتِرَ

كُلِّ مَعْيُوبٍ يَا مَلْجَأَ كُلِّ مَطْرُودٍ **فصل يازدهم** يَا عُدَّتِي عِنْدَ شِدَّتِي

يَا رَجَائِي عِنْدَ مُصِيبَتِي يَا مُونِسِي عِنْدَ وَحْشَتِي يَا صَاحِبِي عِنْدَ غُرْبَتِي

يَا وَلِيِّي عِنْدَ نِعْمَتِي يَا غِيَاثِي عِنْدَ كُرْبَتِي يَا دَلِيلِي عِنْدَ حَيْرَتِي يَا غَنَائِي

عِنْدَ افْتِقَارِي يَا مَلْجَئِي عِنْدَ اضْطِرَارِي يَا مُعِينِي عِنْدَ مَفْزَعِي

**فصل دوازدهم** يَا عَلَّامَ الْغُيُوبِ يَا غَفَّارَ الذُّنُوبِ يَا سَتَّارَ الْعُيُوبِ

يَا كَاشِفَ الْكُرُوبِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ يَا طَبِيبَ الْقُلُوبِ يَا مُنَوِّرَ الْقُلُوبِ

يَا أَنِيسَ الْقُلُوبِ يَا مُفَرِّجَ الْهُمُومِ يَا مُنَفِّسَ الْغُمُومِ **فصل سيزدهم** اَللّٰهُمَّ

إِنِّي أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا جَلِيلُ يَا جَمِيلُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ يَا دَلِيلُ يَا قَبِيلُ

يَا مُدِيلُ يَا مُنِيلُ يَا مُقِيلُ يَا مُحِيلُ **فصل چهاردهم** يَا دَلِيلَ الْمُتَحَيِّرِينَ يَا غِيَاثَ

الْمُسْتَغِيثِينَ يَا صَرِيخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ

يَا عَوْنَ الْمُؤْمِنِينَ يَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينِ يَا مَلْجَأَ الْعَاصِينَ يَا غَافِرَ الْمُذْنِبِينَ

يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ **فصل پانزدهم** يَا ذَا الْجُودِ وَالْإِحْسَانِ يَا

ذَا الْفَضْلِ وَالْاِمْتِنَانِ يَا ذَا الْأَمْنِ وَالْأَمَانِ يَا ذَا الْقُدْسِ وَالسُّبْحَانِ

يَا ذَا الْحِكْمَةِ وَالْبَيَانِ يَا ذَا الرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ يَا ذَا الْحُجَّةِ وَالْبُرْهَانِ يَا ذَا الْعَظَمَةِ

وَالسُّلْطَانِ يَا ذَا الرَّأْفَةِ وَالْمُسْتَعَانِ يَا ذَا الْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ **فصل شانزدهم**

يَا مَنْ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ إِلٰهُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ

صَانِعُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ

فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ عَالِمٌ بِكُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ قَادِرٌ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

يَا مَنْ هُوَ يَبْقَىٰ وَيَفْنَىٰ كُلُّ شَيْءٍ **فصل هفدهم** اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ

يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا مُكَوِّنُ يَا مُلَقِّنُ يَا مُبَيِّنُ يَا مُهَوِّنُ يَا مُمَكِّنُ يَا مُزَيِّنُ

يَا مُعْلِنُ يَا مُقَسِّمُ **فصل هجدهم** يَا مَنْ هُوَ فِي مُلْكِهِ مُقِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي

سُلْطَانِهِ قَدِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي جَلَالِهِ عَظِيمٌ يَا مَنْ هُوَ عَلَىٰ عِبَادِهِ رَحِيمٌ

يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ عَصَاهُ حَلِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ رَجَاهُ

كَرِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي صُنْعِهِ حَكِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي حِكْمَتِهِ لَطِيفٌ يَا مَنْ هُوَ

فِي لُطْفِهِ قَدِيمٌ **فصل نوزدهم** يَا مَنْ لَا يُرْجَىٰ إِلَّا فَضْلُهُ يَا مَنْ لَا يُسْأَلُ

إِلَّا عَفْوُهُ يَا مَنْ لَا يُنْظَرُ إِلَّا بِرُّهُ يَا مَنْ لَا يُخَافُ إِلَّا عَدْلُهُ يَا مَنْ لَا يَدُومُ

إِلَّا مُلْكُهُ يَا مَنْ لَا سُلْطَانَ إِلَّا سُلْطَانُهُ يَا مَنْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ

يَا مَنْ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ يَا مَنْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمُهُ يَا مَنْ لَيْسَ أَحَدٌ مِثْلَهُ

**فصل بيستم** يَا فَارِجَ الْهَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ يَا غَافِرَ الذَّنْبِ يَا قَابِلَ التَّوْبِ

يا خالق الخلق يا صادق الوعد يا موفي العهد يا عالم السرّ يا فالق الحبّ

يا رازق الانام **فصل بيست و يكم** اللّهمّ انّي اسئلك باسمك يا عليّ

يا وفيّ يا غنيّ يا مليّ يا حفيّ يا رضيّ يا زكيّ يا بديّ يا قويّ يا وليّ

**فصل بيست و دوم** يا من اظهر الجميل يا من ستر القبيح يا من لم يؤاخذ

بالجريرة يا من لم يهتك السّتر يا عظيم العفو يا حسن التّجاوز يا واسع

المغفرة يا باسط اليدين بالرّحمة يا صاحب كلّ نجوى يا منتهى كلّ شكوى

**فصل بيست و سوم** يا ذا النّعمة السّابغة يا ذا الرّحمة الواسعة يا

ذا المنّة السّابقة يا ذا الحكمة البالغة يا ذا القدرة الكاملة يا ذا الحجّة

القاطعة يا ذا الكرامة الظّاهرة يا ذا العزّة الدّائمة يا ذا القوّة المتينة

يا ذا العظمة المنيعة **فصل بيست و چهارم** يا بديع السّموات يا جاعل الظّلمات

يا راحم العبرات يا مقيل العثرات يا ساتر العورات يا محيي الاموات

يا منزل الآيات يا مضعّف الحسنات يا ماحي السّيّئات يا شديد

النّقمات **فصل بيست و پنجم** اللّهمّ انّي اسئلك باسمك يا مصوّر يا مقدّر

يا مدبّر يا مطهّر يا منوّر يا ميسّر يا مبشّر يا منذر يا مقدّم يا مؤخّر

**فصل بيست و ششم** يا ربّ البيت الحرام يا ربّ الشّهر الحرام يا ربّ البلد الحرام

يا ربّ الركن والمقام يا ربّ المشعر الحرام يا ربّ المسجد الحرام يا ربّ
الحلّ والحرام يا ربّ النور والظلام يا ربّ التحيّة والسلام يا ربّ
القدرة في الأنام فصل بیست وهفتم يا أحكم الحاكمين يا أعدل العادلين
يا أصدق الصادقين يا أطهر الطاهرين يا أحسن الخالقين يا أسرع
الحاسبين يا أسمع السامعين يا أبصر الناظرين يا أشفع الشافعين
يا أكرم الأكرمين فصل بیست وهشتم يا عماد من لا عماد له يا سند من
لا سند له يا ذخر من لا ذخر له يا حرز من لا حرز له يا غياث
من لا غياث له يا فخر من لا فخر له يا عزّ من لا عزّ له يا معين
من لا معين له يا أنيس من لا أنيس له يا أمان من لا أمان له
فصل بیست ونهم اللّهمّ إنّي أسألك باسمك يا عاصم يا قائم يا دائم
يا راحم يا سالم يا حاكم يا عالم يا قاسم يا قابض يا باسط فصل
سی ام يا عاصم من استعصمه يا راحم من استرحمه يا غافر من استغفره
يا ناصر من استنصره يا حافظ من استحفظه يا مكرم من استكرمه
يا مرشد من استرشده يا صريخ من استصرخه يا معين من استعانه
يا مغيث من استغاثه فصل سی ویکم يا عزيزاً لا يضام يا لطيفاً لا يرام يا قيّوماً

لا يَنامُ يا دائِماً لا يَفُوتُ يا حَيّاً لا يَمُوتُ يا مَلِكاً لا يَزُولُ يا باقِياً
لا يَفْنى يا عالِماً لا يَجْهَلُ يا صَمَداً لا يُطْعَمُ يا قَوِيّاً لا يَضْعُفُ فصل سی و
دوم اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ يا اَحَدُ يا واحِدُ يا شاهِدُ يا ماجِدُ
يا حامِدُ يا راشِدُ يا باعِثُ يا وارِثُ يا ضارُّ يا نافِعُ فصل سی و سوم
يا اَعْظَمَ مِنْ كُلِّ عَظيمٍ يا اَكْرَمَ مِنْ كُلِّ كَريمٍ يا اَرْحَمَ مِنْ كُلِّ رَحيمٍ
يا اَعْلَمَ مِنْ كُلِّ عَليمٍ يا اَحْكَمَ مِنْ كُلِّ حَكيمٍ يا اَقْدَمَ مِنْ كُلِّ قَديمٍ يا اَكْبَرَ
مِنْ كُلِّ كَبيرٍ يا اَلْطَفَ مِنْ كُلِّ لَطيفٍ يا اَجَلَّ مِنْ كُلِّ جَليلٍ يا اَعَزَّ
مِنْ كُلِّ عَزيزٍ فصل سی و چهارم يا كَريمَ الصَّفْحِ يا عَظيمَ الْمَنِّ يا كَثيرَ
الْخَيْرِ يا قَديمَ الْفَضْلِ يا دائِمَ اللُّطْفِ يا لَطيفَ الصُّنْعِ يا مُنَفِّسَ الْكَرْبِ
يا كاشِفَ الضُّرِّ يا مالِكَ الْمُلْكِ يا قاضِيَ الْحَقِّ فصل سی و پنجم يا مَنْ هُوَ في
عَهْدِهِ وَفِيٌّ يا مَنْ هُوَ في وَفائِهِ قَوِيٌّ يا مَنْ هُوَ في قُوَّتِهِ عَلِيٌّ يا مَنْ هُوَ
في عُلُوِّهِ قَريبٌ يا مَنْ هُوَ في قُرْبِهِ لَطيفٌ يا مَنْ هُوَ في لُطْفِهِ شَريفٌ
يا مَنْ هُوَ في شَرَفِهِ عَزيزٌ يا مَنْ هُوَ في عِزِّهِ عَظيمٌ يا مَنْ هُوَ في عَظَمَتِهِ
مَجيدٌ يا مَنْ هُوَ في مَجْدِهِ حَميدٌ فصل سی و ششم اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ
بِاسْمِكَ يا كافي يا شافي يا وافي يا مُعافي يا هادي يا داعي يا قاضي يا راضي

يَا عَالِي يَا بَاقِي فصل شصت و هفتم يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ خَاضِعٌ لَهُ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ خَاشِعٌ لَهُ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ كَائِنٌ لَهُ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ مَوْجُودٌ بِهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ مُنِيبٌ إِلَيْهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ خَائِفٌ مِنْهُ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ قَائِمٌ بِهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ صَائِرٌ إِلَيْهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ فصل شصت و هشتم يَا مَنْ لَا مَفَرَّ إِلَّا إِلَيْهِ يَا مَنْ لَا مَفْزَعَ إِلَّا إِلَيْهِ يَا مَنْ لَا مَقْصَدَ إِلَّا إِلَيْهِ يَا مَنْ لَا مَنْجَى مِنْهُ إِلَّا إِلَيْهِ يَا مَنْ لَا يُرْغَبُ إِلَّا إِلَيْهِ يَا مَنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ يَا مَنْ لَا يُسْتَعَانُ إِلَّا بِهِ يَا مَنْ لَا يُتَوَكَّلُ إِلَّا عَلَيْهِ يَا مَنْ لَا يُرْجَى إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُعْبَدُ إِلَّا إِيَّاهُ فصل شصت و نهم يَا خَيْرَ الْمَرْهُوبِينَ يَا خَيْرَ الْمَرْغُوبِينَ يَا خَيْرَ الْمَطْلُوبِينَ يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ يَا خَيْرَ الْمَقْصُودِينَ يَا خَيْرَ الْمَذْكُورِينَ يَا خَيْرَ الْمَشْكُورِينَ يَا خَيْرَ الْمَحْبُوبِينَ يَا خَيْرَ الْمَدْعُوِّينَ يَا خَيْرَ الْمُسْتَأْنِسِينَ فصل هفتادم اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا غَافِرُ يَا سَاتِرُ يَا قَادِرُ يَا قَاهِرُ يَا فَاطِرُ يَا كَاسِرُ يَا جَابِرُ يَا ذَاكِرُ يَا نَاظِرُ يَا نَاصِرُ فصل هفتاد و یکم يَا مَنْ خَلَقَ فَسَوَّى يَا مَنْ قَدَّرَ فَهَدَى يَا مَنْ يَكْشِفُ الْبَلْوَى يَا مَنْ يَسْمَعُ النَّجْوَى يَا مَنْ يُنْقِذُ الْغَرْقَى يَا مَنْ يُنْجِي الْهَلْكَى يَا مَنْ يَشْفِي الْمَرْضَى يَا مَنْ أَضْحَكَ وَأَبْكَى يَا مَنْ أَمَاتَ وَأَحْيَى يَا مَنْ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى فصل هفتاد و دوم يَا مَنْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ سَبِيلُهُ يَا مَنْ

فِی الْآفاقِ آیاتُهُ یا مَنْ فِی الْآیاتِ بُرْهانُهُ یا مَنْ فِی الْمَماتِ قُدْرَتُهُ یا مَنْ
فِی الْقُبُورِ عِبْرَتُهُ یا مَنْ فِی الْقِیٰمَةِ مُلْکُهُ یا مَنْ فِی الْحِسابِ هَیْبَتُهُ یا مَنْ فِی
الْمیزانِ قَضاؤُهُ یا مَنْ فِی الْجَنَّةِ ثَوابُهُ یا مَنْ فِی النّارِ عِقابُهُ **فصل چهل و
سوم** یا مَنْ اِلَیْهِ یَهْرَبُ الْخائِفُونَ یا مَنْ اِلَیْهِ یَفْزَعُ الْمُذْنِبُونَ یا مَنْ
اِلَیْهِ یَقْصِدُ الْمُنیبُونَ یا مَنْ اِلَیْهِ یَرْغَبُ الزّاهِدُونَ یا مَنْ اِلَیْهِ یَلْجَأُ
الْمُتَحَیِّرُونَ یا مَنْ بِهِ یَسْتَأْنِسُ الْمُریدُونَ یا مَنْ بِهِ یَفْتَخِرُ الْمُحِبُّونَ یا مَنْ فی عَفْوِهِ یَطْمَعُ
الْخاطِئُونَ یا مَنْ اِلَیْهِ یَسْکُنُ الْمُوقِنُونَ یا مَنْ عَلَیْهِ یَتَوَکَّلُ الْمُتَوَکِّلُونَ
**فصل چهل و چهارم** اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ یا حَبیبُ یا طَبیبُ یا قَریبُ
یا رَقیبُ یا حَسیبُ یا مُهیبُ یا مُثیبُ یا مُجیبُ یا خَبیرُ یا بَصیرُ **فصل چهل
و پنجم** یا اَقْرَبَ مِنْ کُلِّ قَریبٍ یا اَحَبَّ مِنْ کُلِّ حَبیبٍ یا اَبْصَرَ مِنْ کُلِّ
بَصیرٍ یا اَخْبَرَ مِنْ کُلِّ خَبیرٍ یا اَشْرَفَ مِنْ کُلِّ شَریفٍ یا اَرْفَعَ مِنْ
کُلِّ رَفیعٍ یا اَقْوی مِنْ کُلِّ قَوِیٍّ یا اَغْنی مِنْ کُلِّ غَنِیٍّ یا اَجْوَدَ مِنْ کُلِّ جَوادٍ
یا اَرْأَفَ مِنْ کُلِّ رَؤُفٍ **فصل چهل و ششم** یا غالِباً غَیْرَ
مَغْلُوبٍ یا صانِعاً غَیْرَ مَصْنُوعٍ یا خالِقاً غَیْرَ مَخْلُوقٍ یا مالِکاً
غَیْرَ مَمْلُوکٍ یا قاهِراً غَیْرَ مَقْهُورٍ یا رافِعاً غَیْرَ مَرْفُوعٍ یا حافِظاً غَیْرَ

محفوظ يا ناصراً غير منصور يا شاهداً غير غائب يا قريباً غير بعيد **فصل چهل**
**و هشتم** يا نور النور يا منور النور يا خالق النور يا مدبر النور يا مقدر النور
يا نور كل نور يا نوراً قبل كل نور يا نوراً بعد كل نور يا نوراً فوق كل
نور يا نوراً ليس كمثله نور **فصل چهل و نهم** يا من عطاؤه شريف يا من
فعله لطيف يا من لطفه مقيم يا من احسانه قديم يا من قوله حق يا من
وعده صدق يا من عفوه فضل يا من عذابه عدل يا من ذكره حلو
يا من فضله عميم **فصل پنجاهم** اللهم اني اسألك باسمك يا مسهل يا مفصل
يا مبدل يا مذلل يا منزل يا منول يا مفضل يا مجزل يا ممهل يا مجمل
**فصل پنجاه و یکم** يا من يرى ولا يرى يا من يخلق ولا يخلق يا من يهدي
ولا يهدى يا من يحيي ولا يحيى يا من يسأل ولا يسأل يا من يطعم
ولا يطعم يا من يجير ولا يجار عليه يا من يقضي ولا يقضى عليه يا من
يحكم ولا يحكم عليه يا من لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً احد **فصل**
**پنجاه و دوم** يا نعم الحسيب يا نعم الطبيب يا نعم الرقيب يا نعم القريب
يا نعم المجيب يا نعم الحبيب يا نعم الكفيل يا نعم الوكيل يا نعم المولى
يا نعم النصير **فصل پنجاه و سوم** يا سرور العارفين يا منى المحبين يا انيس

المريدين يا حبيب التوابين يا رازق المقلين يا رجاء المذنبين يا قرة عين
العابدين يا منفس عن المكروبين يا مفرج عن المغمومين يا اله الاولين
والآخرين **فصل پنجاه وسوم** اللهم اني اسئلك باسمك يا ربنا يا الهنا يا سيدنا
يا مولانا يا ناصرنا يا حافظنا يا دليلنا يا معيننا يا حبيبنا يا طبيبنا **فصل
پنجاه و چهارم** يا رب النبيين والابرار يا رب الصديقين والاخيار يا
رب الجنة والنار يا رب الصغار والكبار يا رب الحبوب والثمار يا رب الانهار
والاشجار يا رب الصحاري والقفار يا رب البراري والبحار يا رب الليل
والنهار يا رب الاعلان والاسرار **فصل پنجاه و پنجم** يا من نفذ في كل شيء امره
يا من لحق بكل شيء علمه يا من بلغت الى كل شيء قدرته يا من لا تحصي
العباد نعمه يا من لا تبلغ الخلائق شكره يا من لا تدرك الافهام جلاله
يا من لا تنال الاوهام كنهه يا من العظمة والكبرياء رداؤه يا من لا ترد
العباد قضاؤه يا من لا ملك الا ملكه يا من لا عطاء الا عطاؤه
**فصل پنجاه و ششم** يا من له المثل الاعلى يا من له الصفات العليا يا من له
الآخرة والاولى يا من له الجنة المأوى يا من له الآيات الكبرى يا من له
الاسماء الحسنى يا من له الحكم والقضاء يا من له الهواء والفضاء يا من له

الْعَرْشِ وَالثَّرٰى يَا مَنْ لَهُ السَّمٰوٰتُ الْعُلٰى **فصل پنجاه و ششم** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
بِاسْمِكَ يَا عَفُوُّ يَا غَفُوْرُ يَا صَبُوْرُ يَا شَكُوْرُ يَا رَؤُفُ يَا عَطُوْفُ يَا مَسْئُوْلُ
يَا وَدُوْدُ يَا سُبُّوْحُ يَا قُدُّوْسُ **فصل پنجاه و هفتم** يَا مَنْ فِي السَّمَاءِ عَظَمَتُهُ
يَا مَنْ فِي الْاَرْضِ اٰيَاتُهُ يَا مَنْ فِي كُلِّ شَيْءٍ دَلَائِلُهُ يَا مَنْ فِي الْبِحَارِ عَجَائِبُهُ يَا مَنْ فِي
الْجِبَالِ خَزَائِنُهُ يَا مَنْ يَبْدَءُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهُ يَا مَنْ اِلَيْهِ يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهُ يَا
مَنْ اَظْهَرَ فِي كُلِّ شَيْءٍ لُطْفَهُ يَا مَنْ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ يَا مَنْ تَصَرَّفَ
فِي الْخَلَائِقِ قُدْرَتُهُ **فصل پنجاه و هشتم** يَا حَبِيْبَ مَنْ لَا حَبِيْبَ لَهُ يَا طَبِيْبَ
مَنْ لَا طَبِيْبَ لَهُ يَا مُجِيْبَ مَنْ لَا مُجِيْبَ لَهُ يَا شَفِيْقَ مَنْ لَا شَفِيْقَ لَهُ يَا رَفِيْقَ
مَنْ لَا رَفِيْقَ لَهُ يَا مُغِيْثَ مَنْ لَا مُغِيْثَ لَهُ يَا دَلِيْلَ مَنْ لَا دَلِيْلَ لَهُ يَا
اَنِيْسَ مَنْ لَا اَنِيْسَ لَهُ يَا رَاحِمَ مَنْ لَا رَاحِمَ لَهُ يَا صَاحِبَ مَنْ لَا صَاحِبَ
لَهُ **فصل پنجاه و نهم** يَا كَافِيَ مَنِ اسْتَكْفَاهُ يَا هَادِيَ مَنِ اسْتَهْدَاهُ يَا كَالِيَ مَنِ
اسْتَكْلَاهُ يَا رَاعِيَ مَنِ اسْتَرْعَاهُ يَا شَافِيَ مَنِ اسْتَشْفَاهُ يَا قَاضِيَ مَنِ
اسْتَقْضَاهُ يَا مُغْنِيَ مَنِ اسْتَغْنَاهُ يَا مُوْفِيَ مَنِ اسْتَوْفَاهُ يَا مُقَوِّيَ مَنِ
اسْتَقْوَاهُ يَا وَلِيَّ مَنِ اسْتَوْلَاهُ **فصل شصتم** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
بِاسْمِكَ يَا خَالِقُ يَا رَازِقُ يَا نَاطِقُ يَا صَادِقُ يَا فَالِقُ يَا فَارِقُ يَا فَاتِقُ يَا

بارئ يا سابق يا سامق **فصل شصت و دوم** يا من يقلب الليل والنهار

خلق

يا من جعل الظلمات والانوار يا من جعل الظل والحرور يا من سخر الشمس

والقمر يا من قدر الخير والشر يا من خلق الموت والحيوة يا من له الخلق

والامر يا من لم يتخذ صاحبة ولا ولدا يا من ليس له شريك في

الملك يا من لم يكن له ولي من الذل **فصل شصت و سوم** يا من يعلم

مراد المريدين يا من يعلم ضمير الصامتين يا من يسمع انين الواهين

يا من يرى بكاء الخائفين يا من يملك حوائج السائلين يا من يقبل عذر

اعمال

التائبين يا من لا يصلح عمل المفسدين يا من لا يضيع اجر المحسنين يا

من لا يبعد عن قلوب العارفين يا اجود الاجودين **فصل شصت و چهارم**

يا دائم البقاء يا سامع الدعاء يا واسع العطاء يا غافر الخطاء يا بديع السماء

يا حسن البلاء يا جميل الثناء يا قديم السناء يا كثير الوفاء يا شريف الجزاء

**فصل شصت و پنجم** اللهم اني اسالك باسمك يا ستار يا غفار يا قهار يا جبار

يا صبار يا بار يا مختار يا فتاح يا نفاح يا مرتاح **فصل شصت و ششم** يا من خلقني

وسواني يا من رزقني ورباني يا من اطعمني وسقاني يا من قربني وادناني

يا من عصمني وكفاني يا من حفظني وكلاني يا من اعزني واغناني يا من

وَفَّقَنِي وَهَدَانِي يَا مَنْ آنَسَنِي وَآوَانِي يَا مَنْ أَمَاتَنِي وَأَحْيَانِي **فصل شصت**
**و یکم** يَا مَنْ يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ يَا مَنْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ يَا مَنْ يَحُولُ
بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ يَا مَنْ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَا مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ
عَنْ سَبِيلِهِ يَا مَنْ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ يَا مَنْ لَا رَادَّ لِقَضَائِهِ يَا مَنِ انْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ
لِأَمْرِهِ يَا مَنِ السَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ يَا مَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا
بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ **فصل شصت و دوم** يَا مَنْ جَعَلَ الْأَرْضَ مِهَادًا يَا مَنْ
جَعَلَ الْجِبَالَ أَوْتَادًا يَا مَنْ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا يَا مَنْ جَعَلَ الْقَمَرَ نُورًا
يَا مَنْ جَعَلَ اللَّيْلَ لِبَاسًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّهَارَ مَعَاشًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّوْمَ سُبَاتًا
يَا مَنْ جَعَلَ السَّمَاءَ بِنَاءً يَا مَنْ جَعَلَ الْأَشْيَاءَ أَزْوَاجًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّارَ مِرْصَادًا
**فصل شصت و سوم** اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا سَمِيعُ يَا شَفِيعُ يَا رَفِيعُ يَا
مَنِيعُ يَا سَرِيعُ يَا بَدِيعُ يَا كَبِيرُ يَا قَدِيرُ يَا خَبِيرُ يَا مُجِيرُ **فصل شصت و چهارم** يَا حَيًّا قَبْلَ
كُلِّ حَيٍّ يَا حَيًّا بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ حَيٌّ يَا حَيُّ الَّذِي لَا يُشَارِكُهُ
حَيٌّ يَا حَيُّ الَّذِي لَا يَحْتَاجُ إِلَى حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي يُمِيتُ كُلَّ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي يَرْزُقُ
كُلَّ حَيٍّ يَا حَيًّا لَمْ يَرِثِ الْحَيٰوةَ مِنْ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتٰى يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ لَا
تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ **فصل شصت و پنجم** يَا مَنْ لَهُ ذِكْرٌ لَا يُنْسٰى يَا مَنْ لَهُ نُورٌ

لا يُطفى يا مَن لَهُ نِعَمٌ لا تُعَدُّ يا مَن لَهُ مُلكٌ لا يَزُولُ يا مَن لَهُ ثَناءٌ لا يُحصى يا مَن
لَهُ جَلالٌ لا يُكَيَّفُ يا مَن لَهُ كَمالٌ لا يُدرَكُ يا مَن لَهُ قَضاءٌ لا يُرَدُّ يا مَن لَهُ
صِفاتٌ لا تُبَدَّلُ يا مَن لَهُ نُعُوتٌ لا تُغَيَّرُ **فصل بیست و دوم** یا رَبَّ
العالَمِينَ يا مالِكَ يَومِ الدِّينِ يا غايَةَ الطّالِبِينَ يا ظَهرَ اللّاجِينَ يا مُدرِكَ
الهارِبِينَ يا مَن يُحِبُّ الصّابِرِينَ يا مَن يُحِبُّ التَّوّابِينَ يا مَن يُحِبُّ المُتَطَهِّرِينَ
يا مَن يُحِبُّ المُحسِنِينَ يا مَن هُوَ أَعلَمُ بِالمُهتَدِينَ **فصل بیست و سوم**
اللّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ بِاسمِكَ يا شَفِيقُ يا رَفِيقُ يا حَفِيظُ يا مُحِيطُ يا مُقِيتُ
يا مُغِيثُ يا مُعِزُّ يا مُذِلُّ يا مُبدِئُ يا مُعِيدُ **فصل بیست و چهارم** یا مَن
هُوَ أَحَدٌ بِلا ضِدٍّ يا مَن هُوَ فَردٌ بِلا نِدٍّ يا مَن هُوَ صَمَدٌ بِلا عَيبٍ يا مَن هُوَ
وِترٌ بِلا كَيفٍ يا مَن هُوَ قاضٍ بِلا حَيفٍ يا مَن هُوَ رَبٌّ بِلا وَزِيرٍ يا مَن هُوَ
عَزِيزٌ بِلا ذُلٍّ يا مَن هُوَ غَنِيٌّ بِلا فَقرٍ يا مَن هُوَ مَلِكٌ بِلا عَزلٍ يا مَن هُوَ
مَوصُوفٌ بِلا شَبِيهٍ **فصل بیست و پنجم** یا مَن ذِكرُهُ شَرَفٌ لِلذّاكِرِينَ - شَبِيهٍ
يا مَن شُكرُهُ فَوزٌ لِلشّاكِرِينَ يا مَن حَمدُهُ عِزٌّ لِلحامِدِينَ يا مَن طاعَتُهُ
نَجاةٌ لِلمُطِيعِينَ يا مَن بابُهُ مَفتُوحٌ لِلطّالِبِينَ يا مَن سَبِيلُهُ واضِحٌ لِلمُنِيبِينَ
يا مَن آياتُهُ بُرهانٌ لِلنّاظِرِينَ يا مَن كِتابُهُ تَذكِرَةٌ لِلمُتَّقِينَ يا مَن رِزقُهُ

عُمُومٌ لِلطَّائِعِينَ وَالْعَاصِينَ يَا مَنْ رَحْمَتُهُ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ **فصل هفتاد**
**وششم** يَا مَنْ تَبَارَكَ اسْمُهُ يَا مَنْ تَعَالَىٰ جَدُّهُ يَا مَنْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ يَا مَنْ جَلَّ ثَنَاؤُهُ
يَا مَنْ تَقَدَّسَ أَسْمَاؤُهُ يَا مَنْ يَدُومُ بَقَاؤُهُ يَا مَنِ الْعَظَمَةُ بَهَاؤُهُ يَا
مَنِ الْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ يَا مَنْ لَا تُحْصَىٰ آلَاؤُهُ يَا مَنْ لَا تُعَدُّ نَعْمَاؤُهُ **فصل هفتاد**
**وهفتم** اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُعِينُ يَا أَمِينُ يَا مُبِينُ يَا مَتِينُ يَا مَكِينُ
يَا رَشِيدُ يَا حَمِيدُ يَا مَجِيدُ يَا شَدِيدُ يَا شَهِيدُ **فصل هفتاد وهشتم** يَا ذَا
الْعَرْشِ الْمَجِيدِ يَا ذَا الْقَوْلِ السَّدِيدِ يَا ذَا الْفِعْلِ الرَّشِيدِ يَا ذَا الْبَطْشِ
الشَّدِيدِ يَا ذَا الْوَعْدِ وَالْوَعِيدِ يَا مَنْ هُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ يَا مَنْ هُوَ فَعَّالٌ
لِمَا يُرِيدُ يَا مَنْ هُوَ قَرِيبٌ غَيْرُ بَعِيدٍ يَا مَنْ هُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ يَا مَنْ هُوَ
لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ **فصل هفتاد ونهم** يَا مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَزِيرَ يَا
لَا شَبِيهَ لَهُ وَلَا نَظِيرَ يَا خَالِقَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِيرِ يَا مُغْنِيَ الْبَائِسِ
الْفَقِيرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا رَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ يَا جَابِرَ الْعَظْمِ
الْكَسِيرِ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ هُوَ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ يَا مَنْ
هُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ **فصل هشتادم** يَا ذَا الْجُودِ وَالنِّعَمِ يَا ذَا الْفَضْلِ
وَالْكَرَمِ يَا خَالِقَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ يَا بَارِئَ الذَّرِّ وَالنَّسَمِ يَا ذَا الْبَأْسِ وَالنِّقَمِ

يا مُلهِمَ العَرَبِ وَالعَجَمِ يا كاشِفَ الضُّرِّ وَالأَلَمِ يا عالِمَ السِّرِّ وَالهِمَمِ يا رَبَّ
البَيتِ وَالحَرَمِ يا مَن خَلَقَ الأَشياءَ مِنَ العَدَمِ **فصل بیست و یکم** اللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسأَلُكَ بِاسمِكَ يا فاعِلُ يا جاعِلُ يا قابِلُ يا كامِلُ يا فاضِلُ يا فاصِلُ
يا عادِلُ يا غالِبُ يا طالِبُ يا واهِبُ **فصل بیست و دوم** يا مَن أَنعَمَ
بِطَولِهِ يا مَن أَكرَمَ بِجودِهِ يا مَن جادَ بِلُطفِهِ يا مَن تَعَزَّزَ بِقُدرَتِهِ يا
مَن قَدَّرَ بِحِكمَتِهِ يا مَن حَكَمَ بِتَدبيرِهِ يا مَن دَبَّرَ بِعِلمِهِ يا مَن تَجاوَزَ
بِحِلمِهِ يا مَن دَنا في عُلُوِّهِ يا مَن عَلا في دُنُوِّهِ **فصل بیست و سوم**
يا مَن يَخلُقُ ما يَشاءُ يا مَن يَفعَلُ ما يَشاءُ يا مَن يَهدي مَن يَشاءُ يا مَن يُضِلُّ
مَن يَشاءُ يا مَن يُعَذِّبُ مَن يَشاءُ يا مَن يَغفِرُ لِمَن يَشاءُ يا مَن يُعِزُّ مَن يَشاءُ
يا مَن يُذِلُّ مَن يَشاءُ يا مَن يُصَوِّرُ فِي الأَرحامِ ما يَشاءُ يا مَن يَختَصُّ بِرَحمَتِهِ
مَن يَشاءُ **فصل بیست و چهارم** يا مَن لَم يَتَّخِذ صاحِبَةً وَلا وَلَدًا يا مَن
جَعَلَ لِكُلِّ شَيءٍ قَدرًا يا مَن لا يُشرِكُ في حُكمِهِ أَحَدًا يا مَن جَعَلَ المَلائِكَةَ
رُسُلًا يا مَن جَعَلَ فِي السَّماءِ بُروجًا يا مَن جَعَلَ الأَرضَ قَرارًا يا مَن خَلَقَ
مِنَ الماءِ بَشَرًا يا مَن جَعَلَ لِكُلِّ شَيءٍ أَمَدًا يا مَن أَحاطَ بِكُلِّ شَيءٍ عِلمًا
يا مَن أَحصى كُلَّ شَيءٍ عَدَدًا **فصل بیست و پنجم** اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ

يا اسمك يا اول يا آخر يا باطن يا ظاهر يا بر يا حق يا فرد يا وتر يا صمد يا

سرمد فصل شستادوششم يا خير معروف عرف يا افضل معبود

عبد يا اجل مشكور شكر يا اعز مذكور ذكر يا اعلى محمود حمد

يا اقدم موجود طلب يا ارفع موصوف وصف يا اكبر مقصود

قصد يا اكرم مسئول سئل يا اشرف محبوب علم فصل شستاد

وهفتم يا [illegible] يا [illegible] يا هادي المضلين يا ولي المؤمنين

يا [illegible] يا منجي الصادقين يا اقدر

القادرين يا اعلم العالمين يا اله الخلق اجمعين فصل شستادوهشتم

يا من علا فقهر يا من ملك فقدر يا من بطن فخبر يا من عبد فشكر يا

من عصي فغفر يا من لا تحويه الفكر يا من لا يدركه بصر يا من

لا يخفى عليه اثر يا رازق البشر يا مقدر كل قدر فصل شستادونهم

اللهم اني اسئلك باسمك يا حافظ يا بارئ يا ذارئ يا باذخ يا

فارج يا فاتح يا كاشف يا ضامن يا آمر يا ناهي فصل نودم يا

من لا يعلم الغيب الا هو يا من لا يصرف السوء الا هو يا من

لا يخلق الخلق الا هو يا من لا يغفر الذنب الا هو يا من لا يتم النعمة

مفزع

الذنوب

الدلف الا هو يا من لا يقلب القلوب الا هو يا من لا يدبر الامر الا هو يا من
لا ينزل الغيث الا هو يا من لا يبسط الرزق الا هو يا من لا يحيي الموتى
الا هو **فصل نود و یکم** يا معين الضعفاء يا صاحب الغرباء يا ناصر الاولياء
يا قاهر الاعداء يا رافع السماء يا انيس الاصفياء يا حبيب الاتقياء
يا كنز الفقراء يا اله الاغنياء يا اكرم الكرماء **فصل نود و دوم** يا كافيا
من كل شيء يا قائما على كل شيء يا من لا يشبهه شيء يا من لا يزيد في ملكه
شيء يا من لا يخفى عليه شيء يا من لا ينقص في خزائنه شيء يا من ليس
كمثله شيء يا من لا يعزب عن علمه شيء يا من هو خبير بكل شيء يا من
وسعت رحمته كل شيء **فصل نود و سوم** اللهم اني اسألك باسمك
يا مكرم يا مطعم يا منعم يا معطي يا مغني يا مقني يا مفني يا محيي يا مرضي يا منجي
**فصل نود و چهارم** يا اول كل شيء وآخره يا اله كل شيء ومليكه يا رب
كل شيء وصانعه يا بارئ كل شيء وخالقه يا قابض كل شيء وباسطه يا
مبدئ كل شيء ومعيده يا منشئ كل شيء ومقدره يا مكون كل شيء
ومحوله يا محيي كل شيء ومميته يا خالق كل شيء ووارثه **فصل نود و پنجم**
يا خير ذاكر ومذكور يا خير شاكر ومشكور يا خير حامد ومحمود يا خير

شَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ يَا خَيْرَ دَاعٍ وَمَدْعُوٍّ يَا خَيْرَ مُجِيبٍ وَمُجَابٍ يَا خَيْرَ مُؤْنِسٍ
وَأَنِيسٍ يَا خَيْرَ صَاحِبٍ وَجَلِيسٍ يَا خَيْرَ مَقْصُودٍ وَمَطْلُوبٍ يَا خَيْرَ حَبِيبٍ
وَمَحْبُوبٍ **فصل نود وششم** يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ دَعَاهُ مُجِيبٌ يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ أَطَاعَهُ
حَبِيبٌ يَا مَنْ هُوَ إِلَى مَنْ أَحَبَّهُ قَرِيبٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنِ اسْتَحْفَظَهُ رَقِيبٌ يَا مَنْ
هُوَ بِمَنْ رَجَاهُ كَرِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ عَصَاهُ حَلِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي عَظَمَتِهِ رَحِيمٌ
يَا مَنْ هُوَ فِي حِكْمَتِهِ عَظِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي إِحْسَانِهِ قَدِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ أَرَادَهُ عَلِيمٌ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُسَبِّبُ يَا مُرَغِّبُ يَا مُقَلِّبُ يَا مُعَقِّبُ يَا مُرَتِّبُ
يَا مُخَوِّفُ يَا مُحَذِّرُ يَا مُذَكِّرُ يَا مُسَخِّرُ يَا مُغَيِّرُ **فصل نود وهشتم** يَا مَنْ عِلْمُهُ سَابِقٌ يَا مَنْ
وَعْدُهُ صَادِقٌ يَا مَنْ لُطْفُهُ ظَاهِرٌ يَا مَنْ أَمْرُهُ غَالِبٌ يَا مَنْ كِتَابُهُ مُحْكَمٌ
يَا مَنْ قَضَاؤُهُ كَائِنٌ يَا مَنْ قُرْآنُهُ مَجِيدٌ يَا مَنْ مُلْكُهُ قَدِيمٌ يَا مَنْ فَضْلُهُ
عَمِيمٌ يَا مَنْ عَرْشُهُ عَظِيمٌ **فصل نود ونهم** يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ
يَا مَنْ لَا يَمْنَعُهُ فِعْلٌ عَنْ فِعْلٍ يَا مَنْ لَا يُلْهِيهِ قَوْلٌ عَنْ قَوْلٍ يَا مَنْ لَا
يُغَلِّطُهُ سُؤَالٌ عَنْ سُؤَالٍ يَا مَنْ لَا يَحْجُبُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ يَا مَنْ لَا يُبْرِمُهُ
إِلْحَاحُ الْمُلِحِّينَ يَا مَنْ هُوَ غَايَةُ مُرَادِ الْمُرِيدِينَ يَا مَنْ هُوَ مُنْتَهَى هِمَمِ
الْعَارِفِينَ يَا مَنْ هُوَ مُنْتَهَى طَلَبِ الطَّالِبِينَ يَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ ذَرَّةٌ

فِي الْعَالَمِينَ **فصل صدم** يَا حَلِيمًا لَا يَعْجَلُ يَا جَوَادًا لَا يَبْخَلُ يَا صَادِقًا
لَا يُخْلِفُ يَا وَهَّابًا لَا يَمَلُّ يَا قَاهِرًا لَا يُغْلَبُ يَا عَظِيمًا لَا يُوصَفُ يَا
عَدْلًا لَا يَحِيفُ يَا غَنِيًّا لَا يَفْتَقِرُ يَا كَبِيرًا لَا يَصْغُرُ يَا حَافِظًا لَا يَغْفُلُ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ

**از انجملہ** دعای جلیل القدر عظیم الشان دعای جوشن صغیر ہی کہ بیچ کتاب مذکور کے
رواست کی ہی حضرت امام موسی کاظم ؑ سی اور اونہوں نی اپنی پدر بزرگوار سی اور اونہوں نے
اپنی پدر عالیمقدار سی اسیطرح حضرت امام حسین ؑ سی کہ حضرت امام حسین ؑ نی فرمایا کہ مجہسی میری پدر بزرگوار
علی بن ابیطالب ؑ نے فرمایا کہ اے فرزند تعلیم کرو میں تمکو سر اسرار خدائی ؑ جل سے
کہ وہ تعلیم کیا ہی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ سر اسرار رسول خدا
صلعم سے تہا اور کوئی اوس پر مطلع نہیں ہوا میں عرض کی کہاں بتلائیی ای پدر بزرگوار
فدا ہوں میں آپ پر حضرت نے فرمایا کہ نازل ہوئی جبرئیل امین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
روز احد کے اور وہ دن بہت ہولناک اور گرم تہا اور پیغمبر خدا ؑ ایک جوشن یعنی زرہ
پہنی ہوئی تہی کہ اوس گرمی میں اور تختی میں اوسکی پہننی کی طاقت نہ تہی اور بہت ایذا تہی
جسم شریف پیغمبر خدا صلعم فرماتی ہیں کہ میں سر آسمان کی طرف بلند کیا اور دعا مانگی
دیکہا میں کہ دروازی آسمان کہل گئی اور نازل ہوئی مجہپر جبرئیل امین بس جبرئیل نے کہا

السلام علیک جواب مین مینی کہا علیک السلام ای برادر من جبرئیل نے کہا کہ پروردگار
تیرا تجکو سلام کہتا ہی اور تجکو خاص کر کے تحیت اور اکرام کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ اوتار ڈالو
جوشن یعنی زرہ کو اور پڑہو اس دعا کو کہ یہ مثل جوشن یعنے زرہ کی ہی بدن پر عرض کی مینی کہ ای
برادر من جبرئیل یہ دعا مخصوص میری ہی لیے ہی یا میری لیے اور میری امت کی لیے ہی
جبرئیل نے کہا کہ یا رسول اللہ صلعم یہ ہدیہ ہی جانب حقتعالی سی واسطے تمہاری اور تمہارے
امت کی واسطی مینی کہا کہ ای برادر جبرئیل ثواب اسکا کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ یا نبی اللہ
ثواب اس دعا کا سوای خدا کی اور کوئی نہین جانتا ہے کوئی پڑہی اس دعا کو گہر سی نکلنی کے
[illegible] بیچ توریت اور انجیل اور زبور
[illegible] علی نبینا و آلہ و علیہ السلام نے اور جو کوئی اس دعا کو پڑہی
عطا کرتا ہی اوسکو خدا عوض ہر ایک حرف کی دو زوجہ حور العین مین سے اور جب
فارغ ہو دعا پڑہنی سے تو بنا کرتا ہی خدائی عزوجل واسطے اوسکی مکان بیچ بہشت کے
اور دیتا ہی اوسکو ثواب بعدد حرف توریہ و انجیل و زبور و فرقان عظیم کے مینی کہا
کہ یہ سب پڑہنی والیکو ملین کے جبرئیل نے کہا کہ ہان یا رسول اللہ صلعم اوسکی کہ جسنی تمکو
پیغمبری خلق کی طرف بہیجا ہی کہ دیتا ہی دعا پڑہنی والیکو ثواب مثل ثواب
ابراہیم خلیل و موسی کلیم و روح امین و محمد حبیب صلعم کی اور بیت معمور ایک مین ہی سفید اور
اوس سرزمین مین ایک خلق ہی مخلوقات خدا سی کہ وہ لوگ عبادت خدا کرتی ہین
اور گناہ نہین کرتے اور روتی روتی رخساری اونکی پارہ پارہ اور پہکلی ہین پس حقتعالے
نی اونپر وحی بہیجی کہ تم کیون اسقدر روتی ہو حالانکہ چشم زدن مین بہی تم گناہ نہین کرتی
انہون نے عرض کے کہ ہم ڈرتی ہین کہ خدا ہم پر غضب کری اور آتش دوزخ سی ہمکو جلاوے

حضرت امیرالمومنین فرماتی ہین کہ مین نے عرض کی یا رسول اللہ آیا اوس مقام مین ابلیس سے بہی
کسی اولاد آدم کے پاس پیغمبر خدا نے فرمایا کہ قسم اوس شخص کے کہ جسنی مجکو پیغمبری خلق کی طرف
بہیجا ہی کہ اوس شہر کے مخلوق نہین جانتی کہ خداتعالی نے آدم کو اور ابلیس کو پیدا کیا ہی اور عدد
اور گنتی اوس خلق کے شمار مین نہین آسکتی ہی اور کوئی شمار نہین کرسکتا مگر خدای عزوجل
اور سیر آفتاب کی بیچ اوس بلاد کی چالیس دن کی ہی اور وہ لوگ نہ کچہہ کہاتی ہین اور نہ پیتی ہین
بس دیتا ہی خدای عزوجل صاحب اس دعا کو ثواب اوس خلق کا اور عبادت اونکی کا جبرئیل نے کہا
قسم اوس شخص کے کہ تمہاری تئین پیغمبری طرف خلق کے بہیجا ہی کہ خدای تعالی نے بنایا ہے
آسمان چہارم پر ایک مکان کہ اوسکی تین بیت [illegible] در رکہتی ہین اور نہ [illegible] ہوتی ہین
اوس مکان مین ہر روز ستر ہزار فرشتی اور وہ فرشتی اوس مکان مین ہوکر باہر نکل آتی ہین
اور پہر اوس مکان مین وہ کبہی نہین جاتی دوسری دن اور ستر ہزار فرشتی جاتی اور
نکل آتی ہین اسطرح ہر روز اوسمین نئی فرشتی ستر ہزار جایا کرتی ہین اور باہر نکل آیا کرتی ہین
اور جایا کرینگی اسیطرح قیامت تک پس عطا کرتا ہی خدای عزوجل قاری دعا کو
ثواب اون فرشتونکا اور عطا کرتا ہی ثواب بعدد مومنین اور مومنات جن وانس کا
جسدن سی کہ وہ پیدا ہوی ہین اور جب تک کہ نفخ صور ہوگا اور قسم ہی اوس شخص کے
کہ جسنی تمکو پیغمبری طرف خلق کے بہیجا ہی کہ جو کوئی کہ لکہی اس دعا کو ظرف پاک یا پاکیزہ مین آب باران
اور زعفران سے اور دہوکر اوسی جتنا کہ پیا جاوی پیوی تو عافیت دی اوسکی تئین خدای
عزوجل ہر ایک کوفت سی کہ اوسکی بدن مین ہو اور شفا دی اوسکو ہر ایک بیماری سی اور جو شخص
کہ پڑہی اس دعا کو اور استقبال کرای وہ شخص مثل شہیدون کی ہی اور لکہی خدای عزوجل واسطے
اوسکی ثواب سات سی شہیدونکا شہدای بدر سے قسم اوس شخص کے کہ جسنی تمکو پیغمبری طرف

حلق کے بہجا ہی کہ جو شخص کہ بوقت تب اسدعا کو پڑہی اوس تب کو حقتعالی طرف اوس
بس کی توبہ کری اور طرف اوسکی نظر رحمت کی کری اور جو کچہ کہ حاجتہائی دنیا و آخرت سے
وہ شخص مانکی حقتعالی اوسکو عطا فرماوی اور جس شب کو کہ پڑہی اسدعا کو دفع کری
حقتعالی اوس شخص سے ہر بلا باطن اور مکر اوسکی کو اور قبول کری کاموں اوسکی کو اور
پاک کری مال اوسکی کو پس اوسی وقت جبرئیل نے کہا کہ مجہسی کہا اسرافیل نے کہ خدای
عزوجل نے فرمایا کہ قسم ہی مجہی عزت و جلال اپنی کی کہ جو کوئی ایمان لاوی میرا اور تصدیق
کری ہی یا رسول اللہ اور تصدیق کری اسدعا کی دیتا ہی اوسکو خدا ملک عظیم بدرستی کہ مین
و ... ہوتی خزانی میری اور فانہن ہوتی عطا میری اور اگر پہیر
دو ... اسطے بندہ مومن اپنی کے کم نکرے کا یہ امر میری خزانونکو
کم نہبت یا محمد ص وہ ہوں مین کہ جسوقت کسی چیز کا ارادہ کروںمیں کہنا ہومیں ہوجا
بس وہ ہوجاتی ہی جو کچہ کہ چاہتا ہومیں ہرگاہ دی دومیں بندہ اپنی کی تئیں عطیہ
بقدر عظمت و سلطنت و قدرت اپنی کے دی دیتا ہوں یا محمد ص اگر کوئی بندہ بندوں
میں سے پڑہی اسدعا کو بہ نیت خالص و یقین راست ستر مرتبہ برانی اہل بلاد تمام دنیا
کی کہ وہ برص و جذام و جنون میں گرفتار ہوں عافیت و شفا دی دومیں اون سکو
اور سبکو کوفت سی نجات دوں خوشحال اوس شخص کا کہ ایمان لاوی ساتہ
خدا کی اور تصدیق کری نبی کی اور تصدیق کری اسدعا کے اور ثواب اسکی کی آوروای
او برا اوس شخص کے کہ انکار کری اوسکا اور ایمان نہ لاوی اور جبرئیل ع نی کہا یا نبی اللہ
اگر کوئی لکہی اسدعا کو بیچ ظرف کی کافور و مشک سے اور دہوکر اوسکو کفن میت پر چہڑکے
تو بہیجی کا خدا تعالی بیچ قبر اوسکی کے سو ہزار نور اور دفع کری اوس سے ہول منکر نکیر کا

اور خاطر جمع رکھی وہ اور ایمن رہی عذاب قبر سی اور پہنچی خداتعالی طرف سی اوسکی قبر کے
ستر ہزار فرشتی کہ ہر فرشتی کی ساتھ ایک طبق ہوگا نور سی کہ اوس طبق سی ڈھپی ہووی وہ
اور وہ فرشتی اوس سے کہیں سے کہ خدای عزوجل نی موکل و مقرر کیا ہی ہماری تئین
واسطی کام یہ کہ تیری خدمت کرین بس ہم مونس تیری ہین قیامت تک اور فراخ و کشادہ
کرتا ہی خدا اوسکی قبر کو اوسپر بقدر مد نظر کے یعنی جہان تک کہ نگاہ اوسکی کام کری
وہان تک قبر اوسکے وسیع ہوگی اور کہولتا ہی واسطی اوسکی ایک در بہشت میں اور سلا رکہتا ہے
اوسکو قبر مین مانند عروس کے بیچ حجلہ کے اور فرماتا ہی خدای عزوجل کہ جس بندہ کی کفن پریہ
دعا لکھی ہوئی ہووی اوس سے شرم کرتا ہون میں جبرئیل ع نی کہا کہ ای محمد سنا ہی میںنے
بارئتعالی سے کہ فرماتا تہا کہ یہ دعا لکھی ہوئی ہی سرا پردہ ہای عرش پر پانچ ہزار برس قبل خلق
دنیا سی اور جو بندہ اس دعا کو پڑہی بہ نیت خالص صادق کہ کسی طرح کی شک اوسمین مخلوط
نہو اول ماہ مبارک مین دیویگا خدائیتعالی اوسکو ثواب شب قدر کا اور خلق کریگا ہر آسمان پر
ستر ہزار فرشتی اور بیت المقدس میں ستر ہزار فرشتی اور مشرق میں ستر ہزار فرشتی اور مغرب میں
ستر ہزار فرشتے کہ ہر فرشتی کے بیس ہزار سر ہوں گے اور بیچ ہر سر کے بیس ہزار دہن یعنی منہ
ہونگی اور ہر ایک دہن میں بیس ہزار زبان ہوسکے کہ تسبیح کرینگی خدا کی بلغتہائی مختلفہ اور ثواب تسبیح کا
دعا کی پڑہنی والیکی لیے ہی اور کوئی پیغمبر ایسا تہا کہ جسے یہ دعا نہ پڑہی ہو اور کوئی بندہ
نہیں ہی کہ جو نہ پڑہی مگر یہ کہ نہ باقی رہیگا درمیان اوسکی اور خدا کی کوئی حجاب اور سوال
نکریگا خدا اوسی کسی چیز کا مگر یہ کہ خدا اوسکو عطا کری اور جو کوئی پڑہی اس دعا کو بہیجتا ہی
خدا اوسکی طرف وقت باہر آنی قبر کے ستر ہزار فرشتی کہ ہر فرشتی کے ہاتہ میں ایک علم
ہوگا نور سی اور ستر ہزار غلام ہمراہ ہونگی کہ ہر ایک غلام کے ہاتہ مین مہار ایک اونٹ کی

ہو سکے کہ شکم اون اونٹوں کی مروارید سی ہونگی اور زینت اونکی زبرجد سبز سے اور ہار سہ اور پاؤں
اونکی یاقوت سرخ کی ہونگی اور ہر ایک اونٹ کی اوپر سے ہو گا نور کا کہ ہر قبہ مین چار سی در ہونگے
اور ہر در مین چار سی تخت ہونگی اور ہر تخت پر چار سی فرش سندس و استبرق کہ کپڑی
ریشمی مین بھی ہونگی اور ہر فرش پر چار سو حوری ہونگی اور چار سو کنیزک اور ہر کنیز کے چار سے
گیسو ہونگی مشک اذفر سی اور ہر ایک کی سر پر تاج طلای سرخ کا ہو گا بس وہ تسبیح اور تقدیس
خدا کی کرینگی اور اپنی ثواب کو طرف قاری دعا کی پہیر دینگی اور بعد اوسکی کہ مذکور ہوا تو اسے
آتی ہین نزدیک قاری دعا کی ستر ہزار فرشتی کہ ہر فرشتی کی ساتھ قدح مروارید سفید کا کہ اوس
قدح میں چار طرح کے چیزین پینی کی ہونگی ایک آب پاکیزہ دوسرے شیر خوش مزہ تیسری شراب
لذیذ چوتھی عسل مصفی اور سر پر ہر فرشتی کے ایک طبق ہو گا کہ اوسپر پارچہ سفید پڑا ہو گا اور
اوسپر لکھا ہوا ہو گا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اور اوسکی نیچے لکھا ہو گا کہ یہ
ہدیہ ہی الجانب خدای عز و جل واسطے فلان بن فلان کے اور مواظبت کنندہ یعنی ہمیشہ
پڑہنی والا اس دعا کا آویگا قیامت کی دن عرصہ قیامت مین اور خلق نگاہ کریگی طرف
اوسکی اور اوسکی عظمت دیکھہ کر کہینگے کہ یہ کون شخص ہی کہ اسطرحسی آتا ہی کہ بہت سے
غلام اور کنیزین سوار اونٹون پر اور ملائکہ پیش و پس اسکی ہین اور اوسکو اسیطرح زیر عرش
لاوینگی پس منادی خدا کی طرف سی ندا کریگا کہ ای بندی میری داخل بہشت ہو بیحساب
یا رسول اللہ جو بندہ کہ پڑہی اس دعا کو تو کثرت ثواب و محو سیئات لکہنی لکہنی فرشتی
تہک جاتی ہین اور کثرت کتابت ثواب و محو سیئات سی ضعف اونکو ہوتی ہی اور پیغمبر خدا
نی فرمایا کہ کوئی بندہ نہین ہی میری امت مین سی کہ پڑہی اس دعا کو ماہ رمضان المبارک
مین تین مرتبہ مگر یہ کہ خدای عز و جل حرام کرتا ہی اوسکے پر آتش دوزخ کو اور واجب کرتا ہی

اوسی بہشت کو اور ایک دفعہ ہی پڑہی تو کافی ہی اور جو کوئی کہ پڑہی اس دعا کو تو خدا دو فرشتے
اوسپر موکل کرتا ہی کہ وہ نگاہبانی کرتی ہین اسکی گناہوں سے اور تسبیح اور تقدیس خدا کی
کرتی ہین اور حفاظت کرتے ہین اوسکی بلاؤں سی اور کہولی جاتی ہین واسطی اوسکی درہائے
بہشت اور بند ہوتی ہین اوسپر درہای دوزخ اور جب تک کہ زندہ رہی خدا کی امان ہی
اور بعد وفات کے مہیا کرتا ہی خدای عزوجل واسطے اوسکی جو کچہ کہ اوپر مذکور ہوا
اور پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ای بہائی میری جبرئیل تمہی میرے تئیں مشتاق کیا اس دعا کا حتی کہ
کہا یا محمد تعلیم مکرو اس دعا کو مگر مومن کی تئین کہ جو مستحق اوسکا ہو اور دشمن اوسکی حفاظت
قصور نکری اور استہزا نکرے اور جب پڑہی اس دعا کو بہ نیت خالص پڑہی اور جب باندہے
باطہارت باندہی اور حضرت امام حسن ع نی فرمایا کہ وصیت کی میری تئین حضرت امیر المومنین ع نے
وصیت عظیم اس دعا کی حفظ کرنیکی اور فرمایا کہ ای فرزند لکہنا اس دعا کو میری کفن پر حضرت امام حسین ع
فرماتی ہین کہ جسطرح میرے باپ نی مجہی فرمایا تہا اوسیطرح عمل مین لایا اور یہ دعا ہی سریع الاثر
اور خدا نی اس دعا کو مخصوص کیا ہی واسطی بندگان مقرب اپنی کے اور اپنی دوستونکو اور
برگزیدونکو اس دعا سے منع نہین فرمایا ہی اور وہ دعا ایک گنج ہی گنجہای خدا تعالی سے
اور معروف ہی بدعای جوشن ای دارندہ اس دعا کی قسم دیتا ہوں تمہین تیری تئین خدای
عزوجل کی کہ نہ دی اس دعا کی تئین مگر مومن موالی کو کہ مستحق اوسکا ہووی کہ گرامی رکہی
اس دعا کو اور حضرت رسول ص نی حضرت امیر ع سے فرمایا کہ تعلیم کرو تم اس دعا کو اپنی اہل اور
فرزندن کو اور ترغیب دو اونکو اس دعا کے پڑہنی کی اور توسل کرنیکے خدای عزوجل سے بوسیلہ
اس دعا کے اور اعتراف کرنا بہ نعمتہای خدا اور فرمایا کہ حرام کیا مینی اوپر انسانکی کہ تعلیم کرے
اس دعا کو اوس شخص کے تئین کہ جو ترک خدا مین لاوی اسواسطے کہ جو حاجت کہ خدا سے

مانگی کا برلاتا ہی او کفالت اوسکی کرتا ہی اور اوسکی نگاہبانی کرتا ہی خداوند کریم اور

پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جبرئیل نے اسقدر اس دعا کی فضیلت بیان کی کہ قدرت اوسکی وصف

کرنیکی میں نہیں رکھتا اور کوئی شمار اوسکا کر نہیں سکتا سواے خداے عزوجل کے الی آخر الخبر

انتہی محصل بعض اسنادہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الٰهی کم من عدو انتضی

علیّ سیف عداوته وشحذ لی ظبة مدیته وارهف لی شبا حدّه وداف

لی قواتل سمومه وسدّد نحوی صوائب سهامه ولم تنم عنّی عین

حراسته واضمر ان یسومنی المکروه ویجرّعنی ذعاف مرارته فنظرت

الی ضعفی عن احتمال الفوادح وعجزی عن ملمّات الحوائج وقصوری عن

الانتصار ممّن قصدنی بمحاربته ووحدتی فی کثیر عدد من ناوانی

وارصادهم لی فیما لم اعمل فیه فکری فی الارصاد لهم بمثله فایدتنی

بقوتك وشددت ازری بنصرك وفللت لی شبا حدّه وخذلته

بعد جمع عدیده وحشده واعلیت کعبی علیه ووجّهت ما سدّد

الیّ من مکائده الیه ورددته فی مهوی حفرته ولم تشف غلیله

ولم تبرد حرارت غیضه وقد عضّ علیّ انامله وادبر مولیا قد اخفقت

سرایاه فلك الحمد یا ربّ من مقتدر لا یُغلب وذی اناة لا یعجل صل علی محمد وآل

مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِأَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ إِلٰهِي

وَكَمْ مِنْ بَاغٍ بَغَانِي بِمَكَائِدِهِ وَنَصَبَ لِي أَشْرَاكَ مَصَائِدِهِ وَوَكَّلَ

بِي تَفَقُّدَ رِعَايَتِهِ وَأَضْبَأَ إِلَيَّ إِضْبَاءَ السَّبُعِ لِطَرِيدَتِهِ انْتِظَاراً لِانْتِهَازِ

فُرْصَتِهِ وَهُوَ يُظْهِرُ لِي بَشَاشَةَ الْمَلَقِ وَيَبْسُطُ لِي وَجْهاً غَيْرَ طَلِقٍ فَلَمَّا

رَأَيْتَ دَغَلَ سَرِيرَتِهِ وَقُبْحَ مَا انْطَوَى عَلَيْهِ لِشَرِيكِهِ فِي مِلَّتِهِ وَأَصْبَحَ

مُجْلِباً إِلَيَّ فِي بَغْيِهِ أَرْكَسْتَهُ لِأُمِّ رَأْسِهِ وَأَتَيْتَ بُنْيَانَهُ مِنْ أَسَاسِهِ

فَصَرَعْتَهُ فِي زُبْيَتِهِ وَأَرْدَيْتَهُ فِي مَهْوَى حُفْرَتِهِ وَجَعَلْتَ خَدَّهُ

طَبَقاً لِتُرَابِ رِجْلِهِ وَشَغَلْتَهُ فِي بَدَنِهِ وَرِزْقِهِ وَرَمَيْتَهُ بِحَجَرِهِ وَخَنَقْتَهُ

بِوَتَرِهِ وَذَكَّيْتَهُ بِمَشَاقِصِهِ وَكَبَبْتَهُ لِمَنْخِرِهِ وَرَدَدْتَ كَيْدَهُ فِي نَحْرِهِ وَرَبَقْتَهُ

بِنَدَامَتِهِ وَفَتَأْتَهُ بِحَسْرَتِهِ فَاسْتَخْذَلَ وَاسْتَخْذَأَ وَتَضَاءَلَ بَعْدَ نَخْوَتِهِ

وَانْقَمَعَ بَعْدَ اسْتِطَالَتِهِ ذَلِيلاً مَأْسُوراً فِي رِبَقِ حِبَالَتِهِ الَّتِي كَانَ يُؤَمِّلُ

أَنْ يَرَانِي فِيهَا يَوْمَ سَطْوَتِهِ وَقَدْ كِدْتُ يَا رَبِّ لَوْلَا رَحْمَتُكَ يَحُلُّ بِي مَا حَلَّ

أَنْ يَحُلَّ

بِسَاحَتِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ

عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِأَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ

الذَّاكِرِينَ إِلٰهِي وَكَمْ مِنْ حَاسِدٍ شَرِقَ بِحَسَدِهِ وَشَجِيَ بِغَيْظِهِ وَسَلَقَنِي

بحدّ لسانه ووحّره لي بقرف عيبه ووحرني بموق عليه وجعل عرضي غرضا
لمراميه وقلّدني خلالا لم تزل فيه فناديتك يا ربّ مستجيرا بك
واثقا بسرعة اجابتك متوكّلا على ما لم ازل اعرفه من حسن دفاعك
عالما انّه لن يضطهد من اوى الى ظلّ كنفك وان لا تقرع القوارع
من لجأ الى معقل الانتصار بك فحصّنتني من بأسه بقدرتك فلك
الحمد يا ربّ من مقتدر لا يغلب وذي اناة لا يعجل صلّ على محمّد وآل محمّد
واجعلني لانعمك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين الهي وكم من
سحائب مكروه قد جلّيتها وسماء نعمة امطرتها وجداول كرامة اجريتها
واعين احداث طمستها وناشئة رحمة نشرتها وجنّة عافية البستها
وغوامر كربات كشفتها وامور جارية قدّرتها لم تعجزك اذ طلبتها
ولم تمتنع عليك اذ اردتها فلك الحمد يا ربّ من مقتدر لا يغلب
وذي اناة لا يعجل صلّ على محمّد وآل محمّد واجعلني لانعمك من الشاكرين لنعمائك
ولآلائك من الذاكرين الهي وكم من ظنّ حسن حقّقت ومن
املاق جبرت ومن مسكنة فادحة حوّلت ومن صرعة مهلكة انعشت
ومن مشقّة ارحت لا تسئل يا سيّدي عمّا تفعل وهم يسئلون ولا ينقصك

ما انقضت ولقد سئلت فاعطيت ولم تسئل فابتدأت واستميح باب فضلك

فما اكديت ابيت الا انعاما وامتنانا والا تطولا يا رب واحسانا و

ابيت يا رب الا انتهاك حرماتك واجتراء على معاصيك وتعديا لحدودك

وغفلة عن وعيدك وطاعة لعدوي وعدوك لم يمنعك يا الهي وناصري

اخلالي بالشكر عن اتمام احسانك ولا حجزني ذلك عن ارتكاب مساخطك

اللهم وهذا مقام عبد ذليل اعترف لك بالتوحيد واقر على نفسه

بالتقصير في اداء حقك وشهد لك بسبوغ نعمتك عليه وجميل عادتك

عنده واحسانك اليه وهب لي يا الهي وسيدي من فضلك ما اريده

الى رحمتك واتخذه سلما اعرج فيه الى مرضاتك وامن به من سخطك

بعزتك وطولك وبحق نبيك محمد والائمة صلوات الله عليه وعليهم

اجمعين فلك الحمد يا رب من مقتدر لا يغلب وذي اناة لا يعجل صل

على محمد وال محمد واجعلني لانعمك من الشاكرين ولالائك من الذاكرين

الهي كم من عبد امسى واصبح في كرب الموت وحشرجة الصدر

والنظر الى ما تقشعر منه الجلود وتفزع اليه القلوب وانا في عافية من ذلك

فلك الحمد يا رب من مقتدر لا يغلب وذي اناة لا يعجل صل على

محمد وآل محمد واجعلني لأنعمك من الشاكرين

الهي وكم من عبد أمسى وأصبح سقيما موجعا مدنفا في أنين

وعويل يتقلب في غمه ولا يجد محيصا ولا يسيغ طعاما ولا يستعذب

شرابا ولا يستطيع ضرا ولا نفعا وهو في حسرة وندامة وأنا

في صحة من البدن وسلامة من العيش كل ذلك منك [بفضلك]

فلك الحمد يا رب من مقتدر لا يغلب وذي أناة لا تعجل صل على

محمد وآل محمد واجعلني لأنعمك من الشاكرين ولآلائك من لنعمائك

الذاكرين الهي وكم من عبد أمسى وأصبح خائفا مرعوبا مسهدا

مشفقا وحيدا وجلا هاربا طريدا محجورا منجحرا في مضيق ومخبأة

من المخابي قد ضاقت عليه الأرض برحبها ولا يجد حيلة ولا منجى

ولا مأوى ولا مهربا وأنا في أمن وأمان وطمأنينة وعافية من

ذلك كله فلك الحمد يا رب من مقتدر لا يغلب وذي أناة لا تعجل

صل على محمد وآل محمد واجعلني لأنعمك من الشاكرين ولآلائك لنعمائك

من الذاكرين الهي وسيدي وكم من عبد أمسى وأصبح مغلولا

مكبلا بالحديد بأيدي العداة لا يرحمونه فقيدا من أهله وولده

مُنقَطِعًا عَنْ اِخْوانِهٖ وَبَلَدِهٖ يَتَوَقَّعُ كُلَّ سَاعَةٍ بِاَيَّةِ قِتْلَةٍ يُقْتَلُ وَبِاَيِّ مُثْلَةٍ يُمَثَّلُ بِهٖ وَاَنَا فِىْ عَافِيَةٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَارَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِىْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِىْ لِاَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اِلٰهِىْ وَسَيِّدِىْ وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ يُقَاسِى الْحَرْبَ وَمُبَاشَرَةَ الْقِتَالِ بِنَفْسِهٖ قَدْ غَشِيَتْهُ الْاَعْدَاۤءُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ بِالسُّيُوْفِ وَالرِّمَاحِ وَاٰلَةِ الْحَرْبِ يَتَقَعْقَعُ فِى الْحَدِيْدِ مُبْلَغٌ مَجْهُوْدَهٗ لَا يَعْرِفُ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدِىْ سَبِيْلًا وَّلَا يَجِدُ مَهْرَبًا قَدْ اُدْنِفَ بِالْجِرَاحَاتِ اَوْ مُتَشَحِّطًا بِدَمِهٖ تَحْتَ السَّنَابِكِ وَالْاَرْجُلِ يَتَمَنّٰى شَرْبَةً مِّنْ مَاۤءٍ اَوْ نَظْرَةً اِلٰى اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَلَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا وَاَنَا فِىْ عَافِيَةٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَارَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِىْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِىْ لِاَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اِلٰهِىْ وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ فِىْ ظُلُمَاتِ الْبِحَارِ وَعَوَاصِفِ الرِّيَاحِ وَالْاَهْوَالِ وَالْاَمْوَاجِ يَتَوَقَّعُ الْغَرَقَ وَالْهَلَاكَ لَا يَقْدِرُ عَلٰى حِيْلَةٍ اَوْ مُبْتَلًى بِصَاعِقَةٍ اَوْ هَدْمٍ اَوْ غَرَقٍ اَوْ سَرَقٍ اَوْ حَرْقٍ اَوْ خَسْفٍ اَوْ مَسْخٍ اَوْ قَذْفٍ وَاَنَا فِىْ عَافِيَةٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَارَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ

بِأَبِي بِأَبِيهِ

مُنْقَطِعًا عَنْ إِخْوَانِهِ وَبَلَدِهِ يَتَوَقَّعُ كُلَّ سَاعَةٍ بِأَيَّةِ قِتْلَةٍ يُقْتَلُ وَبِأَيِّ مُثْلَةٍ يُمَثَّلُ بِهِ وَأَنَا فِي عَافِيَةٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِأَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَىٰ وَأَصْبَحَ يُقَاسِي الْحَرْبَ وَمُبَاشَرَةَ الْقِتَالِ بِنَفْسِهِ قَدْ غَشِيَتْهُ الْأَعْدَاءُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ بِالسُّيُوفِ وَالرِّمَاحِ وَآلَةِ الْحَرْبِ يَتَقَعْقَعُ فِي الْحَدِيدِ مُبْلَغٌ مَجْهُودُهُ لَا يَعْرِفُ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدِي سَبِيلًا وَلَا يَجِدُ مَهْرَبًا قَدْ أُدْنِفَ بِالْجِرَاحَاتِ أَوْ مُتَشَحِّطًا بِدَمِهِ تَحْتَ السَّنَابِكِ وَالْأَرْجُلِ يَتَمَنَّىٰ شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ أَوْ نَظْرَةً إِلَىٰ أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا وَأَنَا فِي عَافِيَةٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِأَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ إِلٰهِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَىٰ وَأَصْبَحَ فِي ظُلُمَاتِ الْبِحَارِ وَعَوَاصِفِ الرِّيَاحِ وَالْأَهْوَالِ وَالْأَمْوَاجِ يَتَوَقَّعُ الْغَرَقَ وَالْهَلَاكَ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ حِيلَةٍ أَوْ مُبْتَلًى بِصَاعِقَةٍ أَوْ هَدْمٍ أَوْ غَرَقٍ أَوْ سَرَقٍ أَوْ حَرَقٍ أَوْ خَسْفٍ أَوْ مَسْخٍ أَوْ قَذْفٍ وَأَنَا فِي عَافِيَةٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ

برحمتك يا أرحم الراحمين إلهي ومولاي وسيدي وكم من
عبد أمسى وأصبح طريداً شريداً حيراناً متحيراً جائعاً خائفاً خاسراً
في الصحاري والبراري قد أحرقه الحر وأذنفه البرد وهو في ضر
من العيش وضنك من الحياة وذل من المقام ينظر إلى نفسه حسرة
لا يقدر لها على ضر ولا نفع وأنا خلو من ذلك كله بجودك وكرمك
فلا إله إلا أنت سبحانك من مقتدر لا يغلب وذي أناة لا يعجل
صل على محمد وآل محمد واجعلني لأنعمك من الشاكرين

لنعمائك

ولآلائك من الذاكرين وارحمني برحمتك يا أرحم الراحمين
إلهي ومولاي وسيدي وكم من عبد أمسى وأصبح عليلاً مريضاً
سقيماً مدنفاً على فراش العلة وفي لباسها يتقلب يميناً وشمالاً
لا يعرف شيئاً من لذة الطعام ولا من لذة الشراب ينظر إلى
نفسه حسرة لا يستطيع لها ضراً ولا نفعاً وأنا خلو من ذلك كله
بجودك وكرمك فلا إله إلا أنت سبحانك من مقتدر لا يغلب
وذي أناة لا يعجل صل على محمد وآل محمد واجعلني لك من العابدين
ولأنعمك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين وارحمني برحمتك

لنعمائك

يا ارحم الراحمين الهي ومولاي وسيدي وكم من عبد
امسى واصبح قد دنا يومه من حتفه وقد احدق به ملك
الموت في اعوانه يعالج سكرات الموت وحياضه تدور
عيناه يمينا وشمالا ينظر الى احبائه واودائه واخلائه قد
منع من الكلام وحجب عن الخطاب ينظر الى نفسه حسرة
لا يستطيع لها ضرا ولا نفعا وانا خلو من ذلك كله بجودك
وكرمك فلا اله الا انت سبحانك من مقتدر لا يغلب وذي
اناة لا يعجل صل على محمد وال محمد واجعلني لك من العابدين
ولنعمك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين وارحمني برحمتك يا ارحم
الراحمين الهي ومولاي وسيدي وكم من عبد امسى
واصبح في مضائق الحبوس والسجون وكربها وذلها وحديدها
يتداوله اعوانها وزبانيتها فلا يدري اي حال يفعل به
واي مثلة يمثل به فهو في ضر من العيش وضنك من الحيوة
ينظر الى نفسه حسرة لا يستطيع لها ضرا ولا نفعا وانا خلو
من ذلك كله بجودك وكرمك فلا اله الا انت سبحانك من

مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ

وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْعَابِدِينَ وَلِاَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ

مِنَ الذَّاكِرِينَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اِلٰهِي وَسَيِّدِي

وَمَوْلَايَ وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ قَدِ اسْتَمَرَّ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَ

اَحْدَقَ بِهِ الْبَلَاءُ فَفَارَقَ اَوِدَّاءَهُ وَاَخِلَّاءَهُ وَاَحِبَّاءَهُ وَاَمْسٰى

حَقِيرًا اَسِيرًا ذَلِيلًا فِي اَيْدِي الْكُفَّارِ وَالْاَعْدَاءِ يَتَدَاوَلُونَهُ يَمِينًا

وَشِمَالًا قَدْ حُمِّلَ فِي الْمَطَامِيرِ وَثُقِّلَ بِالْحَدِيدِ لَا يَرٰى شَيْئًا مِنْ

ضِيَاءِ الدُّنْيَا وَلَا مِنْ رَوْحِهَا يَنْظُرُ اِلٰى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيعُ

لَهَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَاَنَا خِلْوٌ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ فَلَا

اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْعَابِدِينَ وَلِنَعْمَائِكَ مِنَ

الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اِلٰهِي وَمَوْلَايَ وَسَيِّدِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ قَدِ

اشْتَاقَ اِلَى الدُّنْيَا لِلرَّغْبَةِ فِيهَا اِلٰى اَنْ خَاطَرَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ حِرْصًا

مِنْهُ عَلَيْهَا قَدْ رَكِبَ الْفُلْكَ وَكُسِرَتْ بِهِ فَهُوَ فِي آفَاقِ الْبِحَارِ وَظُلَمِهَا

نظر الى نفسه حسرة لا يقدر لها على ضر ولا نفع وانا خلو من ذلك
كله بجودك وكرمك فلا اله الا انت سبحانك من مقتدر لا
يغلب وذى اناة لا يعجل صل على محمد وآل محمد واجعلني لك
من العابدين ولنعمائك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين وارحمني برحمتك يا ارحم
الراحمين الهى ومولاى وسيدى وكم من عبد امسى واصبح
قد استمر عليه القضاء واحدق به البلاء والكفار والاعداء
واخذته الرماح والسيوف والسهام وجدل صريعا وقد
شربت الارض من دمه واكلت السباع والطير من لحمه وانا
خلو من ذلك كله بجودك وكرمك لا باستحقاق منى فلا اله
الا انت سبحانك من مقتدر لا يغلب وذى اناة لا يعجل صل
على محمد وآل محمد واجعلنى لنعمائك من الشاكرين ولآلائك
من الذاكرين وارحمنى برحمتك يا ارحم الراحمين وعزتك وجلالك
يا كريم لاطلبن مما لديك ولالحن عليك ولامدن اليك
ولامدن يدى نحوك مع جرمها اليك فبمن اعوذ يا رب وبمن
الوذ يا كريم لا احد لى الا انت افتردنى وانت معولى وعليك متكلى

وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ وَضَعْتَهٗ عَلَی السَّمَآءِ فَاسْتَقَلَّتْ وَعَلَی الْاَرْضِ
فَاسْتَقَرَّتْ وَعَلَی الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَعَلَی اللَّیْلِ فَاَظْلَمَ وَعَلَی النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ
اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ تَقْضِیَ لِیْ جَمِیْعَ حَوَائِجِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ
كُلَّهَا صَغِیْرَهَا وَكَبِیْرَهَا وَتُوَسِّعَ عَلَیَّ مِنَ الرِّزْقِ مَا تُبَلِّغُنِیْ بِهٖ شَرَفَ الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ مَوْلَایَ بِكَ اسْتَعَنْتُ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّاَعِنِّیْ وَبِكَ اسْتَجَرْتُ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَجِرْنِیْ
وَاَغْنِنِیْ بِطَاعَتِكَ عَنْ طَاعَةِ عِبَادِكَ وَبِمَسْئَلَتِكَ عَنْ مَسْئَلَةِ خَلْقِكَ
وَانْقُلْنِیْ مِنْ ذُلِّ الْفَقْرِ اِلٰی عِزِّ الْغِنٰی وَمِنْ ذُلِّ الْمَعَاصِیْ اِلٰی عِزِّ الطَّاعَةِ
فَقَدْ فَضَّلْتَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ جُوْدًا مِّنْكَ وَكَرَمًا لَا بِاسْتِحْقَاقٍ
مِّنِّیْ اِلٰهِیْ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِكَ كُلِّهٖ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِیْ
لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِیْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِیْنَ وَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ جان تو كہ صاحب مہج الدعوات نی اپنی كتاب مین نقل
كی ہی كہ روایت كی ہی ابن عباس سے كہ وہ كہتی ہین كہ ایكروز گیا مین خدمت بابركت
رسولخدا مین پس دیكہا مینی كہ وہ جناب شاد و خندان ہین عرض كی مینی یا رسول اللہ
كیا خبر ہی حضرت نی فرمایا كہ ای پسر عباس آئی میری پاس جبرئیل ع اور او كی ہاتہ میں

ایک صحیفہ تھا کہ اوسمین کرامات بیحد میری امت کی سے لیے خاصۃً لکھی ہوئی تھی کہ دو تیرکے
واسطی تھی پس جبرئیل سنے کہا یا محمد لو اس صحیفہ کو اور پڑہو جو کچہ کہ اسمین ہی اور تعظیم
کرو اسکی کہ یہ گنج ہی گنجہای آخرت سے اور بسبب اسدعا کی خدائی تمکو اور تمہارے
امت کو کرامی کیا ہی پس مینی کہا کہ وہ کونسا صحیفہ ہی جبرئیل نے کہا سبحان اللہ وبحمدہ
اور یہ وہ دعا ہی کہ مقدم چاہیے ذکر اوسکا تا سبحان اللہ العظیم پس پیغمبر خدا نے فرمایا کہ
ای جبرئیل اسدعا کی پڑہنی والی کی لیی کسقدر ثواب ہی جبرئیل نی کہا یا محمد سوا
کیا تمنی اوسدعا کی ثواب سی کہ سوای خدائی عزوجل کے کوئی اوسکی ثواب کو
نہین جانتا یہ کہکر جبرئیل نے کہا کہ اگر تمام دریا مداد وسیاہی ہون اور درخت
جہان کی قلم ہون اور ملائکہ کاتب ہون اور صفحۂ دنیا کاغذ ہو اور ہزار بار ہ سیاہی
لکہنی سے لکہنے تمام ہوجاوی اور قلم شکستہ ہوجاوین پہر بہی ہزار کا ایک حصہ بہی
نہ لکھہ سکین ای محمد بحق اوس خدا کی کہ جسنے تمکو بحق سا تہ پیغمبری کی بہیجا ہی کہ کوئی
مرد اور عورت ایسی نہین ہی کہ جو اسدعا کو پڑہی یا لکہی مگر یہ کہ خدا کرامت کری
اوسکو ثواب چار پیغمبر ونکا کہ ایک اونمین سی تم ہو اور عیسی اور موسی اور
ابراہیم علیہم السلام اور ثواب چار ملائکہ کا کہ اونمین سی ایک مین جبرئیل
ہون اور اسرافیل و میکائیل و عزرائیل ہین اور جو کوئی پڑہی اسدعا کو اپنی تمام
عمر مین ایکبار خدا تعالی اوسکو عذاب آتش دوزخ مین کبہی گرفتار نکریگا اگرچہ
اوس شخص کے گناہ مثل کف دریا اور قطرہای باران وشمار ستارگان اور
ریگ بیابان و موہا و شبنم کے اور برابر وزن عرش و کرسی و لوح و قلم اور بہشت
و دوزخ کی ہون پس خدا وند کریم بخشی کا اون سبکے تئین اور لکہی کا عوض ہر

ہر گناہ کی ہزار نیکیان اور اگر کسی شخص کے تئین کوئی غم یا بیماری یا تشنگی یا کسی طرح کا اضطراب ہووی پس تین مرتبہ اسدعا کو پڑہی حقتعالی اوسکی حاجت کو برلاتا ہے اور اگر ایسی مقام مین کہ جہان شیر و گرگ یعنی بہیڑیا ہو وہان اسدعا کو پڑہی حقتعالے اوسکی شر سی محفوظ رکہتا ہی یا پادشاہ ظالم کا خوف اور ڈر ہو پروردگار عالم برکت سی اس دعا کی جمیع بدیوں سی اور جنّی کہ ڈر رکہتا ہی اوسب سی محفوظ رکہیگا اور اگر بوقت جنگ اسدعا کو ایک مرتبہ پڑہی حقتعالی ستر مرد شجاع و جنگی کی طاقت اوسکو عطا کرتا ہی اور اگر واسطی دفع درد سر اور درد شقیقہ یا درد شکم یا درد چشم کے پڑہی حقتعالی اوسکی تئین ان عوارض سی محفوظ رکہیگا اور اگر واسطے گزیدن مار و عقرب یعنی سانپ کے کاٹی یا بچہو کی اسطی پڑہی حقتعالی اوسکی شر سی نگہبانی کریگا اور پہر کہا جبرئیل نی یا محمدؐ جو کوئی اسدعا کو باور نکری وہ شخص ہمسی بری ہی اور جو کوئی انکار اسدعا کا کری تو اسدعا کی برکت اوسی جاتی رہتی ہی پیغمبر خداؐ نے حضرت جبرئیلؑ سی پوچہا کہ فضیلت اسدعا کی اور دعاؤن پر کس جہت سی ہی جبرئیل نے عرض کی کہ اس سبب سی کہ اسدعا مین اسم اعظم خدا کا ہی اور جو کوئی اسدعا کو پڑہی تو یاد داشت اور ذہن اور دانش اور عمر اوسکی اور خوبی بدن اوسکو زیادہ ہوتی ہی اور دفع ہوتی ہی پڑہنی والی سی ستر بلائین دنیا کی اور ستر سی بلائین آخرت کے باذن خدا تعالی حسن بصری کہتا ہی کہ نہی بعد پیغمبر خداؐ اور اونکی اولاد کی بعد واسطی امت کی بعد قرآن کے کوئی چیز بزرگتر اسدعا سی منقول ہی کہ جو کوئی حرمت اسدعا کے بجا لاوی وہ شخص خطر مین ہی روایت کی ہی حضرت امیر المومنینؑ سی کہ پیغمبر خداؐ نی فرمایا کہ ایک دفعہ مکہ معظمہ مین پس مقام ابراہیمؑ مین نماز

پڑہتا تہا اور اپنی امت کی واسطے دعائے آمرزش خدا سی کرتا تہا کہ جبرئیل امینؑ نازل ہوئے
اور مجہسی کہا کہ ای محمدؐ امت کی مقدمہ مین تمکو نہایت حریص پایا اور خدا تعالے
مہربان تر ہی اپنی بندون پر پس پیغمبر خداؐ نی جبرئیلؑ سی فرمایا کہ ای برادر اور ای دوست
میری میری امت کو تم دوست اور عزیز رکہتی ہو پس یاد و تم میری تئین ایسی دعا کہ میری بعد
یاد کرین میری بعد یعنی ایسی کثیر الثواب اور کثیر المنفعۃ دعا لاو کہ بعد میری امت میرے
اوسکو پڑہی اور بسبب اوسکی نجات پاوی اور مجہکو یاد کری میری بعد جبرئیل نے عرض کے
کہ وصیت کرتا ہون مین تمکو کہ تم حکم کرو اپنی امت کو کہ ہر مہینی مین ایام بیض کو روزہ
رکہین کہ وہ تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین ہی اور پڑہین اس دعا کو کہ حاملان عرش
اوٹہائین ہین عرش کے تئین اسی دعا کی برکت سی اور بہ برکت اس دعا کی نیچی زمین پر
آتی ہین اور اوپر آسمان کے جاتی ہین اور یہ دعا لکہی ہوئی ہی اوپر دروازہ بہشت کی اور
برکت سی اس دعا کی دروازی بہشت کو کہولتی ہین اور لوگونکو حشر کرین کے قیامت
کی دن بامر خدا اور جو کوئی اس دعا کو تمہاری امت مین سی پڑہی حقتعالی عذاب
گور کو اوسی اوٹہالیگا اور بی کشمکش کر دیگا ہول قیامت اور آفات دنیا اور آخرت
سی اور جو کوئی اس دعا کو پڑہیگا نجات پائیگا عذاب دوزخ سی بعد اوسکی رسولخداؐ نے
سوال کیا ثواب دعا سی کہ کیا ثواب ہی جبرئیلؑ نی کہا یا محمدؐ سوال کیا تمنی اوس چیز سے
کہ قادر نہین ہو تم مین اوسکی وصف پر اور نہین جانتا کوئی قدر اوسکی سوائی خدا کے
ای محمدؐ اگر تمام درخت ہائی دنیا قلم ہون اور تمام دریا سیاہی ہون اور تمام خلائق
لکہنے والی ہون جب بہی دعا پڑہنی والے کا ثواب نہین لکہہ سکتی اور کوئی بندہ ایسا
نہین ہی کہ اس دعا کو پڑہی کہ خدا اوسکو آزاد نکرے اور خلاص بندسی نکری اور جو غمناک

کہ پڑہی اسدعا کو خدا اوسکو فرحت دیوی اور غم کو دور کری اور جو صاحب حاجت کہ اسدعا
پڑہی خدا اوسکے حاجت دنیا اور آخرت کو برلاوی اور نگاہ اور محفوظ رکہی اوس شخص کو
مرگ مفاجات اور ہول کور اور بیچارگی و مفلسی دنیا سی اور بخشی اوسکو شفاعت محمد کے
روز قیامت سکے اور اوس شخص کو بہشت مین مار وئی خندان لاکر بیچ غرفہ بہشت سکے
جگہ دیگا اور حلہای بہشت خدا اوسکو عطا فرمائیگا اور جو کوئی روزہ رکہی اور اسدعا کو
پڑہی تو خدا اوندکریم لکہا ہی واسطی اوسکی ثواب جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل
اور ابراہیم خلیل و موسی کلیم و عیسی روح اللہ و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کا
پیغمبر خدا فرماتی ہین کہ اسقدر ثواب دعا پڑہنی والی کا جبرئیل سی سنکر مینی تعجب کیا
کہ جبرئیل نے کہا کہ تمہاری امت مین سی جو کوئی اسدعا کو پڑہی ایکدفعہ تو خدا اوسکو حشر
کریگا قیامت کی دن اسطرحسی کہ منہ اوسکا مثل ماہ بدر کامل کی چمکتا ہوگا اور لوگ وسی
دیکہکر حشر مین پوچہین سکے کہ یہ کون شخص ہی پس فرشتی کہین سکے کہ نہ یہ پیغمبر ہی اور نہ یہ
فرشتہ ہی بلکہ یہ ایک بندہ ہی بندگان خدا سی اور فرزندان آدم مین سی ہی کہ اسنے
اپنی مدت العمر مین ایکدفعہ اسدعا کو پڑہا تہا پس خدا نے اوسکو اپنی کرامت [illegible] برکت
اسدعا کی ممتاز کیا پس جبرئیل ع نے کہا کہ ای خاص پیغمبر [illegible] ابھی
تو جبتک کہ اوسکی نئین حشر کرین مین اوسکے انتظار مین [illegible] اور سوار ہونگا
جب تک کہ اوس شخص کو براق پر سوار نکرلوں اور بہشت مین نہ پہنچالون اور وہ ہمیشہ
بہشت مین جوار ابراہیم و محمد مین رہیگا اور اوسپر حساب و کتاب نہین اور مین ضامن ہون
کہ خوانندہ اسدعا کا عورت ہو یا مرد ہو خدا اوسپر عذاب نکریگا اگرچہ گناہ اوسکی زیادہ ہون
کف دریا اور قطرہای باران و برگہای درختان و شمار خلائق بہشت و دوزخ سی اور خدا اوسکو عنایت

فرماویگا خوانندۂ دعاکو ثواب حج مبرور و عمرۂ مقبول کا یا محمد جو کوئی باطہارت محل
خواب یعنی بستر پر اس دعاکو پانچ مرتبہ پڑہے تمکو خواب مین دیکھیگا کہ تم اوسکو
بشارت بہشت کی دیتی ہوسکے اور جو کوئی کہ گرسنہ اور بہوکا اور تشنہ اور پیاسا
ہووی اور طعام و آب اوسکو نہ ملیا خستہ ہووی پس اس دعاکو پڑہی خدا اوسکو
فرحت دیگا اور برکت سی اس دعاکی حقتعالی آب و طعام اوسکو پہونچایگا اور حاجتہای
دنیا و آخرت بر لائیگا اور اگر کوئی چیز چوری کئی ہو یا غلام بہاگ گیا ہو پس وضو کری اور
دو رکعت نماز بجالائی کہ ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے قل ہو اللہ احد دو مرتبہ پڑہے
جب نماز سی فارغ ہو تو اس دعاکو پڑہی اور جس کاغذ مین کہ یہ دعا لکہی ہو اوس کاغذ کو
اپنی سامنے یا سر کے نیچی رکہی پس غلام اوسکا برکت سی اس دعاکی چلا آویگا اگرچہ
بیچ مشرق یا مغرب کے ہو اور اگر کسی دشمن سی ڈرتا ہو اس دعاکو واسطے حفاظت نفس
اپنا کی پڑہی خداوند کریم اوسکی تئین اپنی حفظ حمایت مین رکہیگا اور اوسپر دشمن ہرگز
ظفریاب نہو کا اگر کوئی قرضدار ہو اور [illegible] دعاکو پڑہی قرض سے ادا ہوگا اور ادائی قرض
باسانی ہوجائیگی اگر بیمار [illegible] اسد [illegible] [illegible] پاوی اور اگر بندۂ مومن و مخلص اسدعاکو
کوہ پر یعنی پہاڑ پر پڑہی [illegible] [illegible] جاوسے اور اگر بہ نیت خالص آب روان پر
پڑہی پانی [illegible] [illegible] اور کچہ تعجب نکر اس دعاکی فضیلتو نکا کہ اس دعا مین اسم اعظم خداہی لکہ
جس وقت کہ کوئی [illegible] پڑہی فرشتے اور آدم اور دیو واسطی پڑہنی والی کے خدا سی دعائے
خیر کرتے ہین اور خدا اونکی دعاؤنکو بہ برکت اس دعاکی اسکے حقمین قبول فرماتاہی اور جو کوئی
کہ ساتہ خداکی اور رسول خداکی اور ساتہ اس دعاکی ایمان رکہتاہی چاہیی کہ اپنی دلکی
تئین شک مین نہ ڈالی اس دعاکی فضیلتون پر کہ جو مذکور ہوئین و اللہ اعلم اور یہ بہی پیغمبر خدا صلی

فرمایا کہ جو کوئی پڑھے اس دعا کو وقت جنگ و جدال کے دشمن پر غالب ہوگا
اور جو کوئی کہ پڑھے اس دعا کو اوسکی چہرے پر نور مثل نور اولیا کی چمکیگا پس خوشا
حال اوس شخص کا کہ جو قدر و منزلت اس دعا کے جانے اور اعتقاد کرے اور محفوظ رکھیگا خدا
اوس شخص کو کہ جو اسکی عظمت اور بزرگی کرے جمیع سختیوں میں اور آسان کریگا اوسپر
جمیع مشکلوں کو اور روا ہی اوس شخص پر کہ جو نہ پہچانے اور اعتقاد نکرے اسکی فضائل کا
انتہی محصل بعض اسناد و پس حقیر نے اسکی اسناد کو مختصر کرکے لکھا
کہ اگر تمام لکھتا تو بہت طول ہوجاتا پس وہ دعای جلیل القدر معظم المنزلت یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَهٗ مِنْ اِلٰهٍ مَا اَقْدَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَدِيْرٍ
مَا اَعْظَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَظِيْمٍ مَا اَجَلَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ جَلِيْلٍ مَا اَمْجَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ مَاجِدٍ مَا اَرْأَفَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ رَءُوْفٍ مَا اَعَزَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَزِيْزٍ مَا اَكْبَرَهٗ
وَسُبْحَانَهٗ مِنْ كَبِيْرٍ مَا اَقْدَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَدِيْمٍ مَا اَعْلَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَلِيٍّ
عَالٍ
مَا اَسْنَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ سَنِيٍّ مَا اَبْهَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَهِيٍّ مَا اَنْوَرَهٗ وَ
سُبْحَانَهٗ مِنْ مُنِيْرٍ مَا اَظْهَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ ظَاهِرٍ مَا اَخْفَاهُ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ خَفِيٍّ مَا اَعْلَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَلِيْمٍ مَا اَخْبَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ خَبِيْرٍ
مَا اَكْرَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ كَرِيْمٍ مَا اَلْطَفَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ لَطِيْفٍ مَا اَبْصَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ

من بصير ما اسمعه وسبحانه من سميع ما احفظه وسبحانه من حفيظ ما املأه
وسبحانه من ملي ما اوفاه وسبحانه من وفي ما اغناه وسبحانه من غني
ما اعطاه وسبحانه من معط ما اوسعه وسبحانه من واسع ما اجوده
وسبحانه من جواد ما افضله وسبحانه من مفضل ما انعمه وسبحانه
من منعم ما اسيده وسبحانه من سيد ما ارحمه وسبحانه من رحيم
ما اشده وسبحانه من شديد ما اقواه وسبحانه من قوي ما احكمه
وسبحانه من حكيم ما ابطشه وسبحانه من باطش ما اقومه وسبحانه
من قيوم ما احمده وسبحانه من حميد ما ادومه وسبحانه
من دائم ما ابقاه وسبحانه من باق ما افرده وسبحانه من فرد
ما اوحده وسبحانه من واحد ما اصمده وسبحانه من صمد ما املكه
وسبحانه من مالك ما اولاه وسبحانه من ولي ما اعظمه وسبحانه
من عظيم ما اكمله وسبحانه من كامل ما اتمه وسبحانه من
تام ما اعجبه وسبحانه من عجيب ما افخره وسبحانه من فاخر
ما ابعده وسبحانه من بعيد ما اقربه وسبحانه من قريب ما
امنعه وسبحانه من مانع ما اغلبه وسبحانه من غالب ما اعفاه

مُحْسِنٌ — وَسُبْحَانَهُ مِنْ عَفُوٍّ مَا اَحْسَنَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ حَسَنٍ مَا اَجْمَلَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ

مُجْمِلٌ — جَمِيْلٍ مَا اَقْبَلَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ قَابِلٍ مَا اَشْكَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ شَكُوْرٍ

مَا اَغْفَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ غَفُوْرٍ مَا اَكْبَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ كَبِيْرٍ مَا اَخْبَرَهُ وَ

سُبْحَانَهُ مِنْ خَبِيْرٍ مَا اَجْبَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ جَبَّارٍ مَا اَدْيَنَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ دَيَّانٍ

مَا اَقْضَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ قَاضٍ مَا اَمْضَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مَاضٍ مَا اَنْفَذَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ

اَحَدٌ — نَافِذٍ مَا اَرْحَمَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَحِيْمٍ مَا اَخْلَقَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ خَالِقٍ مَا اَقْهَرَهُ

حَلِيْمٌ اَوْرَدَهُ — وَسُبْحَانَهُ مِنْ قَاهِرٍ مَا اَمْلَكَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مَالِكٍ مَا اَقْدَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ — مَا اَوْلَاهُ

رَازِقٌ — قَادِرٍ مَا اَرْفَعَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَفِيْعٍ مَا اَشْرَفَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ شَرِيْفٍ — وَالٍ

اَبْسَطَهُ — مَا اَرْزَقَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَازِقٍ مَا اَقْبَضَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ قَابِضٍ مَا اَبْسَطَهُ — بَاسِطٍ

وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَاسِطٍ مَا اَهْدَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ هَادٍ مَا اَصْدَقَهُ وَسُبْحَانَهُ

مِنْ صَادِقٍ مَا اَبْدَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَادٍ مَا اَقْدَسَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ قُدُّوْسٍ

مَا اَطْهَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ طَاهِرٍ مَا اَزْكَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ زَكِيٍّ

مَا اَبْقَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَاقٍ مَا اَعْوَدَهُ وَسُبْحَانَهُ

مِنْ عَوَّادٍ مَا اَفْطَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ فَاطِرٍ

مَا اَوْهَبَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ وَهَّابٍ مَا اَتْوَبَهُ وَسُبْحَانَهُ

محسنٌ — وسبحانه من عفوٍّ ما احسنه وسبحانه من حسنٍ ما اجمله وسبحانه من

مجملٌ — جميلٍ ما اقبله وسبحانه من قابلٍ ما اشكره وسبحانه من شكورٍ

ما اغفره وسبحانه من غفورٍ ما اكبره وسبحانه من كبيرٍ ما اجبره و

سبحانه من جبرٍ ما اجبره وسبحانه من جبارٍ ما ادينه وسبحانه من ديانٍ

ما اقضاه وسبحانه من قاضٍ ما امضاه وسبحانه من ماضٍ ما انفذه وسبحانه من

احلمه — نافذٍ ما ارحمه وسبحانه من رحيمٍ ما اخلقه وسبحانه من خالقٍ ما اقهره

حليمٍ ارزقه — وسبحانه من قاهرٍ ما املكه وسبحانه من مالكٍ ما اقدره وسبحانه من — ما اولاه

رازقٍ — قادرٍ ما ارفعه وسبحانه من رفيعٍ ما اشرفه وسبحانه من شريفٍ — والٍ

ابسطه — ما ارزقه وسبحانه من رازقٍ ما اقبضه وسبحانه من قابضٍ ما ابسطه — باسطٍ

وسبحانه من باسطٍ ما اهداه وسبحانه من هادٍ ما اصدقه وسبحانه

من صادقٍ ما ابداه وسبحانه من بادٍ ما اقدسه وسبحانه من قدوسٍ

ما اطهره وسبحانه من طاهرٍ ما ازكاه وسبحانه من زكيٍّ

ما ابقاه وسبحانه من باقٍ ما اعوده وسبحانه

من عوادٍ ما افطره وسبحانه من فاطرٍ

ما اوهبه وسبحانه من وهابٍ ما اتوبه وسبحانه

اور بہشت و دوزخ اور آفتاب و ماہتاب کو اور ستارونکو اور پہاڑونکو اور جو کچھ
کہ بیابان اور صحراؤنمین اور دریاؤنمین ہی اور خلق کیا خدا نے ان ناموں سی ہوام
و وحش و درختونکو اور جتنی کہ مخلوقات اور عجائب ہین اور پیدا کیا خدا نے ان ناموں سے
اون چیزونکو کہ سوائی خدا کی اور کوئی نہین جانتا پس تعلیم نکرو تم اس دعا کو مگر نیک آدمیونکو
اپنی امت مین سی اسواسطے کہ حکم خدا جاری ہوا ہی اس امر پر کہ جو کوئی ایکدفعہ اسکو پڑھے
پس دعا اوس شخص کی مستجاب ہوگی اور وہ دعا یہ ہی اللّٰہمَّ اِنِّی اَسئَلُكَ بِاسمِكَ
الَّذِی اِذَا ذُکِرَ بِہٖ تَزَعزَعَت مِنہُ السَّمٰوٰتُ وَانشَقَّت مِنہُ الاَرَضُونَ
وَتَقَطَّعَت مِنہُ السَّحَابُ وَتَصَدَّعَت مِنہُ الجِبَالُ وَجَرَت مِنہُ الرِّیَاحُ وَانتَقَضَت
مِنہُ البِحَارُ وَاضطَرَبَت مِنہُ الاَموَاجُ وَعَصَفَت مِنہُ الرِّیَاحُ وَغَارَت مِنہُ النُّفُوسُ
وَوَجِلَت مِنہُ القُلُوبُ وَزَلَّت مِنہُ الاَقدَامُ وَصَمَّت مِنہُ الاٰذَانُ وَشَخَصَت
مِنہُ الاَبصَارُ وَخَشَعَت مِنہُ الاَصوَاتُ وَخَضَعَت لَہُ الرِّقَابُ وَقَامَت لَہُ
الاَروَاحُ وَسَجَدَت لَہُ المَلٰٓئِکَۃُ وَسَبَّحَت لَہٗ وَارتَعَدَت لَہُ الفَرَائِصُ وَاهتَزَّ لَہُ
العَرشُ وَدَانَت لَہُ الخَلَائِقُ وَبِالاِسمِ الَّذِی وُضِعَ عَلَی الجَنَّۃِ فَاُزلِفَت
وَعَلَی الجَحِیمِ فَسُعِّرَت وَعَلَی النَّارِ فَتَوَقَّدَت وَعَلَی السَّمَآءِ فَاستَقَلَّت وَقَامَت
بِلَا عَمَدٍ وَلَا سَنَدٍ وَعَلَی النُّجُومِ فَتَزَیَّنَت وَعَلَی الشَّمسِ فَاَشرَقَت وَعَلَی القَمَرِ

فَأَنَارَ وَ أَنْهَاءَ وَعَلَى الْأَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَعَلَى الْجِبَالِ فَأَرْسَتْ وَعَلَى الرِّيَاحِ

فَدَارَتْ وَعَلَى السَّحَابِ فَأَمْطَرَتْ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ فَسَبَّحَتْ وَعَلَى الْإِنْسِ

وَالْجِنِّ فَأَجَابَتْ وَعَلَى الطَّيْرِ وَالنَّمْلِ فَتَكَلَّمَتْ وَعَلَى اللَّيْلِ فَأَظْلَمَ وَ

عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَعَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَسَبَّحَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِي اسْتَقَرَّتْ

بِهِ الْأَرَضُونَ عَلَى قَرَارِهَا وَالْجِبَالُ عَلَى أَمَاكِنِهَا وَالْبِحَارُ عَلَى حُدُودِهَا

وَالْأَشْجَارُ عَلَى عُرُوقِهَا وَالنُّجُومُ عَلَى مَجَارِيهَا وَالسَّمٰوٰتُ عَلَى

بِنَائِهَا وَحَمَلَتِ الْمَلٰئِكَةُ عَرْشَ الرَّحْمٰنِ بِقُدْرَةِ رَبِّهَا وَبِالْاِسْمِ

الْقُدُّوسِ الْقَدِيْمِ الْمُقَدَّمِ الْمُخْتَارِ الْجَبَّارِ الْمُتَكَبِّرِ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَظِّمِ الْعَزِيْزِ

الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ الْمَلِكِ الْمُقْتَدِرِ الْحَمِيْدِ الْمَجِيْدِ الصَّمَدِ الْمُتَوَحِّدِ

الْمُتَفَرِّدِ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ وَبِالْاِسْمِ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ فِي عِلْمِ الْمُحِيْطِ

بِعَرْشِهِ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ الْمُبَارَكِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ

الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ الْمُتَكَبِّرِ الْخَالِقِ الْبَارِئِ الْمُصَوِّرِ الْأَوَّلِ الْاٰخِرِ الظَّاهِرِ

الْبَاطِنِ الْكَائِنِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمُكَوِّنِ لِكُلِّ شَيْءٍ وَالْكَائِنِ

بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ وَلَا يَفْنٰى وَلَا يَتَغَيَّرُ نُوْرٌ فِي

نُوْرٍ وَنُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ وَنُوْرٌ فَوْقَ كُلِّ نُوْرٍ وَنُوْرٌ يُضِيْءُ بِهِ كُلُّ نُوْرٍ

وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ سَمّٰی بِہٖ نَفْسَہٗ وَاسْتَوٰی بِہٖ عَلٰی عَرْشِہٖ
فَاسْتَقَرَّ بِہٖ عَلٰی کُرْسِیِّہٖ وَخَلَقَ بِہٖ مَلٰٓئِکَتَہٗ وَسَمٰوٰتِہٖ
وَاَرْضِہٖ وَجَنَّتَہٗ وَنَارَہٗ وَاسْتَدْعٰی بِہٖ خَلْقَہٗ وَاحِدًا اَحَدًا اَصَمَدًا
کَبِیْرًا مُتَکَبِّرًا عَظِیْمًا مُعَظَّمًا عَزِیْزًا مَلِیْکًا مُقْتَدِرًا قُدُّوْسًا
مُعَدِّسًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ وَبِالْاِسْمِ
الَّذِیْ لَمْ یَکْتُمْہُ لِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِہٖ صَدَقَ الصَّادِقُوْنَ وَکَذَبَ
الْکَاذِبُوْنَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ ھُوَ مَکْتُوْبٌ فِیْ رَاحَۃِ مَلَکِ الْمَوْتِ
الَّذِیْ اِذَا نُظِرَتْ اِلَیْہِ الْاَرْوَاحُ تَطَایَرَتْ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ ھُوَ
مَکْتُوْبٌ عَلٰی سُرَادِقِ عَرْشِہٖ مِنْ نُّوْرٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰہِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ ھُوَ مَکْتُوْبٌ عَلٰی سُرَادِقِ الْمَجْدِ وَبِالْاِسْمِ
الْمَکْتُوْبِ فِیْ سُرَادِقِ الْبَھَآءِ وَبِالْاِسْمِ الْمَکْتُوْبِ فِیْ سُرَادِقِ الْعَظَمَۃِ
وَبِالْاِسْمِ الْمَکْتُوْبِ فِیْ سُرَادِقِ الْجَلَالِ وَبِالْاِسْمِ الْمَکْتُوْبِ فِیْ سُرَادِقِ
الْعِزَّۃِ وَبِالْاِسْمِ الْمَکْتُوْبِ فِیْ سُرَادِقِ الْخَالِقِ النَّصِیْرِ رَبِّ الْمَلٰٓئِکَۃِ
الثَّمَانِیَۃِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَبِالْاِسْمِ الْاَکْبَرِ الْاَکْبَرِ وَبِالْاِسْمِ
الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْمُحِیْطِ بِمَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَبِالْاِسْمِ

الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِہٖ الشَّمْسُ وَاَضَاءَ بِہٖ الْقَمَرُ وَسُجِّرَتْ بِہٖ الْبِحَارُ وَ
نُصِبَتْ بِہٖ الْجِبَالُ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ قَامَ بِہٖ الْعَرْشُ وَالْکُرْسِیُّ وَبِالْاَسْمَاءِ
الْمُقَدَّسَاتِ الْمَکْنُوْنَاتِ الْمَخْزُوْنَاتِ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَہٗ وَبِالْاِسْمِ
الَّذِیْ کُتِبَ عَلٰی وَرَقِ الزَّیْتُوْنِ فَاُلْقِیَ فِی النَّارِ فَلَمْ یَحْتَرِقْ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ
مَشٰی بِہٖ الْخِضْرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلَی الْمَاءِ فَلَمْ تَبْتَلَّ قَدَمَاہُ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ
تُفْتَحُ بِہٖ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَبِہٖ یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ
ضَرَبَ بِہٖ مُوْسٰی بِعَصَاہُ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ
وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ کَانَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یُحْیِیْ بِہٖ الْمَوْتٰی وَیُبْرِئُ بِہٖ
الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَبِالْاَسْمَاءِ الَّتِیْ یَدْعُوْ بِھَا جِبْرَائِیْلُ وَ
مِیْکَائِیْلُ وَاِسْرَافِیْلُ وَعِزْرَائِیْلُ وَحَمَلَۃُ الْعَرْشِ وَالْکَرُوْبِیُّوْنَ وَمَنْ
حَوْلَھُمْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحَانِیُّوْنَ الصَّآفُّوْنَ الْمُسَبِّحُوْنَ وَبِالْاَسْمَاءِ
الَّتِیْ لَا تُنْسٰی وَبِوَجْھِہِ الَّذِیْ لَا یَبْلٰی وَبِنُوْرِہِ الَّذِیْ لَا یُطْفَأُ وَبِعِزَّتِہِ الَّتِیْ
لَا تُرَامُ وَبِقُدْرَتِہِ الَّتِیْ لَا تُضَامُ وَبِمُلْکِہِ الَّذِیْ لَا یَزُوْلُ وَبِسُلْطَانِہِ
الَّذِیْ لَا یَتَغَیَّرُ وَبِالْعَرْشِ الَّذِیْ لَا یَتَحَرَّکُ وَبِالْکُرْسِیِّ الَّذِیْ لَا یَزُوْلُ
وَبِالْعَیْنِ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَبِالْیَقْظَانِ الَّذِیْ لَا یَسْھُوْ وَبِالْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ

وبالقيوم الذي لا تأخذه سنة ولا نوم وبالذي تسبح السموات و
الارضون بأطرافها والبحار بأمواجها والحيتان في بحورها والاشجار بحارها
بأغصانها والنجوم بزينتها والوحوش في قفارها والطير في اوكارها
والنحل في اجحارها والنمل في مساكنها والشمس والقمر في افلاكها والنحل
وكل شيء يسبح بحمد ربه فسبحانه مميت الخلائق ولا يموت ما ابين نوره واكرم
وجهه واجل ذكره واقدس قدسه واحمد حمده وانفذ امره واقدر قدرته
على ما يشاء وانجز وعده تعالى عما يقول الظالمون علوا كبيرا ليس له شبيه
وليس كمثله شيء له الخلق وله الامر تبارك الله احسن الخالقين وتبارك
الله رب العالمين وبالاسم الذي قرب به محمدا عليه السلام حتى جاوز
سدرة المنتهى فكان منه كقاب قوسين او ادنى وبالاسم الذي جعل
النار على ابراهيم بردا وسلاما ووهب له من رحمته اسحاق وبرحمته
التي اوتي بها يعقوب بالقميص فالقاه على وجهه فارتد بصيرا
وبالاسم الذي ينشئ السحاب الثقال ويسبح الرعد بحمده وبالاسم
الذي كشف به ضر ايوب واستجاب ليونس عليه السلام في
ظلمات ثلث وبالاسم الذي وهب به لزكريا يحيى نبيا صلى الله

عَلَيْهِمَا وَأَنْعَمَ عَلَىٰ عَبْدِهِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ عَلَّمَهُ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَجَعَلَهُ نَبِيًّا مُبَارَكًا مِنَ الصَّالِحِينَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِي
دَعَاكَ بِهِ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمُقَرَّبِينَ وَدَعَاكَ بِهِ مِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَاسْتَجَبْتَ لَهُمْ وَكُنْتَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَرِيبًا مُجِيبًا وَبِاسْمِكَ
الْمَكْتُوبِ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ فِي لِوَاءِ الْحَمْدِ الَّذِي أَعْطَيْتَهُ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَوَعَدْتَهُ الْحَوْضَ وَالشَّفَاعَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُودَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي
فِي الْحِجَابِ عِنْدَكَ لَا يُضَامُ حِجَابُ عَرْشِكَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي تَطْوِي
السَّمٰوَاتِ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكِتَابِ وَبِاسْمِكَ الَّذِي تَقْبَلُ بِهِ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِكَ
وَتَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَبِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ أَكْرَمِ الْوُجُوهِ وَبِمَا تَوَارَتْ بِهِ
الْحُجُبُ مِنْ نُورِكَ وَبِمَا اسْتَقَلَّ الْعَرْشُ مِنْ بَهَائِكَ يَا إِلٰهَ مُحَمَّدٍ وَإِبْرَاهِيمَ
وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَيُوسُفَ وَالْأَسْبَاطِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ يَا رَبَّ
جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَعَزْرَائِيلَ وَرَبَّ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ
وَمُنْزِلَ التَّوْرٰيةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيمِ أَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ
هُوَ لَكَ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابٍ مِنْ كُتُبِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ
بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ يَا وَهَّابَ الْعَطَايَا يَا فَكَّاكَ الرِّقَابِ وَطَارِدَ الْعُسْرِ

مِنَ الْعَسِيرِ كُنْ شَفِيعِي إِلَيْكَ إِذْ كُنْتَ دَلِيلِي عَلَيْكَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِي
يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِي
يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَبِأَسْمَائِكَ الْمَكْتُوبَاتِ
عَلَى أَجْنِحَةِ الْكَرُوبِيِّينَ وَبِأَسْمَائِكَ الَّتِي يُحْيِي بِهَا الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ وَبِاسْمِكَ
الَّذِي دَعَاكَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِأَسْمَائِكَ الْمَكْتُوبَاتِ
عَلَى عَصَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِاسْمِكَ الَّذِي تَكَلَّمَ بِهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَلَى سَحَرَةِ مِصْرَ فَأَوْحَيْتَ إِلَيْهِ لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى وَبِأَسْمَائِكَ
الْمَنْقُوشَاتِ عَلَى خَاتَمِ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّتِي مَلَكَ بِهَا
الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَالشَّيَاطِينَ وَأَذَلَّ بِهَا إِبْلِيسَ وَجُنُودَهُ وَبِالْأَسْمَاءِ الَّتِي
نَجَا بِهَا إِبْرَاهِيمُ مِنْ نَارِ نُمْرُودَ وَبِالْأَسْمَاءِ الَّتِي رُفِعَ بِهَا إِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مَكَانًا عَلِيًّا وَبِالْأَسْمَاءِ الْمَكْتُوبَاتِ عَلَى جَبْهَةِ إِسْرَافِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَبِالْأَسْمَاءِ الْمَكْتُوبَاتِ عَلَى دَارِ قُدْسِهِ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
دَعَا اللّٰهَ بِهِ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لِلّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ فِي شَيْءٍ مِنْ كُتُبِهِ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ مَخْزُونٌ فِي عِلْمِهِ وَبِأَسْمَائِهِ
الْمَكْتُوبَاتِ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِي خَلَقَ بِهِ جَلَالَاتِ الْخَلْقِ

كُلِّهِمْ وَبِاسْمِ اللّٰهِ الْاَكْبَرِ الْكَبِيْرِ الْاَجَلِّ الْجَلِيْلِ الْاَعَزِّ الْعَزِيْزِ الْاَعْظَمِ

الْعَظِيْمِ وَبِاَسْمَآئِهٖ كُلِّهَا الَّتِيْ اِذَا ذُكِرَتْ بِهَا دَلَّتْ فَرَائِضَ مَلَآئِكَتِهٖ وَسَمَآئِهٖ

وَاَرْضِهٖ وَجَنَّتِهٖ وَنَارِهٖ وَبِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ عَلَّمَهٗ اٰدَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فِيْ جَنَّاتِ عَدْنٍ وَصَلَّى اللّٰهُ وَمَلَآئِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَعَلٰى جَمِيْعِ اَنْبِيَآءِ

اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اَللّٰهُمَّ فَبِحُرْمَةِ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ وَبِحُرْمَةِ تَفْسِيْرِهَا فَاِنَّهٗ لَا يَعْلَمُ

تَفْسِيْرَهَا غَيْرُكَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ دُعَآئِيْ وَارْحَمْ تَضَرُّعِيْ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ عِبَادِكَ

الصَّالِحِيْنَ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ

النَّارِ وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ

بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ازانجملہ وہ دعاہی کہ ذکر

کیاہی اوسکو صاحب مہج الدعوات نے کہ روایت کی ہی محمد حنفیہ بن علی بن

ابیطالب نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جو کوئی خدا کو باین ناموں یاد کری یعنی اسد عاکو

پڑہی خداوند حکیم اوسکے دعا کو مستجاب کرتا ہی اور اگر تختہ آہن براس دعا کو

پڑہی آہن نرم ہو جاوی باذن اللہ اور پیغمبر خدا نے فرمایا کہ قسم ہی اوس خدا کے

کہ جسنے مجکو بحق ساتہ پیغمبری کی بہیجا ہی کہ اگر کسی مرد کی تئین بہوک اور پیاس سخت ہو

اور اسد عا کو پڑہی بہوک اور پیاس جاتی رہی اور ٹہہر جاوی اور اگر اسد عا کو پہاڑ پر
پڑہی تو درمیان پہاڑ کے حسب خواہش اوسکی کے راستہ ہو جاوے کہ اگر چاہی تو
اوسمین سے چلا جاوی اور اگر اسد عا کو دیوانی پر پڑہی دیوانہ ہوش مین آجائے
اور اگر اوس عورت پر کہ جسی جننا دشوار ہو پڑہی جننا اوسکی آسان ہو جاوی اور اگر تمام شہر مین آگ
لگی ہو اور کوئی اس دعا کو پڑہی پس پڑہنی الیکا گہر آتش زدگی سی محفوظ رہیگا اور کبہی
نہ جلیگا برکت سی اسد عا کی اور اگر چالیس شب جمعہ اسد عا کو پڑہی خدا تعالی جمیع گناہونکو
بخشیگا اور اگر اوسکی تئین کسیطرح کا غم ہو تو اوسکا غم دنیا و آخرت کا برطرف
ہوگا برحمت پروردگار عالم اگر پادشاہ ظالم پر قبل اوسکی ملاقات کی اور سامنا کرنیکی اس
دعا کو پڑہی حقتعالے اوس پادشاہ کی تئین مطیع اوس شخص کا کردیگا اور روایت کی ہی کہ سلمان
فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کے کہ یا رسول اللہ صلعم آیا ہو سکتا ہی کہ اسد عا کو مین لوگونکی تئین
تعلیم کرون رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اسد عا کو تعلیم ہر ایک کو نکرو کہ شاید وہ لوگ نماز کو
ترک کرین اور مرتکب گناہ کی ہون اور اسد عا کی پڑہنی سی بخشی جائین مگر اہل بیت اور اپنے
ہمسایہ کے لوگونکو اور اہل شہر کو تعلیم کرو جبکہ وہ تمسی درخواست کرین صاحب جمیع الدعوات
فرماتی ہین کہ ایکدفعہ مین بلای عظیم مین پڑا تہا اور گرفتار رہتا پس اسد عا کو مینی پڑہا
برکت سی اسد عا کی اوس بلا سی خلاص ہوا اور اپنی مراد اور مقصود کو پہنچا اور حقتعالی نے

اور اسد عا کو پڑہی بہوک اور پیاس جاتی رہی اور ٹہہر جاوی اور اگر اسد عا کو پہاڑ پر
پڑہی تو درمیان پہاڑ کے حسب خواہش اوسکی کے راستہ ہوجاوے کہ اگر چاہی تو
اوسمین سے چلا جاوی اور اگر اسد عا کو دیوانی پر پڑہی دیوانہ ہوش مین آجائے
اور اگر اوس عورت پر کہ جسی جنا دشوار ہو پڑہی جنا اوسکی آسان ہوجاوی اور اگر تمام شہر مین آگ
لگی ہو اور کوئی اس دعا کو پڑہی بس پڑہنی البتہ گہر آتش زدگی سی محفوظ رہیگا اور کبہی
نہ جلیگا برکت سی اسد عا کی اور اگر چالیس شب جمعہ اسد عا کو پڑہی خداتعالیٰ جمیع گناہونکو
بخشیگا اور اگر اوسکی تئین کسیطرح کا غم ہو تو اوسکا غم دنیا و آخرت کا برطرف
ہوگا برحمت پروردگار عالم اگر پادشاہ ظالم پر قبل اوسکی ملاقات کی اور سامنا کرنیکی اس
دعا کو پڑہی حقتعالیٰ اوس بادشاہ کی تئین مطیع اوس شخص کا کردیگا اور روایت کی ہی کہ سلمان
فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کے کہ یارسول اللہ صلعم آیا ہوسکتا ہی کہ اسدعا کو مین لوگونکی تئین
تعلیم کرون رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اسد عا کو تعلیم ہر ایک کو نکرو کہ شاید وہ لوگ نماز کو
ترک کرین اور مرتکب گناہ کی ہون اور اسد عا کی پڑہنی سی بخشی جائین مگر اہل بیت اور اپنے
ہمسایہ کے لوگونکو اور اہل شہر کو تعلیم کرو جبکہ وہ تمسی درخواست کرین صاحب جمع الدعوات
فرماتی ہین کہ ایکدفعہ مین بلای عظیم مین پڑا تہا اور گرفتار رہتا بس اسد عا کو مینی پڑہا
برکت سی اسد عا کی اوس بلاسی خلاص ہوا اور اپنی مراد اور مقصود کو پہنچا اور حقتعالی نے

اور اسد عا کو پڑہی بہوک اور پیاس جاتی رہی اور ٹہہر جاوی اور اگر اسد عا کو پہاڑ پر
پڑہی تو درمیان پہاڑ کے حسب خواہش اوسکی کے راستہ ہو جاوے کہ اگر چاہی تو
اوسمین سے چلا جاوی اور اگر اسد عا کو دیوانی پر پڑہی دیوانہ ہوش مین آجائے
اور اگر اوس عورت پر کہ حسی جنّا و شوار ہو پڑہی جنّا اوسکی آسان ہو جاوی اور اگر تمام شہر مین آگ
لگی ہو اور کوئی اس دعا کو پڑہی بس پڑہنی البتہ گہر آتش زدگی سی محفوظ رہیگا اور کبہی
نہ جلیگا برکت سی اسد عا کی اور اگر چالیس شب جمعہ اسد عا کو پڑہی خدا تعالیٰ جمیع گناہونکو
بخشیگا اور اگر اوسکی تئین کسیطرح کا غم ہو تو اوسکا غم دنیا و آخرت کا برطرف
ہو گا برحمت پروردگار عالم اگر پادشاہ ظالم برقبل اوسکی ملاقات کی اور سامنا کرنیکی اس
دعا کو پڑہی حقتعالیٰ اوس پادشاہ کی تئیں مطیع اوس شخص کا کر دیگا اور روایت کی ہی کہ سلمان
فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کے کہ یارسول اللہ صلعم آیا ہو سکتا ہی کہ اسد عا کو مین لوگونکی تئیں
تعلیم کرون رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اسد عا کو تعلیم ہر ایک کو نکرو کہ شاید وہ لوگ نماز کو
ترک کرین اور مرتکب گناہ کی ہون اور اسد عا کی پڑہنی سی بخشی جائین مگر اہل بیت اور اپنے
ہمسایہ کے لوگونکو اور اہل شہر کو تعلیم کرو جبکہ وہ تمسی درخواست کرین صاحب جمع الدعوات
فرماتی ہین کہ ایکدفعہ مین بلای عظیم مین پڑا تہا اور گرفتار رہتا بس اسد عا کو مینی پڑہا
برکت سی اسد عا کی اوس بلا سی خلاص ہوا اور اپنی مراد اور مقصود کو پہنچا اور حقتعالی نے

اور اسد عا کو پڑہی بہوک اور پیاس جاتی رہی اور ٹہہر جاوی آور اگر اسد عا کو پہاڑ پر
پڑہی تو درمیان پہاڑ کے حسب خواہش اوسکی کے راستہ ہوجاوے کہ اگر چاہی تو
اوسمین سے چلا جاوی آور اگر اسد عا کو دیوانی پر پڑہی دیوانہ ہوش مین آجائے
اور اگر اوس عورت پر کہ جسی جننا دشوار ہو پڑہی جننا اوسکی آسان ہوجاوی آور اگر تمام شہر مین آگ
لگی ہو اور کوئی اس دعا کو پڑہی پس پڑہنی اوسکا گہر آتش زدگی سی محفوظ رہیگا اور کبہی
نہ جلیگا برکت سی اسد عا کی اور اگر چالیس شب جمعہ اسد عا کو پڑہی خدا تعالی جمیع گناہانکو
بخشیگا آور اگر اوسکی تئین کسیطرح کا غم ہو تو اوسکا غم دنیا و آخرت کا برطرف
ہوگا برحمت پروردگار عالم اگر پادشاہ ظالم پر قبل اوسکی ملاقات کی اور سامنا کرنیکی اس
دعا کو پڑہی حقتعالے اوس پادشاہ کی تئیں مطیع اوس شخص کا کردیگا آدر روایت کی ہی کہ سلمان
فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کے کہ یارسول اللہ صلعم آیا ہوسکتا ہی کہ اسد عا کو مین لوگونکی تئیں
تعلیم کرون رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اسد عا کو تعلیم ہر ایک کو نکرو کہ شاید وہ لوگ نماز کو
ترک کرین اور مرتکب گناہ کی ہون اور اسد عا کی پڑہنی سی بخشی جائین مگر اہل بیت اور اپنے
ہمسایہ کے لوگونکو اور اہل شہر کو تعلیم کرو جبکہ وہ تمسی درخواست کرین صاحب جمیع الدعوات
فرماتی ہین کہ ایکدفعہ مین بلای عظیم مین پڑا تہا اور گرفتار رہتا پس اسد عا کو مینی پڑہا
برکت سی اسد عا کی اوس بلا سی خلاص ہوا اور اپنی مراد اور مقصود کو پہنچا اور حقتعالی نے

اور اسد عاکو پڑہی بہوک اور پیاس جاتی رہی اور ٹہہر جاوی اور اگر اسد عاکو پہاڑ پر
پڑہی تو درمیان پہاڑ کے حسب خواہش اوسکی کے راستہ ہوجاوے کہ اگر چاہی تو
اوسمین سے چلا جاوی اور اگر اسد عاکو دیوانی پر پڑہی دیوانہ ہوش مین آجائے
اور اگر اوس عورت پر کہ جسی جنا دشوار ہو پڑہی جنا اوسکی آسان ہوجاوی اور اگر تمام شہر مین آگ
لگی ہو اور کوئی اس دعاکو پڑہی پس پڑہنی البتہ گہر آتش زدگی سی محفوظ رہیگا اور کبہی
نہ جلیگا برکت سی اسد عاکی اور اگر چالیس شب جمعہ اسد عاکو پڑہی خدا تعالیٰ جمیع گناہانکو
بخشیگا اور اگر اوسکی تئین کسیطرح کا غم ہو تو اوسکا غم دنیا و آخرت کا برطرف
ہوگا برحمت پروردگار عالم اگر پادشاہ ظالم پر قبل اوسکی ملاقات کی اور سامنا کرنیکی اس
دعاکو پڑہی حقتعالیٰ اوس بادشاہ کی تئیں مطیع اوس شخص کا کردیگا اور روایت کی ہی کہ سلمان
فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کے کہ یارسول اللہ صلعم آیا ہوسکتا ہی کہ اسد عاکو مین لوگونکی تئیں
تعلیم کرون رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اسد عاکو تعلیم ہر ایک کو نکرو کہ شاید وہ لوگ نمازکو
ترک کرین اور مرتکب گناہ کی ہون اور اسد عاکی پڑہنی سی بخشی جائین مگر اہل بیت اور اپنے
ہمسایہ کے لوگونکو اور اہل شہر کو تعلیم کرو جبکہ وہ تمسی درخواست کرین صاحب جمع الدعوات
فرماتی ہین کہ ایکدفعہ مین بلای عظیم مین پڑا تہا اور گرفتار رہتا پس اسد عاکو مینی پڑہا
برکت سی اسد عاکی اوس بلاسی خلاص ہوا اور اپنی مراد اور مقصود کو پہنچا اور حقتعالی نے

اور اسدعا کو پڑہی بہوک اور پیاس جاتی رہی اور ٹہہر جاوی آور اگر اسدعا کو پہاڑ پر پڑہی تو درمیان پہاڑ کے حسب خواہش اوسکی کے راستہ ہوجاوے کہ اگر چاہی تو اوسمین سے چلا جاوی آور اگر اسدعا کو دیوانی پر پڑہی دیوانہ ہوش مین آجائے اور اگر اوس عورت پر کہ حسی جنا دشوار ہو پڑہی جنا اوسکی آسان ہوجاوی آور اگر تمام شہر مین آگ لگی ہو اور کوئی اس دعا کو پڑہی بس پڑہنی البتہ گہر آتش زدگی سی محفوظ رہیگا اور کبہی نہ جلیگا برکت سی اسدعا کی اور اگر چالیس شب جمعہ اسدعا کو پڑہی خدا تعالی جمیع گناہونکو بخشیگا آور اگر اوسکی تئین کسیطرح کا غم ہو تو اوسکا غم دنیا و آخرت کا برطرف ہوگا برحمت پروردگار عالم اگر پادشاہ ظالم پر قبل اوسکی ملاقات کی اور سامنا کرنیکی اس دعا کو پڑہی حقتعالے اوس پادشاہ کی تئیں مطیع اوس شخص کا کردیگا آور روایت کی ہی کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کے کہ یارسول اللہ صلعم آیا ہو سکتا ہی کہ اسدعا کو مین لوگونکی تئیں تعلیم کرون رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اسدعا کو تعلیم ہر ایک کو نکرو کہ شاید وہ لوگ نماز کو ترک کرین اور مرتکب گناہ کی ہون اور اسدعا کی پڑہنی سی بخشی جائین مگر اہل بیت اور اپنے ہمسایہ کے لوگونکو اور اہل شہر کو تعلیم کرو جبکہ وہ تمسی درخواست کرین صاحب جمع الدعوات فرماتی ہین کہ ایکدفعہ مین بلای عظیم مین پڑا تہا اور گرفتار تہا بس اسدعا کو مینی پڑہا برکت سی اسدعا کی اوس بلاسی خلاص ہوا اور اپنی مراد اور مقصود کو پہنچا اور حقتعالی نے

اور اسدعا کو پڑہی بہوک اور پیاس جاتی رہی اور ٹہہر جاوی آور اگر اسدعا کو پہاڑ پر
پڑہی تو درمیان پہاڑ کے حسب خواہش اوسکی کے راستہ ہوجاوے کہ اگر چاہی تو
اوسمین سے چلا جاوی آور اگر اسدعا کو دیوانی پر پڑہی دیوانہ ہوش مین آجائے
اور اگر اوس عورت پر کہ جسی جننا دشوار ہو پڑہی جننا اوسکی آسان ہوجاوی آور اگر تمام شہر مین آگ
لگی ہو اور کوئی اس دعا کو پڑہی بس پڑہنی البتہ گہر آتش زدگی سی محفوظ رہیگا اور کبہی
نہ جلیگا برکت سی اسدعا کی اور اگر چالیس شب جمعہ اسدعا کو پڑہی خدا تعالی جمیع گناہونکو
بخشیگا آور اگر اوسکی تئین کسیطرح کا غم ہو تو اوسکا غم دنیا و آخرت کا برطرف
ہوگا برحمت پروردگار عالم اگر پادشاہ ظالم پر قبل اوسکی ملاقات کی اور سامنا کرنیکی اس
دعا کو پڑہی حقتعالے اوس بادشاہ کی تئیں مطیع اوس شخص کا کردیگا آور روایت کی ہی کہ سلمان
فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کے کہ یا رسول اللہ صلعم آیا ہوسکتا ہی کہ اسدعا کو مین لوگونکی تئیں
تعلیم کرون رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اسدعا کو تعلیم ہر ایک کو نکرو کہ شاید وہ لوگ نماز کو
ترک کرین اور مرتکب گناہ کی ہون اور اسدعا کی پڑہنی سی بخشی جائین مگر اہل بیت اور اپنے
ہمسایہ کے لوگونکو اور اہل شہر کو تعلیم کرو جبکہ وہ تمسی درخواست کرین صاحب جمع الدعوات
فرماتی ہین کہ ایکدفعہ مین بلای عظیم مین پڑا تہا اور گرفتار تہا بس اسدعا کو مینی پڑہا
برکت سی اسدعا کی اوس بلاسی خلاص ہوا اور اپنی مراد اور مقصود کو پہنچا اور حقتعالی نے

اور اسدعا کو پڑہی بہوک اور پیاس جاتی رہی اور ٹہہر جاوی اور اگر اسدعا کو بہاڑ پر
پڑہی تو درمیان پہاڑ کے حسب خواہش اوسکی کے راستہ ہوجاوے کہ اگر چاہی تو
اوسمین سے چلاجاوی اور اگر اسدعا کو دیوانی پر پڑہی دیوانہ ہوش مین آجائے
اور اگر اوس عورت پر کہ جسی جنا دشوار ہو پڑہی جنا اوسکی آسان ہوجاوی اور اگر تمام شہر مین آگ
لگی ہو اور کوئی اس دعا کو پڑہی پس پڑہنی البتہ گہر آتش زدگی سی محفوظ رہیگا اور کبہی
نہ جلیگا برکت سی اسدعا کی اور اگر چالیس شب جمعہ اسدعا کو پڑہی خدا تعالی جمیع گناہونکو
بخشیگا اور اگر اوسکی تئین کسیطرح کا غم ہو تو اوسکا غم دنیا و آخرت کا برطرف
ہوگا برحمت پروردگار عالم اگر پادشاہ ظالم پر قبل اوسکی ملاقات کی اور سامنا کرنیکی اس
دعا کو پڑہی حقتعالے اوس بادشاہ کی تئیں مطیع اوس شخص کا کردیگا اور روایت کی ہی کہ سلمان
فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کے کہ یارسول اللہ صلعم آیا ہو سکتا ہی کہ اسدعا کو مین لوگونکی تئیں
تعلیم کرون رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اسدعا کو تعلیم ہر ایک کو نکرو کہ شاید وہ لوگ نماز کو
ترک کرین اور مرتکب گناہ کی ہون اور اسدعا کی پڑہنی سی بخشی جائین مگر اہل بیت اور اپنے
ہمسایہ کے لوگونکو اور اہل شہر کو تعلیم کرو جبکہ وہ تمسی درخواست کرین صاحب جمع الدعوات
فرماتی ہین کہ ایکدفعہ مین بلای عظیم مین پڑا تہا اور گرفتار رہتا پس اسدعا کو مینی پڑہا
برکت سی اسدعا کی اوس بلاسی خلاص ہوا اور اپنی مراد اور مقصود کو پہنچا اور حقتعالی نے

اور اسدعا کو پڑہی بہوک اور پیاس جاتی رہی اور ٹہہر جاوی اور اگر اسدعا کو پہاڑ پر
پڑہی تو درمیان پہاڑ کے حسب خواہش اوسکی کے راستہ ہوجاوے کہ اگر چاہی تو
اوسمین سے چلاجاوی اور اگر اسدعا کو دیوانی پر پڑہی دیوانہ ہوش مین آجائے
اور اگر اوس عورت پر کہ جسی جنا دشوار ہو پڑہی جنا اوسکی آسان ہوجاوی اور اگر تمام شہر مین آگ
لگی ہو اور کوئی اس دعا کو پڑہی پس پڑہنی الیکا گہر آتش زدگی سی محفوظ رہیگا اور کبہی
نہ جلیگا برکت سی اسدعا کی اور اگر چالیس شب جمعہ اسدعا کو پڑہی خداتعالی جمیع گناہانکو
بخشیگا اور اگر اوسکی تئین کسیطرح کا غم ہو تو اوسکا غم دنیا و آخرت کا برطرف
ہوگا برحمت پروردگار عالم اگر پادشاہ ظالم پر قبل اوسکی ملاقات کی اور سامنا کرنیکی اس
دعا کو پڑہی حقتعالے اوس پادشاہ کی تئین مطیع اوس شخص کا کردیگا اور روایت کی ہی کہ سلمان
فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کے کہ یا رسول اللہ صلعم آیا ہوسکتا ہی کہ اسدعا کو مین لوگونکی تئین
تعلیم کرون رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اسدعا کو تعلیم ہر ایک کو نکرو کہ شاید وہ لوگ نمازکو
ترک کرین اور مرتکب گناہ کی ہون اور اسدعا کی پڑہنی سی بخشی جائین مگر اہل بیت اور اپنے
ہمسایہ کے لوگونکو اور اہل شہر کو تعلیم کرو جبکہ وہ تمسی درخواست کرین صاحب جمع الدعوات
فرماتی ہین کہ ایکدفعہ مین بلای عظیم مین پڑا تہا اور گرفتار رہتا پس اسدعا کو مینی پڑہا
برکت سی اسدعا کی اوس بلاسی خلاص ہوا اور اپنی مراد اور مقصود کو پہنچا اور حقتعالی نے

اور اسدعا کو پڑہی بہوک اور پیاس جاتی رہی اور ٹہہر جاوی آور اگر اسدعا کو پہاڑ پر

پڑہی تو درمیان پہاڑ کے حسب خواہش اوسکی کے راستہ ہوجاوے کہ اگر چاہی تو

اوسمین سے چلا جاوی آور اگر اسدعا کو دیوانی پر پڑہی دیوانہ ہوش مین آجائے

اور اگر اوس عورت پر کہ جسی جننا دشوار ہو پڑہی جننا اوسی آسان ہوجاوی آور اگر تمام شہر مین آگ

لگی ہو اور کوئی اس دعا کو پڑہی بس پڑہنی البتہ گہر آتش زدگی سی محفوظ رہیگا اور کبہے

نہ جلیگا برکت سی اسدعا کی اور اگر چالیس شب جمعہ اسدعا کو پڑہی خداتعالیٰ جمیع گناہونکو

بخشیگا آور اگر اوسکی تئین کسیطرح کا غم ہو تو اوسکا غم دنیا و آخرت کا برطرف

ہوگا برحمت پروردگار عالم اگر پادشاہ ظالم پر قبل اوسکی ملاقات کی اور سامنا کرنیکی اس

دعا کو پڑہی حقتعالے اوس پادشاہ کی تئیں مطیع اوس شخص کا کردیگا آور روایت کی ہی کہ سلمان

فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کے کہ یارسول اللہ صلعم آیا ہوسکتا ہی کہ اسدعا کو مین لوگونکی تئیں

تعلیم کرون رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اسدعا کو تعلیم ہر ایک کو نکرو کہ شاید وہ لوگ نماز کو

ترک کرین اور مرتکب گناہ کی ہون اور اسدعا کی پڑہنی سی بخشی جائین مگر اہل بیت اور اپنی

ہمسایہ کے لوگونکو اور اہل شہر کو تعلیم کرو جبکہ وہ تمسی درخواست کرین صاحب جمیع الدعوات

فرماتی ہین کہ ایکدفعہ مین بلای عظیم مین پڑا تہا اور گرفتار تہا بس اسدعا کو مینی پڑہا

برکت سی اسدعا کی اوس بلا سی خلاص ہوا اور اپنی مراد اور مقصود کو پہنچا اور حقتعالی نے

اور اسدعا کو پڑہی بہوک اور پیاس جاتی رہی اور ٹہہر جاوی آور اگر اسدعا کو پہاڑ پر
پڑہی تو درمیان پہاڑ کے حسب خواہش اوسکی کے راستہ ہوجاوے کہ اگر چاہی تو
اوسمین سے چلا جاوی آور اگر اسدعا کو دیوانی پر پڑہی دیوانہ ہوش مین آجائے
اور اگر اوس عورت پر کہ جسی جننا دشوار ہو پڑہی جننا اوسکی آسان ہوجاوی آور اگر تمام شہر مین آگ
لگی ہو اور کوئی اس دعا کو پڑہی بس پڑہنی البتہ گہر آتش زدگی سی محفوظ رہیگا اور کبہی
نہ جلیگا برکت سی اسدعا کی اور اگر چالیس شب جمعہ اسدعا کو پڑہی خدا تعالی جمیع گناہونکو
بخشیگا آور اگر اوسکی تئین کسیطرح کا غم ہو تو اوسکا غم دنیا و آخرت کا برطرف
ہوگا برحمت پروردگار عالم اگر پادشاہ ظالم پر قبل اوسکی ملاقات کی اور سامنا کرنیکی اس
دعا کو پڑہی حق تعالی اوس پادشاہ کی تئین مطیع اوس شخص کا کردیگا آور روایت کی ہی کہ سلمان
فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کے کہ یارسول اللہ صلعم آیا ہوسکتا ہی کہ اسدعا کو مین لوگونکی تئین
تعلیم کرون رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اسدعا کو تعلیم ہر ایک کو نکرو کہ شاید وہ لوگ نماز کو
ترک کرین اور مرتکب گناہ کی ہون اور اسدعا کی پڑہنی سی بخشی جائین مگر اہل بیت اور اپنی
ہمسایہ کے لوگونکو اور اہل شہر کو تعلیم کرو جبکہ وہ تمسی درخواست کرین صاحب جمیع الدعوات
فرماتی ہین کہ ایکدفعہ مین بلای عظیم مین پڑا تہا اور گرفتار رہتا بس اسدعا کو مینی پڑہا
برکت سی اسدعا کی اوس بلاسی خلاص ہوا اور اپنی مراد اور مقصود کو پہنچا اور حق تعالی نی

اور اسد عا کو پڑہی بہوک اور پیاس جاتی رہی اور ٹہہر جاوی اور اگر اسد عا کو پہاڑ پر
پڑہی تو درمیان پہاڑ کے حسب خواہش اوسکی کے راستہ ہو جاوے کہ اگر چاہی تو
اوسمین سے چلا جاوی اور اگر اسد عا کو دیوانی پر پڑہی دیوانہ ہوش مین آجائے
اور اگر اوس عورت پر کہ جسی جننا دشوار ہو پڑہی جننا اوسکی آسان ہو جاوی اور اگر تمام شہر مین آگ
لگی ہو اور کوئی اس دعا کو پڑہی پس پڑہنی اوسکا گہر آتش زدگی سی محفوظ رہیگا اور کبہی
نہ جلیگا برکت سی اسد عا کی اور اگر چالیس شب جمعہ اسد عا کو پڑہی خدا تعالیٰ جمیع گناہونکو
بخشیگا اور اگر اوسکی تئین کسیطرح کا غم ہو تو اوسکا غم دنیا و آخرت کا برطرف
ہوگا برحمت پروردگار عالم اگر پادشاہ ظالم پر قبل اوسکی ملاقات کی اور سامنا کرنیکی اس
دعا کو پڑہی حقتعالی اوس بادشاہ کی تئیں مطیع اوس شخص کا کردیگا اور روایت کی ہی کہ سلمان
فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم آیا ہو سکتا ہی کہ اسد عا کو مین لوگونکی تئیں
تعلیم کرون رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اسد عا کو تعلیم ہر ایک کو نکرو کہ شاید وہ لوگ نماز کو
ترک کرین اور مرتکب گناہ کی ہون اور اسد عا کی پڑہنی سی بخشی جائین مگر اہل بیت اور اپنے
ہمسایہ کے لوگونکو اور اہل شہر کو تعلیم کرو جبکہ وہ تمسی درخواست کرین صاحب جمع الدعوات
فرماتی ہین کہ ایکدفعہ مین بلای عظیم مین پڑا تہا اور گرفتار رہتا پس اسد عا کو مینی پڑہا
برکت سی اسد عا کی اوس بلاسی خلاص ہوا اور اپنی مراد اور مقصود کو پہنچا اور حقتعالی نے

اسیطرح پڑہی تو بصینا عمی ہوگا کدائی المصباح اور جو شخص کہ اَلْمُعْطِی یَا مُعْطِیَ السَّائِلِیْنَ
کو پڑہی غنی کری اوسکو خدا سوال کرنے سی آور جو شخص کہ سوتے وقت اَلْمَانِعُ بہت کہے
حقتعالی اوسکی قرض کو ادا کری اور جو شخص کہ ہزار مرتبہ اَلنُّوْرُ کہی حقتعالی اوسکو نور ظاہری و باطنی
عطا فرماوی اور جو شخص کہ بہت اَلْہَادِیُ کہی حقتعالی اوسکو معرفت عطا فرماوی اور
جو شخص کہ ہزار دفعہ اَلْبَدِیْعُ کہی حقتعالے اوسکی حاجت کو روا کری آور جو شخص کہ ہزار دفعہ
اَلْوَارِثُ کہی ہدایت کری خدا اوسکو راہ نیک آور جو شخص کہ ہزار دفعہ اَلصَّبُوْرُ کہی حقتعالے
سدائد مین صبر عطا فرماوی آور جو شخص سات ہفتہ حَسْبِیَ اللّٰہُ الْحَسِیْبُ باطریق کہ یکشنبہ سے
شروع کری اور ہر روز ستر مرتبہ اوس اسم کو پڑہی تا سات ہفتہ حقتعالی بی سعت وسکی مطلب کو
عطا فرمائیگا اور نجات دیگا جس چیز سی کہ خائف ہی اور جو شخص کہ انگوٹہی پر اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کو
کندہ کر کے اپنی ہاتہ مین رکہی حقتعالی اوسکو مشہور اور نامور کری اگرچہ وہ گمنام ہوا اور امین
رہیگا وہ شخص خوف کے چیزون سی آور جو شخص کہ اَلْحَفِیْظُ بقدر اعداد حروف اوسکی کے
پڑہی نہ ڈری کسی سی اگرچہ تمام روی زمین پر پہری اور پڑہنا اوسکا باعث امان کا ہی غرق
اور بہت سی چیز جانہ ہی واسطے خائفین کے اسواسطے کہ پڑہنی والا اسکا ہمیشہ محفوظ رہیگا
اور جو شخص کہ اکثر اَلْقَہَّارُ پڑہی حقتعالی محبت دنیا کی اوسکی دل سی نکال آور جو شخص کہ
آخر شب کو ایام محاق میں یَا قَاہِرُ یَا قَہَّارُ یَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ
کو پڑہی اور دعا واسطے اپنی دشمن کے کری تو خدا قہر و غضب اپنا اوسکی عدو پر نازل کری
اور اوسکو شر دشمن سے امین کری باب پانچوان بیچ بیان تیاری انگشتر اور کیفیت اوسکی کے
اور ثواب عقیق وغیرہ کی اور آئینہ دیکہنی اور خضاب کرنی اور عطر لگانی کے اور بیولی ہوکہنے کے ابعا اوس مین تیرہ
فصلین ہین فصل پہلی بیچ فضیلت انگوٹہی کی جاننا چاہئے کہ انگشت مکروہ ہی مردوں کی مین اور عورتوں کی ...

[illegible]

داہنی ہاتھ مین انگوٹھی پہننا اور بسند معتبر حضرت امیر علیہ السلام سی منقول ہی کہ حضرت رسول ۱
صلی اللہ علیہ و آلہ انگوٹھی کو داہنی ہاتھ مین پہنتی تھی اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سی روایت
ہی کہ پیغمبر خدا نی حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی فرمایا کہ یا علی انگوٹھی داہنی ہاتھ مین پہنو تا کہ
مقربون سی ہو حضرت امیر علیہ السلام نی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مقرب
کون ہین حضرت نی فرمایا کہ جبرئیل و میکائیل حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام نی
عرض کی کہ کون سی انگوٹھی ہاتھ مین پہنون پیغمبر خدا نی فرمایا کہ عقیق سرخ در ستیکہ اوسنی
نی اقرار کیا واسطی خدا کے ساتھ یگانگی کی اور واسطی میری ساتھ پیغمبری کی اور واسطی تمہاری
ساتھ وصی ہونی اور خلیفہ و جانشین ہونی کی اور واسطی فرزندون تمہاری کی ساتھ امامت کے اور واسطے
دوستون تمہاری کی ساتھ بہشت کے اور واسطی شیعون اور فرزندان تمہاری کی ساتھ جنت [illegible]
کی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ حضرت جبرئیل نی پیغمبر خدا سی کہا کہ جو
شخص کہ انگوٹھی داہنی ہاتھ مین پہنی اور غرض اوس شخص کے پہنی سی تمہاری سنت اور
[illegible] قیامت کے دن اوسکو اگر مین متحیر دیکھون گا تو اوسکا ہاتھ پکڑ کر آیا
اور [illegible] اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ انگوٹھی
پورون مین پہنائے [illegible] دوسری بیچ بیان اوس چیز کے کہ جس سے
انگوٹھی کا بنانا چاہیے پس جان تو کہ سنت ہے کہ انگوٹھی کو چاندی سی بناو اور مردونکی تئین
انگوٹھی سونیکی پہننا حرام ہی اور انگوٹھی فولاد اور پیتل اور لوہی کی مردون اور عورتونکو
پہننا مکروہ ہی اور حضرت امیر علیہ السلام سی منقول ہے کہ سوا چاندیکی اور کسیکی انگوٹھی
پہننا جائز [illegible] امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ انگوٹھی حضرت رسول خدا صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کی چاندی کی تھی اکثر بہت سی حدیثون مین وارد ہے کہ پیغمبر خدا نی فرمایا کہ یا علی

۲ انگوٹھی سونیکی ہاتہ مین مت پہنو کہ یہ زینت تمہاری ہی بیچ آخرت کی اور پیغمبر خدا نی فرمایا کہ پاک
نہین ہے وہ ہاتہ کہ جسمین انگوٹھی لوہی کی ہو اور دوسری حدیث مین ہی کہ اونحضرت نی فرمایا
کہ پاک نکری خدا اوس ہاتہ کو کہ جسمین انگوٹھی لوہی کی ہو اور بیچ حدیث معتبر کے حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ نماز نہ پڑہی وہ مرد کہ جو انگوٹھی لوہی کی پہنی ہو اور ممانعت فرمائی
پیتل کی انگوٹھی سی بہی **فصل تیسری بیچ فضیلت عقیق کی** جانو بیچ حدیث معتبر کے
حضرت امام حسین علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب حضرت موسی علی نبینا و آلہ و علیہ السلام کوہ طور
پر حقتعالی سی مناجات کرتی تہی تو آنکہین اوپر نظر حضرت موسی کی زمین پر رہتی تہین یعنی آنکہ نیچی کرکی
مناجات کیا کرتی تہی حقتعالی نی اونکی نور چہرہ سی عقیق کو پیدا کیا پس فرمایا حقتعالی نی کہ قسم کہاتا
ہون مین ذات مقدس اپنی کی کہ عذاب نکرونگا مین آتش جہنم سی اوس ہاتہ کی تئین کہ جسمین انگوٹھی
عقیق کے ہووی بشرطیکہ ولایت اور دوستی علی بن ابیطالب علیہ السلام کہتا ہو اور بیچ حدیث دوسری کے
منقول ہی کہ جبرئیل نازل ہوئی اور کہا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ پروردگار تمہی سلا [illegible] شاد کیا ہے
اور فرمایا ہے کہ انگوٹھی کی تئین داہنی ہاتہ مین پہنو اور نگین عقیق کا [illegible] ہاتہ ابیطالب علیہ السلام
سی بہی کہو کہ انگوٹھی عقیق کی داہنی ہاتہ مین پہنین حضرت [illegible] پوچہا کہ یا رسول اللہ
عقیق کیا چیز ہے فرمایا کہ پہاڑ ہی بیچ یمن کے کہ واسطی خدا کے اقرار کیا ہی [illegible] کی اور واسطی میرے پیغمبر
اور واسطی تیری وصی اور اولاد تیری کی امامت اور واسطی شیعیان تمہارے کی بہشت اور واسطی دشمنان
تمہارے کی جہنم اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ نماز اوس شخص کی کہ جسکی ہاتہ
مین انگوٹھی عقیق کی ہووے چالیس درجہ زیادہ ہی اوس شخص کی نماز سے کہ جو بغیر انگوٹھی کی عبادت
بجا لایا ہووے اور دوسری روایت مین ہی کہ دو رکعت نماز کہ با انگشتری عقیق [illegible] ہزار
رکعت بی انگشتری اور بیچ حدیث معتبر کی منقول ہی بشیر دہان سی کہ وہ کہتا ہی کہ عرض

کی ہینی کہ کونسا نگین انگوٹھی پر رکہون حضرت نی فرمایا کہ کون غافل ہی تو عقیق سرخ اور عقیق زرد
اور عقیق سفید سی کہ یہ تینون پہاڑ ہین بیچ بہشت کی لیکن پہاڑ عقیق سرخ کا پس مشرف ہی حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی گہر سی اور عقیق زرد پس مشرف ہی اوپر گہر حضرت فاطمہ
علیہا السلام کی اور عقیق سفید پس مشرف ہی اوپر خانہ حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب
علیہ الصلوۃ والسلام کی اور ہر ایک پہاڑ سی ایک نہر جاری ہی برف سی زیادہ سرد اور شہد سی زیادہ
شیرین اور دودہ سی زیادہ سفید اور نہین سیراب ہوتی اوس نہر سی مگر آل محمد اور شیعیان آل محمد
اور وہ تینون نہرین کوثر سی نکلین ہین اور ایک جگہ پر گرتی ہین اور یہ تینون پہاڑ تقدیس اور تمجید
اور تسبیح الہی کرتی ہین اور واسطی محبان آل محمد کی طلب آمرزش کرتی ہین پس جو کوئی شیعیان
آل محمد سی ایک ان عقیقون مین سی ہاتہ مین رکہی نہ دیکہیگا وہ مگر خیر اور نیکی اور فراخ روزی کی
نیئن اور سلامتی اور محفوظ رہیگا جمیع بلاؤن سی اور امان پائیگا شر پادشاہ ظالم سی اور محفوظ رہیگا
اور [illegible] سی کہ جس سی ڈرتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ کوئی ہاتہ
[illegible] کہ خدا اوس سی دوست رکہی مگر وہ ہاتہ کہ جسمین انگوٹھی عقیق کی ہو کہ خدا
اوس [illegible] اور سلیمان اعمش سی روایت کی ہی کہ ایک روز مین حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت مین بیچ مکان منصور عباسی کی حاضر تہا پس دیکہا مینی
کہ ایک شخص کو باہر لائی کہ گردن مارنی واسطی تیار ہوتی حضرت نی فرمایا کہ سلیمان دیکہ تو کہ انگوٹھی مین اس شخص
کی [illegible] کیا ہی کہا مینی یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ عقیق کا نگین نہین ہی حضرت نی فرمایا
[illegible] اگر عقیق ہوتا تو یہ کوٹ [illegible] نہ کہاتا مینی عرض کی یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و
کچہ آپ عقیق [illegible] فرماوین حضرت نی فرمایا کہ ای سلمان انگوٹھی عقیق کی محفوظ رکہتی
ہاتہ کا کٹ جانی سی عرض کی اور کچہ فرمائیی حضرت نی فرمایا کہ ای سلمان امان بخشتی

ہی خون سی عرض کی ہینی اور کچہ فرمایی حضرت نی فرمایا کہ ای سلمان خدای عزوجل
بہت دوست رکہتا ہی ہینی عرض کی اور کچہ ارشاد ہو حضرت نی فرمایا کہ تعجب کرتا ہون
اوس ہاتہ سی کہ جسمین انگوٹہی عقیق کی ہو کہ کیونکر وہ ہاتہ خالی رہتا ہی درہم و دینار سی ہینی
عرض کی اور کچہ کلم فرمایی حضرت نی فرمایا کہ عقیق نگاہبان آدمی کا ہی ہر بلا سی عرض کی ہینی
یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور کچہ فرمایی حضرت نے فرمایا کہ عقیق محفوظ رکہتا ہی
فقر سی عرض کی ہینی کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ افضل کرو [illegible] اس حدیث کو لوگون
سی اور منسوب کرون میں اس حدیث کو طرف حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی بواسطہ
جد امجد آپ کے حضرت نی فرمایا کہ ہان بیان کر [illegible] حضرت علی بن موسی الرضا
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ عقیق فقر اور دوریستی کو برطرف کرتا ہی اور انگوٹہی سی کی
نفاق کی [illegible] ہی اور حضرت امام [illegible] علیہ السلام [illegible] منقول ہی کہ
انگوٹہی عقیق کی پہنو کہ بہت مبارک ہی اور امید ہی کہ عاقبت او [illegible]
نیکی ہو اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ جو کہ [illegible] نی ہاتہ میں پہنے
حاجت اوسکی بر آتی ہی اور حضرت صادق علیہ السلام [illegible] موجب ہی
کا ہی بیچ سفر کی اور دوسری حدیث میں اوحضرت سی منقول ہی کہ [illegible] انگوٹہی عقیق کی
لیوی پریشان نہوگا او عاقبت کار او نیک ہوگا اور بیچ دوسری حدیث کی وارد ہی کہ حاکم نے
آدمی واسطی کسیکی گرفتار کرنیکی لیی بہیجا تہا بسبب کسی جرم کی حضرت صادق علیہ السلام
نی فرمایا کہ انگوٹہی اوسکو کسطرح پہونچا دو لوگون نے انگوٹہی اوس مجرم کو لیجا کی دی [illegible]
اوس انگوٹہی کی برکت سی کسطرح کی تکلیف [illegible] حاکم سی [illegible] اور بیچ حدیث
دیگر کی منقول ہی کہ کسی شخص نی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی آکر شکایت کی

کہ چور راستی مین آکر میرا سارا مال و اسباب لی گیی حضرت نے فرمایا کہ کیا انگوٹہی عقیق کی ہاتہ مین نہ تہی
اسواسطی کہ وہ ہر بدی سی آدمی کو حفظ و امان مین رکہتی ہی اور بسند معتبر اونحضرت سی منقول ہی کہ
کہ انگوٹہی عقیق سرخ کی ہاتہ مین رکہو کہ جب تک کہ آدمی اوس انگوٹہی کی تئین اپنی پاس رکہیگا کسیطرح
کا اندوہ اوسی نہو یگا فصل چوتہی بیچ فضیلت فیروزہ کی حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی منقول ہے کہ جو کوئی انگوٹہی فیروزہ کی ہاتہ مین رکہے ہاتہ اوسکا فقیر نہووی اور
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہے کہ خداوند عالمیان فرماتا ہی کہ شرم کرتا ہون
مین اوس ہاتہ سی کہ جو آسمان کیطرف واسطی دعا کی بلند ہووی اور اوسمین انگوٹہی فیروزی کی ہووی
کہ کیونکر اوس ہاتہ کو نا امید پہیرون مین اور منقول ہے علی بن محمد صیمری سی کہ کہتا ہی کہ جعفر بن
محمد کی دختر کی ساتہ مینی شادی کی اور اوس عورت سی مجکو بہت محبت ہی مگر اوس عورت سے لڑکا
نہ پیدا ہوتا تہا اکثر حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت مین گیا اور اس امر کو اونحضرت سے
مینی عرض [illegible] یہ سنکر مسکرائی اور فرمایا کہ فیروزے کی انگوٹہی لی اور اس آیہ کو اوسپر کندہ کر
رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین علی بن محمد صیمری کہتا ہی کہ جسطرح حضرت
نی فرمایا تہا اوسیطرح مینے عمل کیا ایکسال نگذرا تہا کہ فرزند متولد ہوا فصل پانچوین
بیچ فضیلت جزع یمانی کی حضرت امیر علیہ السلام سی منقول ہے کہ انگوٹہی جزع یمانی کی ہاتہ
مین پہنو کہ وہ دور کرتی ہی مکر و شر شیاطین کی تئین اور حضرت امام رضا سی منقول ہے
کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا کہ ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ دولت سرای
تشریف باہر لائی اور دست مبارک مین انگوٹہی جزع کی ہتی مینی حضرت کی ساتہ نماز پڑہی جب وہ حضرت
نماز سی [illegible] وہ انگوٹہی حضرت نے مجکو عنایت فرمائی اور ارشاد کیا کہ اس انگوٹہی کو اپنی ہاتہ
مین پہنو اور اسی کے نگین [illegible] کرو کہ نماز اوس شخص کی کہ جسکی ہاتہ مین جزع یمانی ہو برابر

٦ ستر ہزار دن کی ہی اور جزع یمانی تسبیح اور استغفار کرتی ہی اور ثواب استغفار کا واسطے
مالک کی لکھا جاتا ہے **فصل چھٹی بیچ بیان فضیلت در نجف اور بلور اور حدید چینی اور اسبار**
نگینوں کی بسند معتبر مفضل بن عمر سی منقول ہی کہ کہتا ہی کہ ایک روز میں بیچ خدمت حضرت
امام جعفر صادق کی حاضر ہوا اور انگوٹھی در نجف کی میری ہاتھ میں تھی حضرت نی فرمایا کہ
ای مفضل یہ نگین سیرگاہ ہے تمہارا مومن اور مومنہ سی یاد ور کرنی والا درد کا ہی آنکھوں سے
مومن اور مومنہ کی اور میں بہت دوست رکھتا ہوں واسطے ہر مومن اسباب کو کہ پانچ انگوٹھیاں
ہاتھ میں رکھتا ہو یاقوت کی کہ وہ فاخرترین سب کی ہی اور عقیق کی کہ وہ خالص ترین واسطے خدا
کی اور واسطے ہم اہلبیت کے اور فیروزہ کی کہ وہ آنکھ کو قوت دیتی ہی اور سینہ کو کشایش دیتی
ہی اور قوت دل کو زیادہ کرتی ہی اور اگر فیروزہ ہاتھ میں پہنکر کسی کام کو جاوے تو پہر کی ہو
اوسکی حاجت برآتی ہی اور در نجف اشرف کی کہ حقتعالی اوسکو ظاہر کرتا ہی مدرستیکہ جو کوئی کہ
در نجف کی تئیں ہاتھ میں پہنے اور اوسپر نظر کری حقتعالی ہر ایک نظر میں ثواب زیارت حج یا عمرہ
کا اوسکی نامہ اعمال میں لکھتا ہی کہ ثواب اوسکا ثواب پیغمبروں اور صالحوں کا ہی اور حدید چینی
کی پس اوسکی تئیں دوست نہیں رکہتا ہوں کہ کوئی ہمیشہ پہنا رہی لیکن یہ اہنیں چاہتا اوس وقت
پہننا اوسکا جس وقت کہ وہ شخص اوسکی دیکھنی کو جاوے کہ جس سے ڈرتا ہووی اور خوف رکھتا ہو
اور مقصود پہننی سی سکون شر اوسکی کا ہووی اور حدید چینی شیاطین کو دور کرتا ہی اس
سبب سے اسکو دوست رکھتا ہوں پس ہر وقت اوسکا پہننا نہیں چاہیے اور اگر خدا رحم نکرتا ہمارے
شیعوں پر ہر آینہ ہر ایک نگینہ ان نگینوں میں سی قیمت گراں کو بکتا لیکن خدا نی ارزان کیا ہے
واسطے ہمارے شیعوں کی کہ تونگر اور فقیر سب پہن سکتی ہیں اور منقول ہی کہ حضرت امیر المومنین
علیہ السلام چار انگوٹھیاں ہاتھ میں پہنتی تھی انگوٹھی یاقوت کی واسطے شرافت کی اور زینت کی

اور غیر وہ کی واسطی نصرت اور یاری پانی کی اور حسد بد حسبی کی واسطی قوت اپنی کی اور تحقیق کی
واسطی حرز اور دفع دشمنان اور بلاؤنکی **فصل ساتوین بیچ فضیلت یاقوت اور زبرجد**
**اور زمرد کی** جانتو کہ بیچ حدیثون کی حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام سی منقول
ہی کہ انگوٹھی یاقوت کی پہنو کہ پریشانی کی تئین زائل کرتی ہی اور حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ انگشتر یاقوت ہاتہ مین پہننا سنت ہی اور حضرت امام موسی علیہ السلام
سی منقول ہی کہ انگوٹھی زمرد کی ہاتہ مین رکھنا موجب آسانی کا ہی کہ اوسمین کچہ دشواری
نہین ہی اور ایک روایت مین اونہین حضرت سی منقول ہی کہ وہ روایت بہین الفاظ وعبارت
وارد ہی مگر بجائی لفظ زمرد کی لفظ زبرجد کی ہی اور اوس حضرت نی فرمایا کہ انگشتر زمرد کی
ہاتہ مین رکھنا فقر کی تئین ساتہ تونگری کی بدل کرتا ہی اور فرمایا کہ جو کوئی انگوٹھی یاقوت زرد
کی پہنی فقیر نہو کامراد یاقوت زرد سی پکھراج ہی **فصل آٹھوین بیچ آداب آئینہ دیکھنی کی**
جانتو کہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ حضرت رسول خدا نی فرمایا
کہ خداوند عالمیان واجب کرتا ہی بہشت کو واسطی اوس جوان کی کہ جو بہت آئینہ دیکھی اور
حمد خدا بہت کری [illegible] ستار کہ [illegible] اسکو بصورت نیک پیدا کیا اور اوسکو بد صورت اور عیب دار
نکیا اور بیچ بعضی روایت کی مذکور ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ آئینہ ملاحظہ کرتی تھی اور موی
مبارک کو اور ریش [illegible] شانہ یعنی کنگھی فرماتی تھی اور اپنی اصحاب کی واسطی اور اپنی عورتون
کی لئی وہ حضرت اپنی تئین آراستہ فرماتی تھی اور فرماتی تھی کہ خدا پسند کرتا ہی اور دوست
رکھتا ہی اوس بندہ کو کہ جو برادر مومن کی گہر جانیکی لئی اپنی زینت کری اور آراستہ کری
اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہے کہ جو کوئی آئینہ دیکھی تو چاہیے کہ اس دعا کو پڑہی
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی خَلَقَنِی فَاَحْسَنَ خَلْقِی وَصَوَّرَنِی فَاَحْسَنَ صُوْرَتِی

۸ وَرَأَنْ مِنِّيْ مَا شَانَ مِنْ عَلَيَّ وَاَكْرَمَنِيْ بِالْاِسْلَامِ فصل نوین بیچ فضیلت
خضاب کرنی کی جان تو کہ مردونکی تئین خضاب کرنا سر اور ریش کی بالون کا سنت موکدہ
ہی اور عورتون کے تئین خضاب کرنا سر کی بالونکا اور ہاتہ اور پاؤنکا سنت ہے اور مردونکو دست و پا ز
خضاب کرنا مکروہ ہی مگر مہندیکا رنگ بعد نورہ لگانیکی مضایقہ نہین رکہتا اسواسطی کہ سارے
بدن پر نورہ لگانا سنت ہی اور مہندی ملنا تمام بدن میں اور ہاتہ پر اسقدر کہ رنگ ناخون کا
مائل بسرخی ہو جاوے قباحت نہین رکہتا چنانچہ بسند ہای معتبر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ چار چیزین ہین کہ وہ سنتہای پیغمبرون سی ہین خوشبوی خوش لگانا
اور نزدیکی عورتون سی کرنا اور مسواک کرنا اور خضاب کرنا حنا اور بیچ حدیث دوسری کی
اوس جناب سی منقول ہی کہ ایک درہم کو بیچ خضاب کے خرچ ہووے بہتر ہی ہزار درہم سی کہ راہ خدا
مین خرچ کری اور خضاب مین چودہ خصلتین ہین اور وہ یہ ہین کہ ریح کی تئین گوشت سی دور
کرتا ہی اور غبار کو آنکہ سی دور کرتا ہی اور جلا اور روشنی پیدا کرتا ہی آنکہونمین اور بینی کو
نرم کرتا ہی اور دہان کو خوشبو کرتا ہی اور دانتونکی جڑ کو مضبوط اور محکم کرتا ہی اور گندگی
بغل کو دفع کرتا ہی اور وسوسہ شیطان کو کم کرتا ہی اور ملائکہ بسبب اوسکی خوش ہوتی ہین اور
سبب خوشحالی مومنون کا ہی اور باعث خشم اور غصہ مین لانا کافرونکا ہی اور باعث زینت کا اور
بوی خوش کا ہی اور موجب خلاصی عذاب قبر کا ہوتا ہی اور منکر و نکیر اوس سے شرم کرتی ہین اور بیچ
حدیث کے ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ اپنی سفید بالونکو رنگ کرو اور مشابہ
یہود و نصاری کے نہو اور بیچ حدیث حسن کے منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام سے پوچہا کہ خضاب
سر و ریش کا آیا سنت ہی حضرت نی فرمایا کہ حضرت امیر المومنین ع کی خضاب [illegible] سنت تہا
کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا تہا کہ یا علی یہ ریش تمہاری خون سر تمہارے

حضاب ہو کی لیں وہ خضاب اوس ساعت کا انتظار فرماتی تھی اور دوسری حدیث میں منقول ہے
کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھی کہ اسواسطے خضاب نہیں کرتا کہ ابھی تک صاحب تعزیت
ہوں میں بیچ مصیبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی پس بہت سی حدیثوں میں منقول ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور حضرت امام حسن اور امام حسین علیہم السلام خضاب فرماتے تھی پس
جان تو کہ مردوں کی تئیں سنت موکدہ ہے خضاب کرنا سر و ریش کا اور مکروہ ہے مردوں کی تئیں خضاب
کرنا دست و پا کا اور مراد خضاب دست و پا سے رنگ حنا وغیرہ ہے کہ حسن سے دست و پا رنگین ہووین
مگر بعد نورہ لگانیکے اگر تمام بدن میں حنا لگاوی واسطے دفع بو وغیرہ کی مضایقہ نہیں رکھتا
مگر اوس وقت بھی لازم ہے کہ بہت کم حنا لگاوی کہ رنگ کہ انہو وے اسواسطے کہ احادیث میں تجویز
اوسقدر حنا کی وارد ہے چنانچہ منقول ہے کہ حنا لگانا مردوں کی تئیں اسقدر چاہیے کہ ناخون پر رنگ
خفیف آجاوے اسواسطے کہ احادیث میں مذمت ہاتھ کی رنگین کرنیکی اکثر وارد ہوئی ہے چنانچہ بیچ حدیث
حسن کے منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ از جملہ علامات بد کے بیچ آخر زمانہ کی ظاہر
ہونگی یہ ہے کہ آثار عورتوں کی بیچ مردوں اور زندوں میں عیاشی کی ظاہر ہونگی اور وہ خضاب کرینگی اور
اپنی سر کی بالونکو درست کرینگی جسطرح کہ عورتیں بال بناتی ہیں پس بظاہر مراد خضاب دست و پا
سی حنا لگانا ہے اسواسطے کہ خضاب سر و ریش کا مستحب ہے اور عمل ائمہ ہے اور عورتونکو خضاب دست و پا
کرنا سنت ہے یعنی حنا لگانا مستحب ہے چنانچہ بیچ حدیث معتبر کی حضرت صادق علیہ السلام سے
منقول ہے کہ سزاوار نہیں ہے عورات کو کہ اپنی ہاتھ کو حنا سی خالی رکھیں اگرچہ رنگ حنا ہو وے
ہر چند وہ عورت ضعیف اور پیر ہووے اور پیغمبر خدا ہمیشہ حکم فرماتے تھی عورتوں کی تئیں ساتھ خضاب
دست و پا کا [illegible] ہووے اور [illegible] شوہر کی ہو فصل سوم بیچ کیفیت خضاب کی
اور احکام اوسکی کی اکثر احادیث معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوے

اثر خضاب و وسمہ کا حضرت کی ریش مبارک مین تہا اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا کہ خضاب کرنا وسمہ کا موجب انس عورتونکا ہی اور واسطی کفار کی باعث خوف و ہیبت
کا ہوتا ہی اور حضرت رسولخدا سی منقول ہی کہ سب سی بہتر خضاب نزدیک حقتعالے کی سیاہ رنگ
ہی اور بیچ حدیث حسن کے حضرت صادق ع سی منقول ہی کہ خضاب لگانا عہد بکا آبرو کی تئین
زیادہ کرتا ہی اور بیچ دوسری حدیث کے حضرت نے فرمایا کہ خضاب حنا کا بدبو کو تئین دور کرتا ہی اور آبرو
کو زیادہ کرتا ہی اور رویان کو خوشبو کرتا ہی اور اولاد کو خوبصورت کرتا ہی اور حدیث مین منقول ہے
کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام حنا اور وسمہ باہم ملا کر خضاب
فرماتی تہی جان تو کہ مشہور علما مین یہ ہی کہ صاحب جنب کے تئین خضاب حالت جنب مین کرنا مکروہ ہے
اور اسیطرح حالت خضاب مین عمدا جنب ہونا ہی مکروہ ہی اور مثل اسیکی مکروہ ہی زن حائض کے
تئین حالت حیض مین خضاب کرنا **فصل گیارہوین** بیچ بیان سبب پیدا ہونے بوی خوش
بیچ زمین ہند کی جانو کہ بیچ حدیث معتبر کی حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب
حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام بہشت سی زمین پر تشریف لائے تو حضرت آدم نے
کوہ صفا اور حضرت حوا نے کوہ مروہ پر نزول اجلال فرمایا اور اوس دن حضرت حوا نے بہشت
مین بوی خوش سی اپنی گیسوہای مبارک کو معطر کیا تہا اور حوریان بہشت نے شانہ کر کے
بہ تکلف تمام آراستہ کیا تہا جب زمین پر تشریف لائین تو گیسوئی مبارک کہ جو حوریان بہشت نے
بہ بوی بہشت عنبر سرشت آراستہ اور گوندہی ہی وہ گیسو کثرت حزن و ملال سی کہول ڈالے اور
مثل مصیبت زدگان ستم رسیدہ کی پریشان کرکی فرمایا کہ واحسرتاہ کیا تہا کہ اون بالونکو
آراستہ رکہون مین کہ جن بالونکو حوریان بہشت نے بلطافت تمام [illegible] گوندہا
ہووی حال انکہ خالق ہمارا ہم سی بیزار ہے [illegible] کہولتی ہی اون گیسوہای مبارک کی بوی بہشت

بالون سی پنجی کری اور ہوائی مشرق و مغرب اوس بوی خوش کو لی اڑی اور جتنا ان
صحرائی ہند مین آویزان ہوئی تہی اوس سبب سے اکثر بوی خوش ہند مین ہوتے ہی اور
دوسرے حدیث مین اونہین حضرت سی منقول ہی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نی اوس درخت
سی تناول فرمایا کہ جس درخت سی خدا نے منع فرمایا تہا کہاتی ہی اوسکی پوشاک اور زیورہای
بہشت جسم مبارک سی اوتر گیا تو اوسوقت ایک برگ بر کہای بہشت سی توڑا اور اوس سے
ستر عورت کیا اور جب زمین پر آئی تو ہوای جنوب نی اوس خوشبو کو بیچ صحرای ہند کی پہونچایا اور
وہ بو گیاہ درخت صحرای مین آویزان ہوئی بسبب اوسکی ہند مین خوشبو زیادہ ہی اور پہلے
جس جانور نی کہ اوس گیاہ سی برگ درخت کو چرا وہ آہوی مشک تہا بسبب جسکی نی اوس گیاہ برگ
کی بوی خوش بیچ گوشت اور خون اوس آہو کی پیدا ہوئی یہانتک کہ خون منجمد ہوا اوسکی
ناف مین بس اوس سے مشک بہم پہونچا کہ اوسکو مشک نافہ کہتی ہین فصل بارہوین بیچ فضیلت
بوی خوش لگانیکی جان تو کہ بیچ احادیث معتبر کی وارد ہوا ہی کہ عطر اور خوشبو لگانا ازجملہ اخلاق
پسندیدہ پیغمبران ہے اور حضرت صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی اول روز بوی خوش اپنی بدن
ملی تو شب تک زوال عقل کا نہین ہوتا ہی آنحضرت نے فرمایا کہ نماز خوشبو لگا کی پڑہنا بہتر ہے ستر
نماز سی کہ بدون خوشبو کی بجا لایا ہو اور آنحضرت نی فرمایا کہ تین چیزین ہین کہ خدا نے
پیغمبرونکو عطا فرمائین ہین بوی خوش اور عورتین اور مسواک اور بیچ حدیث صحیح کی حضرت
امام رضا علیہ السلام سی منقول ہے کہ مرد کی مین نہین سزاوار ہی کہ ترک کری کسی دن
بوی خوش کی تئین اور اگر ہر روز نہو سکی تو ایک دن بیچ لگاوی اور اگر یہہ بہی نہ ممکن ہو
تو ہر جمعہ [illegible] اور جمعہ کی دن لگانا تو کسی طرح ترک نکری اور حضرت امیر علیہ السلام
سی منقول ہی کہ شارب پر خوشبو لگانا اخلاق پیغمبرون سی ہی اور باعث دوستی اون

۱۲ ملائکہ کا ہی کہ جو نیکی اعمال لکہتی ہین اور پیغمبر خدا جمعہ کی دن اگر عطر نہ پاتی ہتی تو عورتونکی
رومال خوشبو مانگ کر پانی بہگوتی ہتی اور اوسکو اپنی روی مبارک پر ملتی ہتی اور حدیث
مین وارد ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام اسقدر عطر لگاتی ہتی کہ جہان
آپ سجدہ فرماتی ہتی وہ جگہ اسقدر خوشبودار ہوجاتی ہتی کہ جو وہان آتا تہا پہچان لیتا تہا کہ
حضرت نی اسجگہ سجدہ کیا ہی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ فرماتی تہی کہ جبرئیل نی
مجہ سی کہا کہ یا حضرت آپ ایک روز درمیان خوشبو لگایا کرین اور جمعہ کی دن تو کسیطرح اوسکو
ترک نکرین اگرچہ از بوی نان ہووی منقول ہے کہ ایک روز عثمان بن مظعون نزدیک رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ کی آیا اور عرض کی کہ مین چاہتا ہون کہ بوی خوش کو اور کئی چیزونکو واسطے
ترک لذات کی چہوڑ دون حضرت نی فرمایا کہ بوئی خوش کو ترک نکر کہ ملائکہ بوی خوش مومن کی
سونگہتی ہین اور جمعہ کو تو کسیطرح ترک نکرنا اور جو کچہ کہ تو بوی خوش مین صرف کری اوسمین اسراف
نہین ہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ بوئی خوش مین طعام سی زیادہ مال خرچ فرماتی ہتی اور حضرت
امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ چار چیزین ہین کہ باعث کشایش دل اور دفع غم والم
ہین بوئی خوش لگانا اور شہد کہانا اور سوار ہونا اور سبزہ دیکہنا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سی منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ و آلہ مین تین خصلتین تہین کہ دوسرے مین نہ تہین اول یہ کہ
حضرت کے سایا نہ تہا دوسرے یہ کہ جس راہ سی آپ تشریف لی جاتی تہی تو دو دن یا تین دن تک
وہ رستہ خوشبو سی معطر رہتا تہا کہ جو رہگذر اوس راہ سی گذرتا تہا پہچان لیتا تہا کہ وہ
جناب ادہر سی تشریف لیگئی ہین بسبب خوشبو کی تیسری یہ کہ جو سنگ اور درخت رستی مین
ملتا تہا وہ سجدہ کرتا تہا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہے [illegible] جو عورت
کہ خوشبو لگا کی اپنی گہر سی باہر جاوے اور بوئی خوش اوسکی ہو تو جبتک کہ اپنی گہر مین

نہین آتی اوسپر لعنت خدا ہوتی ہی جب تک کہ گہر کو نہ پہر آوی اور بیچ احادیث کثیرہ کی کراہت
رد خوشبو کی وارد ہی پس مناسب نہین ہی مومن کو رد خوشبو بدون مصلحت کی کرنا چنانچہ منقول
ہی کہ اگر کوئی شخص شیرینی یا خوشبو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی خدمت مین لاتا تو آپ اوسکو
قبول فرماتی اور رد نکرتی تہی اور حسن بن جہم سی منقول ہی کہ گیا مین ایکروز خدمت مین
حضرت امام رضا علیہ السلام کی پس وہ جناب میری واسطی ایک ظرف مشک سی مملو لائی
اور فرمایا کہ لی اور اپنی بدن مین اسکو مل حسن بن جہم کہتا ہی کہ مینی اوسمین سی تہوڑا لیکر اپنی
بدن مین ملا حضرت نی فرمایا اور اپنی گردن مین مل بموجب ارشاد کی پہر لیا اور ملا
حضرت نی فرمایا جو کچہ کہ باقی رہا ہی وہ بہی اوس جگہ پر مل پس بموجب ارشاد کی باقی ماندہ کو بہی
مینی لگایا بعد اوسکی حضرت نی فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتی تہی کہ رد نہین کرتا
کرامت کو مگر گدہا مینی عرض کی کہ کرامت کیا چیز ہی حضرت نی فرمایا کہ بوی خوش اور وہ تکیہ کہ جو
بیٹہنی کی لیی کوئی تواضع کری دہانند اسکی **فصل تیرہوین بیچ آداب گل سونگہنی**
کی جانو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ جو کوئی تمکو پہول دیوی تو اوسکو تم
چومو اور اپنی آنکہون پر رکہو کہ وہ بہشت سی آیا ہی اور بیچ حدیث معتبر کی مالک جہنی سی روایت
کی ہی کہ ایک پہول نبی حضرت امام جعفر صادق کو دیا حضرت نی لی لیا اور سونگہا اور
اپنی دونون آنکہون پر رکہا اور فرمایا کہ جو کوئی پہول لیوی اور اوسکو سونگہی اور اپنی آنکہون
پر رکہی اور کہی اللّٰہمّ صلِّ علیٰ محمّدٍ وّ آلِ محمّدٍ زمین پر وہ شخص پہول نہ رکہنی
پاویگا کہ اللہ گناہ اوسکی بخش دیگا اور حضرت امام علی نقی علیہ السلام سی منقول ہی
کہ جو کوئی پہول سونگہی اور آنکہ پر رکہکر صلوات اوپر آلیہ کی بہیجی تو حقتعالی اوسکی واسطی
حسنات عظیم لکہتا ہی اور گناہ اوسکی محو کرتا ہی **خاتمہ بیچ بیان حق شوہر و زن**

اور آداب مباشرت کی اور اوسمین تین مقصد ہین مقصد پہلا بیچ حق شوہر و زن کی
جان تو کہ بیچ حدیث صحیح کی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک عورت حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ وآلہ کیا ہے حق
شوہر کا اوپر عورت کے حضرت نے فرمایا کہ عورت اطاعت اپنے شوہر کی کرے اور نافرمانی اوسکی نکرے
اور اپنے شوہر کی گھر سے بغیر رخصت شوہر کے کوئی چیز نہ دے اور بے اجازت اوسکی روزہ سنتی
نہ رکھے اور جسوقت کہ مرد ارادہ مجامعت کا کرے تو وہ انکار نکرے اگرچہ بالاے پالان شتر
ہو اور خانہ شوہر سے بے اجازت شوہر باہر نجاوے اور اگر چلی جاوے بدون اجازت شوہر کی تو ملائکہ آسمان
اور زمین اور ملائکہ غضب اور ملائکہ رحمت سب اوسپر لعنت کرتے ہین جب تک کہ پھر گھر
مین نہ آوے اوس عورت نے عرض کی یا رسول اللہ حق کسکا مرد پر زیادہ ہے حضرت نے فرمایا کہ
حق باپ کا اوسنے عرض کی عورت پر کسکا حق بہت ہے حضرت نے فرمایا حق شوہر کا اوس عورت
نے عرض کی میرا حق شوہر پر اتنا نہین ہے جتنا کہ اوسکا مجھپر ہے حضرت نے فرمایا کہ سو مین ایک حصہ
تیرا حق ہے یعنی مرد کا ایک کم سو درجہ تجھپر حق ہے اور تیرا ایک درجہ ہے پس اوس عورت نے کہا کہ مین
قسم کھاتی ہون اوس خدا کی کہ جسنے آپکو ساتھ حق کی بہیجا ہے کہ مین ہرگز شادی نکرونگی اور شوہر
نکرونگی اور دوسری حدیث مین منقول ہے کہ ایک عورت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
کی خدمت مین حاضر ہوئی اور اوسنے سوال کیا حق شوہر سے حضرت نے فرمایا کہ حق شوہر کا بیان
سے زیادہ ہے کہان تک بیان ہو مگر از جملہ حقوق شوہر سے یہ ہے کہ روزہ سنت
بدون اجازت شوہر کی نرکھے اور بے اجازت گھر سے باہر نجاوے اور اپنے تئین بہت ساخوشبو
شوہر کی واسطے رکھے اور بہت اچھے کپڑے پہنے اور اپنے تئین بہت ہو سکے زیور سے آراستہ
رکھے اور ہر صبح و شام شوہر کی سامنے جاوے کہ اگر شوہر ارادہ جماع کا کرے تو انکار نکرے

نکری اور دوسری حدیث مین حضرت نی فرمایا کہ کوئی چیز بغیر اجازت شوہر کی عورت
کسیکو نہ دی اور اگر دیگی تو گناہ اوسکا عورت کیواسطی ہی اور ثواب اوسکا شوہر کیواسطے
اور کوئی رات شوہر کو خشمناک نرکہی عورت نے کہا اگرچہ شوہر ظلم بہی کرتا ہو تو حضرت نے فرمایا کہ
ہان شوہر کو ناراض نکری اگرچہ وہ ظلم بہی کری اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ
ایک رات اپنی شوہر کو ناراض نرکہی اسلیی کہ جو عورت ناراضی شوہر مین شب کو بسر کری نماز
اوس عورت کی قبول نہوگی جب تک کہ اوسکا شوہر اوس سے راضی نہو اور جو عورت کہ خوشبو غیر
مرد کی لیی لگاوی تو نماز اوسکی قبول نہوگی جب تک کہ اوس خوشبو کو پانی سی دہو کی دور کری
اور حضرت نی فرمایا کہ تین شخص ہین کہ کوئی عمل نیک اونکا آسمان پر نہین جاتا ایک غلام گریختہ اور
دوسرے وہ عورت کہ جسکا شوہر ناراض ہو اور تیسری وہ شخص کہ جو جامہ اور لباس کو از راہ تکبر اور
نخوت کی اوٹہاکی چلی اور بہت احادیث معتبرہ کی وارد ہی کہ جہاد مردون کا یہ ہی کہ جان اور مال اپنا راہ خدا
مین صرف کرین یہان تک کہ ماری جاوین اور جہاد عورتونکا یہ ہی کہ شوہر کی رنج اور ایذا دینی
اور دوسرا نکاح کرنی پر صبر کرین اور حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ اگر حکم
کرتا مین کسیکو کہ سوای خدا کے اور کو سجدہ کرو تو ہر آئینہ کہتا مین کہ عورتین اپنی شوہرونکو سجدہ کرین
اور حضرت نے فرمایا کہ جس عورت کو کہ اوسکا شوہر واسطی مجامعت کے طلب کری اور وہ عورت جانے
مین اسقدر تاخیر اور دیر کری کہ مرد سو جاوے تو ملائکہ اوس عورت پر لعنت کرتی ہین جب تک
کہ اوسکا شوہر بیدار ہو اور بہ حدیث صحیح کی حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو عورت
اپنی شوہر سی کہی کہ مینی ہرگز تجہ سی نیکی نہین دیکہی تو اوس عورت کے اعمال سابقہ سب کے سب جاتے
رہتی ہین اور بہت احادیث معتبرہ کی وارد ہوا ہی کہ حق عورت کا مرد پر یہ ہی کہ مرد اپنی عورت کو
سیر کری اور اوسکی بدن کو کپڑا دیوی اور اگر کوئی بدی عورت سی واقع ہو تو مرد اوسکو

بخش دی اور صفا کری اور ترشی سے دہوا اور ایک ٹن بیچ تیل لگانیکو دی اور تیسری روز
گوشت کہانیکو دی اور چہٹی مہینی حنا وغیرہ کا رنگ بوی اور سال تہہی چار برس جو ہوئے بنادی
دو چار ٹکی لیبی اور دو دو کرمی کی واسطی اور جو میوے کہ لوگ کہاتی ہین اوسکو بہی کہلاوی
اور عید کی دونون مین اور دنون سی زیادہ اوسکو اچہا کہلاوی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ نی فرمایا کہ عیال مرد کی قیدی اوسکی ہین پس محبوب ترین نزدیک خدا کے وہ شخص ہے
کہ زیادہ احسان کری اپنی اسیرونکی ساتہ اور بیچ حدیث معتبر کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول
ہی کہ عورتونکی تئین غرفہ اور بالاخانہ پر جگہ رہنی کو ندو اور لکہنا نہ سکہلاؤ اور سورہ یوسف
اور اوسکی معنی نہ بتلاؤ اور چرخہ رتنی انکو سکہلاو اور سورہ نور انکو تعلیم کرو اور پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ و آلہ نی منع فرمایا عورتونکو گہوڑی پر چڑہنی سی اور فرمایا کہ اگر نیک بات کا
بہی عورت حکم کری تو اوسکو نمانو ایسا ہو کہ اوسکی جرأت بڑہے اور تمہین وہ بُرے کام کا
حکم کری اور پناہ خدا سے مانگو بد عورت سی اور نیک عورت سے بہی حذر مین رہو اور حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا کہ اپنا کوئی راز عورت سی نکہو اور اگر یہ عزیزونکی حق مین
کچہ کہین تو اوسمین انکا کہنا نمانو اور حضرت امیر علیہ السلام نی فرمایا کہ وہ مرد کہ جو اپنی کامونکو
عورت کی تدبیر پر چہوڑی ملعون ہے اور حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ جب ارادہ جنگ کا
کرتی تہی تو اپنی عورتون سے مشورہ فرماتی تہی جو کچہ کہ عورتین مشورہ دیتی تہین حضرت اوسکی
خلاف بجا لاتی تہی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ جو کوئی کہ اطاعت
عورت اپنی کی کری تو خداوند اوسکو منہ کے بل جہنم مین ڈالی گا عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ کون سی اطاعت مین یہ حال ہوتا ہے حضرت نی فرمایا کہ عورت اپنی مرد سی رخصت طلبی
کری سیر کرنی کو اور حمام مین جانیکو اور شادیمین جانیکو اور عیدگاہ مین جانیکو اور لڑائی مین ملنیکو

اور کنیز ہی ایسی رنگ کہ جسمین رنگ حمل کا معلوم ہووی ہر جا سکو مانگی اور اوسکا شوہر ان امرو مین اطاعت اوسکی کیہی تو حمل
اسی ولد کو اوسکی منہ ہم مین ذاتا بہی ورنہ جحود عورت سی اور مرد کی ہمبستری جو ہی مہینی ایکمرتبہ یعنی عورت سی جماع کری
کہ یہ واجب ہے اگر حاضر ہووا ور سفر مین نہو اور کوئی عذر ہی طرفین سی نہو اور اگر کئی
عورتین رکہتا ہو تو ہر شب ایک عورت کی پاس سونا واجب ہے اور کنیز اور ممتوعہ کی پاس سونا واجب
نہین ہے لیکن بہتر یہی ہی کہ اگر کنیز رکہتا ہو وہی تو یا خود اوسکی دفع خواہش کری یا ساتہ کسیکی
نکاح اوس کنیز کا کردیوی اسواسطی کہ بیچ بعض اخبار کے وارد ہوا ہے کہ اگر وہ کنیز مرتکب زنا کی ہوگی تو گناہ
اوسکا اوپر مالک کی ہے اور مشہور درمیان علما کے یہی ہی کہ اگر کوئی شخص زن منکوحہ رکہتا ہو اور
دوسرا نکاح زن باکرہ کی ساتہ کری تو سات شبین مخصوص منکوحہ باکرہ کی ہین یعنی سات
شبین اوسکی پاس سووے اور اگر غیر باکرہ ہو تو تین شبین مقصد دوسرا بیچ بیان آداب زفاف
ومجامعت کی جان تو کہ زفاف کرنا قمر در عقرب اور تحت الشعاع مین مکروہ ہی چنانچہ امام
موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی جماع کری اپنی عورت سے بیچ تحت الشعاع کی پس چاہیے
کہ اسقاط حمل کو اپنی نزدیک سمجہی ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی فرمایا
کہ جماع نکرو بیچ اول ماہ او وسط اور آخر ماہ کی کہ جو حمل اندنون مین رہتا ہے تو وہ گر جاتا ہے اور
اگر نگرا تو لڑکا دیوانہ یا مبتلا بعارضہ صرع ہوگا آیا نہین دیکہتا ہی تو کہ جسی صرع کا عارضہ
ہوتا ہے اسی سبب سے ہوتا ہی کہ یا اول ماہ یا درمیان ماہ یا آخر ماہ مین جماع واقع ہوا ہے
اور حالت حیض مین جماع کرنا بہت منع ہی چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا
کہ جو کوئی جماع کری اپنی عورت کی ساتہ بیچ حیض کے پس جو لڑکا کہ اوس حمل سی پیدا
ہوگا مبتلا عارضہ جذام او پیسی مین ہوگا پس ملامت اور الزام نہ دی مگر اپنی نفس کو
کہ کیون ایسی حرکت کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دشمن اہلبیت نہین ہے

نکرو شخص کہ ولد الزنا ہووی یا ماں اوسکی حیض مین حاملہ ہوئی ہووی اور اگر احادیث
معتبرہ مین منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ جب کوئی چاہے کہ اپنی عورت
سی نزدیکی کری تو بطرز مرغونکی نکری بلکہ اول صحبت اور اختلاط اور خوشطبعی کری اور اوسکے
بعد مقاربت کری اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ اونحضرت نی فرمایا کہ قسم
کہاتا ہون مین بحق اوس خدا کی کہ جان میرا اوسکی قبضہ قدرت مین ہی کہ اگر کوئی شخص عورت
سی اوس مکان مین جماع کری کہ جہاں لوگ جاگتی ہون کہ وہ دیکہین یا تونکی آواز یا سانس کی
آواز سنین پس اگر حمل رہ جاوے تو جو لڑکا کہ پیدا ہوگا رستگار نہوگا اور زناکار ہوگا اور پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ نی منع فرمایا صحبت کو بعد احتلام کے اور اگر محتلم بدون غسل کے مقاربت کری اور
اوس سے اگر لڑکا پیدا ہوگا تو وہ دیوانہ ہوگا پس ملامت نکری مگر اپنی تئین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ نی حضرت امیر کو وصیت فرمائی کہ یا علی جماع نکرو بیچ اول ماہ اور وسط ماہ اور آخر ماہ کے
کہ باعث دیوانگی اور جذام و خبط دماغ اوس عورت کا اور اوسکی نسل کا ہی یا علی مقاربت نکرو بعد پیشین
کی کہ اگر فرزند ہوگا احول ہوگا یا علی وقت جماع بات نکرو کہ اگر فرزند ہوگا تو گونگا ہوگا اور نگاہ نکری کوئی طرف فرج عورت کی وقت
جماع کے اور اگر نظر کریگا تو لڑکا اندہا ہوگا یا علی بنظر شہوت خیال اور عورت کا وقت جماع نکرو اوسواسطے
کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو مخنث یا دیوانہ ہوگا یا علی جماع نکرو اپنی عورت کی ساتہ مگر دو رومال
ہووین کہ مرد اپنی واسطی اور عورت اپنی واسطی رکہی اور دونون ایک رومال سے اکتفا
نکرین کہ آغاز دشمنی اور انجام جدائی ہی یا علی استادہ جماع نکرو کہ افعال خرونکی سے ہی
اور اگر فرزند پیدا ہوگا تو مانند گدہون کی فرش خواب پر بول کریگا یا علی شب عید فطر
مین جماع نکرو کہ اگر فرزند متولد ہوگا تو اہل شر سی ہوگا یا علی شب عید قربان کو جماع نکرو
کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو چہہ انگلیان یا چار انگلیان ہاتہ مین ہونگی یا علی نیچی درخت میوہ دار کے

جماع نکرو کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو جلاد اور کشندۂ مردم یا رئیس سرکردہ ظلمہ ہوگا یا علی سر منی افتاب
کی جماع نکرو مگر پردہ ڈال کی واسطے کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو وہ لڑکا ہمیشہ بدحالی اور پریشانی
مین گرفتار رہی گا یہان تک کہ مرجاے یا علی درمیان اذان اور اقامت کی مقاربت نکرو کہ اگر فرز
متولد ہوگا خون ریزی پر راغب ہوگا یا علی زن حاملہ سی بی وضو جماع نکرو کہ اگر بی وضو جماع
کرو گی تو جو لڑکا اوس سے پیدا ہوگا وہ بخیل اور کور دل ہوگا یا علی نیمہ شعبان میں جماع نکرو کہ
لڑکا پیدا ہوگا تو شوم ہوگا اور اوسکی منہ پر نشان سیاہی کا ہوگا یا علی آخر روز ماہ شعبان مین جماع
نکرو کہ اگر فرزند پیدا ہوگا عشار اور یاور ظالمونکا ہوگا اور بہت سی آدمی اوسکی ہاتہ سی ہلاک
ہونگی یا علی کوہٹی پر جماع نکرو کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا منافق اور ریاکار اور صاحب بدعت ہوگا یا علی جب
سفر کی لیے جاؤ تو اوس رات کو جماع نکرو کہ اوس رات کو اگر جماع کرو گی اور اوس سے لڑکا پیدا ہوگا
تو وہ لڑکا مال کو ناحق صرف کریگا اور اسراف کرنی والی برادر شیاطین کے ہین اور اگر تین منزل
کا سفر ہو تو اثنای سفر مین جماع نکرو کہ لڑکا یاور ظالمونکا ہوگا یا علی شب دوشنبہ کو جماع کرو
کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو وہ حافظ قران اور راضی بقسمت خدا ہوگا یا علی اگر جماع کرو تم شب سہ شنبہ کو
تو جو لڑکا کہ اوس حمل سی پیدا ہوگا تو بعد از سعادت اسلام اوسکو شرف شہادت حاصل ہوگا
اور دل اوسکا رحیم اور دہن اوسکا خوشبو اور ہاتہ اوسکا جوانمرد اور زبان اوسکی
غیبت اور بہتان سی پاک اور بری ہوگی یا علی اگر جماع کرو تم شب پنجشنبہ کو تو جو لڑکا کہ پیدا ہوگا حاکم
ہوگا حکام شرع سی یا عالم ہوگا اور اگر پنجشنبہ کو دوپہر کیوقت جماع عورت سی کی تو اوس
لڑکی کی نزدیک شیطان نہین آتا جب تک کہ وہ پیر ہو اور حقتعالی اوسکو سلامتی دنیا اور
دین سی روزی کریگا یا علی اگر مقاربت کرو تم شب جمعہ کو فرزند جو پیدا ہوگا دانایان مشہور سے
ہوگا اور اگر جماع کرو تم شب جمعہ کو بعد از نماز عشا امید ہے کہ وہ فرزند ابدالسے ہوگا یا علی اول

ر

ساعت شب میں جماع نکری کہ اگر فرزند پیدا ہو تو خوف ہی کہ ساحر اور جادوگر ہووے اور دنیا
کو آخرت پر اختیار کری یا علی اس وصیت کو مجہ سی سیکہو جسطرح کہ مینی جبرئیل ع سی سیکہا اور حضرت
نی فرمایا کہ اگر چاہی کہ شیطان شریک جماع نہو تو بوقت جماع کہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ الصلوۃ والسلام سی منقول ہی کہ جو کوئی
ارادہ مقاربت کا کری تو اوسوقت کہی بسم اللہ و باللہ اللہم جنبنی الشیطان
وجنب الشیطان ما رزقتنی پس اگر لڑکا پیدا ہوگا تو شیطان ہرگز اوسکو ضرر نہ پہونچا
سکی کا مقصد تیسرا بیچ بیان تاریخہای سعد و نحس مطلق ماہ و مخصوص ہر ماہ اور ایام ہفتہ
موافق ترجمہ مرحوم مغفور سید عبد اللہ صاحب کی کہ اونہون نی ترجمہ کتاب جدول کا
بایں عنوان کیا ہی کہ پہلی تاریخ میں پیدایش حضرت آدم ع کی ہی اور واسطی ہر مطلب اور حاجت
کی اور واسطی حضوری بادشاہونکی اور واسطی سفر اور طلب علم اور خرید و فروخت چارپایونکی
خوب ہے اور جو فرزند کہ بیچ اس دنکی پیدا ہو فراخ روزی ہووے دوسری تاریخ روز ولادت حضرت
حوا کا ہی اور نکاح کی اور گہر بنانی اور کاغذ معاملات لکہنی اور حاجات طلب کرنی کی لیی بہتر
ہی اور جو فرزند کہ اس روز میں پیدا ہو نیک تربیت پاوے تیسری تاریخ نحس ہے اور اچہی نہیں
ہی کسی کام کی لیی چوتہی تاریخ روز پیدایش ہابیل فرزند آدم ع کا ہی اور واسطی کہیتی اور شکار
کرنیکی اور چارپایونکی پکڑنیکی بہت نیک ہی اور مکروہ ہی بیچ اوسکی سفر کرنا کہ خوف مارے جانی
اور لٹ جانی کا رکہتا ہی اور جو فرزند کہ پیدا ہو مبارک ہو پانچوین تاریخ روز ولادت قابیل کا
ہی کہ اوسنی اپنی بہائیکو یعنی ہابیل کو مارا اور روز نحس ہی کسیکام کی واسطی مبارک نہین ہے
چہٹی تاریخ نیک ہی واسطی نکاح کی اور حاجت طلب کرنیکی اور جو کہ سفر کری اس روز میں دریا
کا تو کشتی کا اپنی گہر کو سلامت پہر آوی اور نیک ہی واسطی شکار کرنی او خرید کرنی چارپایونکی

اور جو خواب کہ بیچ اس روز کی دیکھی تعبیر اوسکی بعد ایک روز کی ظاہر ہووے ساتوین تاریخ
نیک ہی واسطی سب کامونکی خصوصاً واسطی عمارت اور عروسی اور سکار اور طلب روزی
کی اور جو لڑکا کہ اس روز مین پیدا ہو فراخ روزی اور نیک تربیت ہو (٨) آٹھوین تاریخ نیک ہی
واسطی خرید و فروخت کی اور جو کہ بادشاہ پاس جاوی حاجت اوسکی بر آوی اور بد ہی واسطی
سفر کرنی دریا اور خشکی کی اور واسطی جنگ کی (٩) نوین تاریخ نیک ہی واسطی سب کامونکی اور جو کہ
اس روز دشمن سی لڑی غالب آوی اور جو کہ سفر کری مال اوسکی تئین روزی ہو اور جو فرزند کہ
پیدا ہو نیک اور فراخ روزی ہو اور جو خواب کہ اس دن دیکھا ہو اثر اوسکا اوسی روز
ظاہر ہو (١٠) دسوین تاریخ روز ولادت حضرت نوح ہی جو کوئی کہ اس روز مین پیدا ہو عمر
بڑی ہو اور فراخ روزی ہو اور نیک ہی واسطی خریدنی اور بیچنی اور سفر کرنی اور
کہیتی کرنی کی (١١) گیارہوین تاریخ روز ولادت حضرت شیث ہی اور نیک ہی واسطی خرید
اور فروخت اور سفر کرنی کی اور اکثر کامونکی (١٢) بارہوین تاریخ نیک ہی واسطی نکاح کرنی اور
سفر دریا کی اور جو کہ بیمار ہو صحت پاوی اور جو فرزند کہ پیدا ہو اوسکی اچھی تربیت پاوی (١٣) تیرہوین
تاریخ نحس ہی واسطی سب کامونکی (١٤) چودہوین تاریخ نیک ہی واسطی طلب علم اور خرید اور
فروخت اور سفر اور قرض لینی اور سفر دریا کی اور جو فرزند کہ اس روز مین پیدا ہو ظالم ہو اور
عمر اوسکی دراز ہو اور راغب طرف علم کی ہو (١٥) پندرہوین تاریخ نیک ہی واسطی سب کام
کی مگر بری ہی واسطی قرض دینی اور قرض لینی کی (١٦) سولہوین تاریخ نحس ہی اور کسی کام
کی واسطی اچھی نہین مگر عمارت بنانی کی واسطی اچھی ہی اور جو کہ سفر کری اس روز
تو تخت نہ لاث کا ہی اور جو کہ بیمار ہو شفا پاوی اور جو لڑکا کہ قبل دوپہر کی پیدا ہو بدحال ہو
اور بعد دوپہر کی نیک حال ہو (١٧) سترہوین تاریخ میانہ ہی یعنی نہ اچھی ہی نہ بری ہی اور

قرض لینا اور دینا اس روز مین خوب نہین ہی اور جو کوئی بیچ اس روز کی پیدا ہو حال اوسکا
نیک ہو ۱۸ اٹھارہوین تاریخ مبارک ہی واسطی خرید اور فروخت اور سفر کی اور جو کہ دشمن
سی لڑی اوس پر غالب آوی اور جو فرزند کہ اس روز مین پیدا ہو حال اوسکا نیک ہو
۱۹ اونیسوین تاریخ روز ولادت حضرت اسحقؑ ہی اور نیک ہی واسطی سفر اور طلب روزی
اور کوشش کرنی کی کامونمین اور طلب علم کی واسطی خوب ہے اور جو فرزند کہ پیدا ہو توفیق
نیک پاوی ۲۰ بیسوین تاریخ میانہ ہی نہ اچھی نہ بری ہی واسطی سفر اور بنانے مکانونکی اور لگانی درختونکی
اور مول لینی چارپایونکی اور جو فرزند کہ پیدا ہو مشقت کی ساتھ زندگانی کری ۲۱ اکیسوین تاریخ
نحس ہے اور جو کہ سفر کری خوف ہلاکت رکھتا ہی اور واسطی مارنی حیوانات کی خوب ہی
۲۲ بائیسوین تاریخ شایستہ ہی۔ واسطی روا ہونی حاجتونکی اور جانی نزدیک پادشاہونکی اور صدقہ بیچ
اس روز کی قبول ہی اور بیمار جلد صحت پاوی اور مسافر جلدی پھرے اور واسطی جمیع کامونکی
نیک ہی ۲۳ تیئیسوین تاریخ روز ولادت حضرت یوسفؑ ہی اور نیک ہی واسطی طلب حاجات
اور تجارت اور زن چاہنی کی اور نزدیک پادشاہونکی جانی کی اور جو کہ اس روز مین سفر کرے
غنیمت اور لوٹ بہت اوسکو حاصل ہو اور جو فرزند کہ پیدا ہو نیکو تربیت ہووے ۲۴ چوبیسوین تاریخ
بہت نحس ہے فرعون بیچ اس روز کی پیدا ہوا ہے پس کوئی کام اس روز مین خوب نہین ہے
مگر کار خوب عبادات اور طاعات ہے اور واسطی مولود کی بہی خوب نہین ہی ۲۵ پچیسوین تاریخ
نحس ہے پس اس روز مین اپنی تئین نگاہ رکھی اور کسی کام کی واسطی نجاوی کہ بیچ اس روز کی
حقتعالے نے اہل مصر کو ساتھ فرعونکی اپنی آیات یعنی اپنی عذاب مین مبتلا کیا اور واسطی بیماری کے
برا اور حال اوس شخص کا کہ اس روز مین پیدا ہو نیک ہو لیکن بلائی سخت مین مبتلا ہو اور
آخر نجات پاوی اور بروایت سلمانؓ اس روز کی شر سی پناہ لیجاوین طرف خدا کی ساتھ اعمال نیک

نیک کی مانند نماز اور دعا اور تصدق وغیرہ کی چھبیسویں (۲۶) تاریخ نیک ہے اسطی سفر اور سواری کی
کہ جسکا ارادہ کرے لیکن کام کرنا خوب نہیں ہے اسلیے کہ آخر جدائی ہوتی ہے سو اسطی کہ ایک شخص
دریا شگافتہ ہوا اور اسطی حضرت موسیٰ کی اور اگر سفر سے اس روز میں پھرے تو گھر میں بجا و سلامت پہنچے ستائیسویں (۲۷)
تاریخ نیک ہے اسطی سب کاموں کی اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ سفر اس روز میں کرنا خوب ہے
اور واسطے مولود کی بہت نیک ہے اٹھائیسویں (۲۸) تاریخ کو پیدائش حضرت یعقوب کی ہوئی اور نیک
ہے اسطی سب کاموں کی اور جو فرزند کہ پیدا ہو ساتھ غم یا مرض کی یا ضعف چشم کی مبتلا ہووے انتیسویں (۲۹)
تاریخ خوب ہے واسطی سب کاموں کی اور جو کہ سفر کرے بہت مال پاوے اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے
کہ شائستہ ہے اسطی سب کاموں کی خصوصاً ملاقات پادشاہوں کی اور جو فرزند کہ اس روز میں پیدا ہو تو
وہ برباد ہوگا تیسویں (۳۰) تاریخ نیک ہے واسطی خرید اور فروخت اور تزویج کی اور جو فرزند کہ پیدا ہو
مبارک ہو یہ جدول ہے بیچ بیان تاریخوں نیک و بد کے جو مخصوص ہر ماہ کی اور جو جو
کہ بسبب ولادت یا وفات ائمہ معصومین کے نیک اور بد ہو گئی ہیں اور جو جو کہ احکام
مخصوص ہر مہینہ کی ہیں پس جانو کہ محرم الحرام مہینہ غم اور اندوہ کا ہے خصوصاً دس روز
پہلی تاریخ سے دسویں تک اور سارا مہینہ بنا بر واقع ہونے شہادت جناب خامس آل عبا
علیہ التحیۃ والثنا کی لائق امور خوشی اور شادی کی نہیں ہے اور چودھویں اور پندرھویں اور
بائیسویں اسکی نحس اکبر ہے اور پچیسویں کو وفات حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ہے
اور بنابر ایک قول کی بارھویں اور بنابر ایک قول کی چوبیسویں صفر المظفر تمام مہینہ
نحس ہے اسواسطے کہ بیسویں تک اسکی چہلم جناب سید الشہدا علیہ السلام ہے اور اہلبیت
علیہم السلام رسم تعزیت اور ماتم داری میں مشغول تھے اور پہلی اور دسویں اور بیسویں اسکی نحس اکبر
ہے اور تیرھویں میں وفات حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی ہے اور اٹھائیسویں کو وفات

حضرت سید کائنات اور شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام کی ہی اس قیام لہر اسم تعزیت
اور زیارت ان دونون جناب کی نزدیک دور سی زیادہ تر مناسب ہے ربیع الاول دوسرے
مین بنابر بعض روایات کے وفات سید کائنات کی ہی اور بروایت کلینی آٹھوین اور بارہوین کو
وفات حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی ہی اور نوین کو عید قتل عمر ہی اور سترہوین
مین تولد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور اسی مہینہ کی سترہوین شب کو
معراج اوس جناب کو ہوئی ہی اور چھبیسوین مین وفات حضرت ابو طالب اور حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام کی ہی اور دسوین اور بیسوین اسکی نحس اکبر ہی اور ایک روایت مین چوتھی
اس مہینہ کی نحس اکبر ہی ربیع الاخر چوتھی کو اس مہینہ کی پیدائش حضرت امام حسن عسکری
علیہ السلام ہی اور ایک قول مین آٹھوین اور ایک قول مین دسوین اس مہینہ کی اور
پہلی اور گیارہوین اور اٹھائیسوین اس مہینہ کی نحس اکبر ہی جمادی الاولی چودہوین
اور پندرہوین کو اس مہینہ کی احتمال وفات جناب فاطمہ علیہا السلام ہی بنابر روایت
زندگانی کرنی اوس معصومہ کی پچہتر روز بعد وفات جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
کی کہ اٹھائیسوین کو ماہ صفر کی واقع ہوئی بنابر مشہور کی اور بنابر ایک قول کی پندرہوین
کو اس مہینہ کی ولادت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہے اور دسوین اور گیارہوین
اور اٹھائیسوین اس مہینہ کی نحس اکبر ہی جمادی الاخری تیسری کو اس مہینہ
کی وفات جناب سیدہ کے ہے اور پندرہوین کو اس مہینہ کی ایک روایت مین ولادت
حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہی اور آخیروین شب کو اس مہینہ کی حضرت آمنہ
سات حضرت رسول خدا کی حاملہ ہوئی ہین اور بیسوین کو اس مہینہ کے حضرت فاطمہ
پیدا ہوئی ہین اور پہلی اور گیارہوین اور بارہوین نحس اکبر ہی رجب المرجب پہلی

رجب المرجب پہلی کو اس مہینی کی ولادت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
ہی اور دوسری کو ولادت حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی بنا بر ایک
روایت کی ہی اور تیسری کو احتمال وفات اور ولادت حضرت امام علی نقی
علیہ السلام ہی اور دسویں کو ولادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی ہی
اور بنا بر ایک قول کی وفات حضرت امام جعفر صادقؑ کی ہی اور اکیسویں
کو وفات حضرت فاطمہ علیہا السلام بنا بر ایک قول کی ہی اور بائیسویں کو
روز ہلاک معاویہ ہی اور تئیسویں کو دن زخمی ہونی حضرت امام حسن علیہ السلام
کا ہی اور چوبیسویں کو فتح خیبر ہوئی ہی اور ستائیسویں کو روز عید مبعث
یعنی تاریخ مذکور جناب سرور خدا صلی اللہ علیہ وآلہ رسالت کی اس پر ظاہر ہوا
ہیں اور گیارھویں اور بارھویں اور تیرھویں غسل اکبر ہی لیکن
تیرھویں کی سبب ولادت حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کی زائل ہو گئی
ہی شعبان المعظم تیسری کو اس مہینی کی روز مبارک ہی اور مشہور
ہی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام آج کی دن پیدا ہوئی ہیں اور بنا بر ایک روایت
کی پانچویں کو اور پانچویں کو اس مہینی کی بنا بر ایک روایت کی ولادت حضرت امام
زین العابدین علیہ السلام ہی اور پندرھویں شب کو اس مہینی کی ولادت
حضرت صاحب الامر علیہ السلام ہی اور چودھویں اور پندرھویں اور
چھبیسویں اس مہینی کی بنا بر احادیث کی غسل اکبر ہی رمضان المبارک
ری کو اس مہینی کی انجیل نازل ہوئی ہی اور دسویں کو وفات
جناب خدیجہ کبرا اور پندرھویں کو ولادت حضرت امام حسن علیہ السلام کی ہی

اور بنا بر ایک روایت کی تاریخ مذکور کو ولادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی ہی اور **اونیسوین** شبکو اس مہینی کی سر مبارک حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ضرب ابن ملجم ملعون سی پہونچی ہی اور اکیسوین کو شہادت اوس جناب کی ہی اور بنا بر ایک روایت کی تاریخ مذکور کو وفات حضرت امام رضا علیہ السلام کی ہی اور تیسری اور **بیسوین** اور **چوبیسوین** اس مہینی کی نحس اکبر ہی **شوال المکرم** بنا بر بعضی روایات کی نکاح عائشہ کا بیچ اسکی واقع ہوا ہی **دوسری** اور **چھٹی** اور **اٹھوین** نحس اکبر ہی **ذی القعدة الحرام گیارھوین** کو اسکی ولادت حضرت امام رضا علیہ السلام کی ہی اور یہی دن وفات حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا ہی اور **پندرھوین** کو بنا بر ایک قول کی اور بنا بر بعض اقوال کی وفات اوس جناب کی آخر مین اس مہینی کی واقع ہوئی ہی **پچیسوین** کو دحو الارض ہی یعنی اسی روز زمین نیچی کعبہ معظمہ کی بچھائی گئی ہی اور بیچ اسی تاریخ کی حضرت ابراہیم اور حضرت عیسی پیدا ہوئی ہین اور حضرت صاحب الامر بھی اسی روز ظہور فرماوینگی ان شاء اللہ تعالی اور **چھٹی** اور **دسوین** اور **اٹھائیسوین** اس مہینی کی نحس اکبر ہی **ذی الحجة الحرام ساتوین** کو اس مہینی کی وفات حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ہی اور **پندرھوین** کو ولادت حضرت امام علی نقی کی ہی اور **اٹھارھوین** کو عید غدیر ہی **چوبیسوین** کو عید مباہلہ ہی **ستائیسوین** کو بنا بر ایک قول کی ولادت حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی ہی اور **اٹھوین** اور **بیسوین** اور **اٹھائیسوین** اس مہینی کی نحس اکبر ہی یہ جدول ہی بیان مین سعد اور نحس ایام ہفتہ کی بنا بر حادیث آئمہ معصومین علیہم السلام کی **فرنجمعہ** سعد اور [illegible] دونون کا اور بہترین عبد [illegible] کا

اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ آفتاب طلوع اور غروب نہین کرتا بیچ کسی دن کی کہ افضل اور
بہتر جمعہ سی ہو اور اس دن مین ایک ساعت ہی کہ قبول ہوتی ہین بیچ اوس ساعت
کی دعائین اور مبارک ہی واسطی تزویج اور نکاح کی اور سنت ہی بیچ اوسکے
غسل کرنا اور حمام مین جانا اور سر مونڈانا اور ناخن اور شارب لینا اور پیش از نماز
جمعہ کی سفر کرنا مکروہ ہی اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ جو کوئی سفر کری قبل
نماز جمعہ کی تو بد دعا کرتا ہی ایک فرشتہ کہ نہ پھیری اوسکو خدای تعالی **روز شنبہ**
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ خدا نی مبارک کیا ہی واسطی امت
میری کی صبح اور شام روز ہفتہ اور روز پنجشنبہ کو اور سب کامونکی واسطی خوب
ہی خصوصا سفر کرنی کی لیی کہ بیچ حدیث کی وارد ہوا ہی کہ اگر ایک پتھر دور ہو
روز شنبہ کو اپنی جا سی تو البتہ حق تعالی اوسکو اوسکی جگہ پر پھیرتا ہی **روز
یکشنبہ** خوب ہی واسطی عمارت بنا کرنی اور شادی کرنی کی اور میانہ ہے
اکثر کامونکی واسطی **روز دوشنبہ** نحس ہی دونونکا ہی اور واسطی کسی کام کی مبارک
نہین اور سفر کرنا بیچ اس روز کی اور واسطی حاجت کی جانا بہتر نہین ہی اسواسطی کہ ممانعت
بیچ اس روز کی وارد ہوئی ہی اور منسوب ہی بہ سرور طرف بنی امیہ کی کہ روز عید اور سرور
اون لوگون کا تہا **روز سہ شنبہ** میانہ ہی واسطی اکثر کامونکی اور بیچ حدیث
کی وارد ہوا ہی کہ سفر کرنی بیچ اس روز کی کہ خداوند عالمیان نی آہن کو واسطی داؤد کی بیچ اس
دنکی نرم کیا تہا اور معقول ہی کہ جسپر حاجت دشوار ہو تو اوسکو طلب کری روز سہ شنبہ
**روز چہارشنبہ** نحس ہی اور واسطی اکثر کامونکی شایستہ نہین اور بری
ہی لینا اور دوا کہانا اور سفر کرنی سی بیچ اس وقت کی اور بیچ بعضی روایاتکی

جو سفر وارد ہوئی ہی روز پنجشنبه مبارک ہی لیکن واسطی سب کاموں کی خوب ہے
خصوصا واسطی طلب حاجت اور سفر کرنی کی یہ جدول ہی بیان مین تاریخہای نحس اکبر ہر مہینی
کی جو بنا بر ایک روایت کی دو دن اور بنا بر ایک روایت کی ایک دن نحس ہوتا ہی پس نحس اکبر
جو مخصوص محرم الحرام کی ہین وہ گیارہوین اور چودہوین اور بائیسوین ہی اور صفر المظفر
کی پہلی اور دسوین اور بیسوین اور ربیع الاول کی چوتھی اور دسوین اور بیسوین اور ربیع الآخر
کی … اور گیارہوین اور اٹھائیسوین اور جمادی الاولی کی دسوین اور گیارہوین اور اٹھائیسوین
… جمادی الاخری کی پہلی اور گیارہوین اور بارہوین اور رجب المرجب کی
گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین اور شعبان المعظم کی چودہوین اور
بیسوین اور چھبیسوین اور رمضان المبارک کی تیسری اور بیسوین اور چوبیسوین اور
شوال المکرم کی چھٹی اور دسوین اور آٹھوین اور ذی القعدہ الحرام کی چھٹی
اور دسوین اور اٹھائیسوین اور ذی الحجہ الحرام کی آٹھوین اور بیسوین اور اٹھائیسوین تمام
ہوا احوال تاریخہای سعد و نحس شہور و ایام ہفتہ موافق ترجمہ سید عبد اللہ صاحب مغفور کی اب جو
کہ واسطی قطع کرنی لباس کی اس طرح سی حدیث وارد ہوئی ہی روی عن النبی صلی اللہ علیہ
واله وسلم من قطع الثوب یوم الاحد لا یکون له مبارکا و من قطع الثوب یوم
الاثنین یکون له مبارکا و من قطع الثوب یوم الثلثا خرقه او سرقه سارق
او یحرق و من قطع الثوب یوم الاربعا یرزق البها و الکثیر نعمه و من قطع
الثوب یوم الخمیس یرزق العلم و من قطع الثوب یوم الجمعه بطول العمر و من قطع
الثوب یوم السبت یکون مریضا ما دامت الثوب فی بدن الانسان واللہ اعلم
محصل اس حدیث کا یہ ہی یعنی روایت کی گئی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے

کہ جو شخص کہ قطع لباس کری انوار کے دن نہ مبارک ہوگا وہ لباس واسطی
اوس شخص کے اور جو شخص کہ قطع لباس کرے دوشنبہ کو ہوگا وہ لباس اوس
شخص کے لیے مبارک اور جو شخص کہ قطع لباس کرے سہ شنبہ یعنے منگل کے
دن تو جل جائیگا وہ لباس یا چور لیجائینگے اوسکو چوریا ڈوب جائیگا اور جو شخص کہ قطع
لباس کری چہارشنبہ کو یعنی بدھ کو تو عطا کریگا حق تعالے اوس شخص کو چارپایے
بہت سے بغیر تعب کے اور جو شخص کہ قطع لباس کرے پنجشنبہ کو عطا کریگا
اوسکو حق تعالی علم اور جو شخص کہ قطع لباس کرے جمعہ کو طولانی ہوسکے عمر
اور جو شخص کہ ہفتہ کو قطع لباس کری رہیگا وہ مریض اور بیمار جب تک کہ وہ کپڑا
اوسکی بدن مین رہی مگر یہ کہ پھاڑ ڈالے اوس لباس کو یا پھاڑ ڈالے اور یہ بھی
جاننا چاہیے کہ واسطے پہننے لباس کے کوئی تاریخ و دن مخصوص نہین ہی بلکہ جو
تاریخ اور دن کہ اچھا ہو اوس روز پہنے کہ تاریخ نحس و روز شوم مین کوئی کام کرنا
نہین چاہیے فقط والحمد للہ اولاً و اخراً و ظاهراً و باطناً و الصلوۃ علی محمد و آلہ
الطیبین الطاہرین تحریر ہا العشرین من شہر
ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۶ من الہجرۃ علی
صادعہا الاف السلام والصلوۃ
وانا العبد الضعیف
السید مصطفی وفقہ
اللہ لما یحب
[illegible]

# دعاء هلال

أَيُّهَا الْخَلْقُ الْمُطِيعُ الدَّائِبُ السَّرِيعُ الْمُتَرَدِّدُ فِي مَنَازِلِ التَّقْدِيرِ الْمُتَصَرِّفُ فِي
فَلَكِ التَّدْبِيرِ آمَنْتُ بِمَنْ نَوَّرَ بِكَ الظُّلَمَ وَأَوْضَحَ بِكَ الْبُهَمَ وَجَعَلَكَ آيَةً مِنْ آيَاتِ مُلْكِهِ
وَعَلَامَةً مِنْ عَلَامَاتِ سُلْطَانِهِ وَامْتَهَنَكَ بِالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ وَالطُّلُوعِ وَالْأُفُولِ
وَالْإِنَارَةِ وَالْكُسُوفِ فِي كُلِّ ذَلِكَ أَنْتَ لَهُ مُطِيعٌ وَإِلَى إِرَادَتِهِ سَرِيعٌ سُبْحَانَهُ مَا أَعْجَبَ مَا دَبَّرَ
فِي أَمْرِكَ وَأَلْطَفَ مَا صَنَعَ فِي شَأْنِكَ جَعَلَكَ مِفْتَاحَ شَهْرٍ حَادِثٍ لِأَمْرٍ حَادِثٍ
فَأَسْأَلُ اللهَ رَبِّي وَرَبَّكَ وَخَالِقِي وَخَالِقَكَ وَمُقَدِّرِي وَمُقَدِّرَكَ
وَمُصَوِّرِي وَمُصَوِّرَكَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَنْ يَجْعَلَكَ هِلَالَ بَرَكَةٍ لَا تَمْحَقُهَا
الْأَيَّامُ وَطَهَارَةٍ لَا تُدَنِّسُهَا الْآثَامُ هِلَالَ أَمْنٍ مِنَ الْآفَاتِ وَسَلَامَةٍ مِنَ السَّيِّئَاتِ
هِلَالَ سَعْدٍ لَا نَحْسَ فِيهِ وَيُمْنٍ لَا نَكَدَ مَعَهُ وَيُسْرٍ لَا يُمَازِجُهُ عُسْرٌ وَخَيْرٍ لَا يَشُوبُهُ شَرٌّ هِلَالَ
أَمْنٍ وَإِيمَانٍ وَنِعْمَةٍ وَإِحْسَانٍ وَسَلَامَةٍ وَإِسْلَامٍ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَرْضَى
مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ وَأَزْكَى مَنْ نَظَرَ إِلَيْهِ وَأَسْعَدَ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيهِ وَوَفِّقْنَا فِيهِ لِلتَّوْبَةِ
وَاعْصِمْنَا فِيهِ مِنَ الْحَوْبَةِ وَاحْفَظْنَا مِنْ مُبَاشَرَةِ مَعْصِيَتِكَ وَأَوْزِعْنَا فِيهِ شُكْرَ
نِعْمَتِكَ وَأَلْبِسْنَا فِيهِ جُنَنَ الْعَافِيَةِ وَأَتْمِمْ عَلَيْنَا بِاسْتِكْمَالِ طَاعَتِكَ فِيهِ الْمِنَّةَ
إِنَّكَ الْمَنَّانُ الْحَمِيدُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

# ملحقات رسالہ اعمال الصالحین

جب اضعف العباد تحریر رسالہ سی فارغ ہوا اور روہ ملاحظہ احباب مین گذرا تو بعض اجلائے
روحانی سنے مجسی ذکر کیا کہ اکثر عوام کثرت اسناد و تاثیرات دعا دیکہکر تعجب کرتی ہین
اور بد اعتقادی سی کہتی ہین کہ ہمنی سابقاً اکثر دعائین کہ جو کثیر الاسناد و کثیر التاثیر منقول تہین اونکو
بطریق تجربہ و امتحان پڑہا مگر جیسا کہ اثر منقول تہا ویسا نپایا یہ جب لکہا ہی دیکہو
اور بعض اشخاص کہ فی الجملہ علم سی بہرہ رکہتی ہین وہ یہ کہتی ہین کہ جو اول روز علم الٰہی میز
کہ راہی اور مقدر مین لکہا ہی وہ ہونا ہی دعا کی پڑہنی سی تقدیر نہین بدلتی بس دعا کا
پڑہنا اور طلب حوائج کرنا عبث و بی فائدہ بلکہ طلب خلاف تقدیر و علم الٰہی کی کرنا ہی یہ سنکر
مجکو کمال احتراق و رنج ہوا اور اوسکا جواب جو کچہ کہ اوسوقت ذہن ناقص مین آ دیا گیا
حسالحیہ عوام کی جواب مین کہا ہی کہ یہ جو عوام کہتی ہین کہ سابقاً اکثر دعائین کثیر الاسناد و کثیر
التاثیر بطریق تجربہ پڑہین کچہ اثر منقول نپایا تو اون لوگون نی بطریق منقول نپڑہی ہونگے
اگر بطریق منقول پڑہتی تو یقینی ما ثرات مکتوبہ ظاہر ہوتی یا وہ عوام اوس جماعت مین سی
ہونگی کہ جنکی دعا نہیں قبول ہوتی یا ایسی امر کی لیی دعا کی ہوگی کہ اوس امر کی لیی دعا مستجاب
نہیں ہوتی یا اوس جماعت مین سے ہون گی کہ دعا اوس جماعت کی بتا خیر مستجاب ہوتی ہے
اور تفصیل ہر ایک کی کتب مبسوطہ مین مندرج ہے ظاہر ہی کہ ہر چیز کی لیی کچہ شرائط ہوتی ہین اسطرح
دعا کی لیی بہی کچہ شرائط ہین جب انسان دعا کو باوقات و شرائط پڑہیگا تو یقینی اثر اوسکا ظاہر
ہوگا چنانچہ منجملہ اور عمدہ شرائط دعا سی اعتقاد و صدق دل ہی اور احادیث مین بتاکید
مذکور ہی کہ داعی وقت دعا کی اعتقاد کامل و یقین واثق اجابت کا رکہتا ہو اور اگر تاخیر
اجابت مین ہو تو دل تنگ دعا سی اور نا امید مطلب سے نہو بلکہ مکرر دعا کو پڑہی اور اعتقاد

اس امر کا فکر کرے کہ مصلحت تاخیر اجابت میں ہوگی اور جو لکھا کہ خدا است سو وعدے آپکی کرتا ہے عبث
مصلحت ہے پس جبکہ عوام ضعیف الاذعان بطریق تجربہ امتحان بدون لحاظ اوقات و شرائط
دعا کو پڑھیں اور یقین پہلے سے اسکا ہو کہ دعا اثر کرے گی یہ بد اعتقادی اور عدم یقین کہ اعظم
اسباب عدم اجابت میں سے ہے اگر ایسی دعا قبول نہو تو اسمیں دعا کا اور حدیث کا کیا قصور
چنانچہ منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق ع سے عرض کی کہ دو آیتیں قرآن
میں کہ اوسکا کچھ اثر مجھپر نہیں ظاہر ہوا حضرت نے فرمایا کہ وہ کونسی آیتیں ہیں اوسنے عرض کی کہ ایک
اونمیں سے قول حقتعالی کا اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ معنی ظاہری اس آیہ کی یہ ہیں کہ دعا
کرو تم مجھسے قبول کرونگا میں واسطے تمہارے فقط اس واسطے کہ میں دعا کرتا ہوں اور حقتعالے
اجابت نہیں کرتا یہ سنکے حضرت نے فرمایا کہ آیا تجویز کرتا ہے تو اس امر کو کہ خدا خلف وعدہ کرتا ہے
اوس شخص نے عرض کی کہ یہ نہیں کہہ سکتا حضرت نے فرمایا کہ ہرگاہ خدا خلاف وعدہ کے
نہیں کرتا پس موجب عدم اجابت کا کیا ہے اوسنے عرض کی کہ میں نہیں جانتا حضرت نے
فرمایا کہ میں تجکو خبر دیتا ہوں اور بتلاتا ہوں کہ جس وقت کہ آدمی اطاعت اور فرمانبرداری
حق سبحانہ و تعالے کے کرے اون باتوں میں کہ جسمیں اوسنے حکم کیا ہے اور بعد اوسکے جو جہت
کہ طریق دعا کا ہے اوسکا لحاظ اور خیال رکھے البتہ حق سبحانہ و تعالی اوسکی دعا کو مستجاب
فرماویگا اوس شخص نے عرض کی کہ طریق دعا کا کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ پہلے حمد خدا اور ستایش
اوسکی کرے بعد اوسکی نعمتہای خدا کو یاد کرے اور اوسکا شکر کرے بعد اوسکی درود دے اوپر محمد ص
و آل محمد کے بھیجے بعد اوسکی اپنے گناہوں کو یاد کرے اور اوسکی طلب آمرزش خدا سے کرے
یہی طریق دعا کا الی آخر الخبر اور قریب اسکی ہے جو لکھا کہ علی بن ابراہیم علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر میں
لکھا ہے کہ کسی شخص نے حضرت کی خدمت میں آکر عرض کی کہ فدا ہوں میں آپکی [illegible] شکر حقتعالے

فرماتا ہی اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ اور مین دعا کرتا ہون اور مستجاب نہین ہوتے
حضرت نی فرمایا کہ سبب مستجاب نہونیکا یہ ہی کہ تم لوگ اپنی عہد کو وفا نہین کرتی یعنی جو کچھ
کہ تم خدا سی عہد و پیمان و توبہ و استغفار کرتی ہو اوسپر باقی نہین رہتی فی الواقع جیسا
کہ حضرت نی ارشاد کیا اسیطرح ہی کلام الملوک ملوک الکلام ہی کہ خدا فرماتا ہی اَوْفُوْا
بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِکُمْ آمدم برسر مطلب یہ سنکر اون احباب نی فرمایا کہ آداب
و شرائط و اوقات دعا کی کیا ہین حقیر نی بالاجمال کچھ اوسکا بہی ذکر کیا اونہونی فرمایا
کہ ان چیزونکا ذکر رسالہ مین ضرور تہا کہ لوگ اوس سے آگاہ ہوتی اور شرائط مشغول
دعا ہوتی کہ فائدہ اوسمین زیادہ تر ہتا اور زبان قلم کو سے بند کرنی عذر کیا گیا کہ چونکہ
ایسی چیزین مختصرات مین نہین ہوتین بلکہ کتب مبسوطہ مین ہوتی ہین لہذا قلم انداز کیا اور اب
وقت ہی ایسی چیزون کی تحریر کا نہین باقی رہا لکن اون صاحبون نی عذر کو قبول
نکیا اور بکمال اصرار سی کہا کہ کیسا مقام جسطرح ہو جلد لکہ دو پس بسبب اصرار اونکی کے
ایک مقدمہ اور سات فائدو مین اس مقام کو بالاجمال تحریر کیا **مقدمہ** بیچ فضیلت

**فضیلت دعا**

دعا اور بعضی اور جواب مانعین دعا کی پوشیدہ نہ ہی کہ آیات متکاثرہ و روایات متظافرہ
اصحاب عصمت سی بکثرت بیچ فضیلت دعا کی وارد ہوئی ہین منجملہ اوسکی قول حق تعالی کا ہی
اِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ
فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ یعنی وقتیکہ سوال کرین
تجہسی ای محمد ص بندی میری پس کہہ تو بدرستیکہ مین نزدیک ہون مین اور قبول
کرتا ہون مین دعا کو طلب کرنی والی کی وقتیکہ مجہسی طلب کرین پس چاہیی کہ استجابت
دعوت میری کی کرین اور ایمان ساتہ میری لاوین شاید کہ راہ راست کو پہونچین

اور ہی قول حقتعالی کا اُدْعُونِیٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی دعا کرو مجھسی تا اجابت کرونمیں دعا
تمہاری اور ہی فرماتا ہی قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَاؤُکُمْ یعنی کہہ ای محمد صلعم کہ
کچھ قدر نہین ہی تمہاری نزدیک پروردگار میری کی اگر نہ دعا اور عبادت تمہاری ہو
وفی الحدیث القدسی فاسئلونی اکفکم واھدکم سبیل رشدکم یعنی بیچ حدیث
قدسی کی آیا ہی کہ سوال کرو مجھسی تا کفایت مہمات تمہاری کی کرون مین اور ہدایت کرونمیں
تمہاری تئین سیدہی راہ سک کی قال امیر المؤمنین ع الدعاء ترس المؤمن ومتی
تکثر قرع الباب یفتح لک یعنی دعا سپر مومن کی ہی آفات سی اور جب تو کوٹکی درکی
تئین البتہ کہل جائیگا واسطی تمہاری یعنی جب دعا مکرر کرو گی مستجاب ہو گی اور بیچ کتاب کافی کے
ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی رحمۃ اللہ نی لکہا ہی کہ جناب رسالتمآب صلعم نی فرمایا کہ آیا بتلاؤنمیں
تمہاری تئین وہ سلاح کہ نجات دی تمکو دشمنون تمہارسی اور ہمیشہ فراخ روزی کری تمکو عرض کی
کہ بلی یا رسول اللہ صلعم فرمایا کہ دعا کرو پروردگار اپنی سی شب و روز بدرستیکہ سلاح مومن دعا ہی
اور بعض روایات مین وارد ہوا ہی کہ دعا بیچ نماز کی افضل ہی قراءۃ قرآن سی اور ایک روایت
مین ہی کہ دعا نجات دیتی ہی دشمنون سی اور عطا کرتی ہی روزی کو اور حضرت رسول صلعم نی فرمایا
کہ سلاح مومن اور عماد و ستون دین اور نور آسمانہا و زمینہا دعا ہی اور بیچ کتاب کافی کی
حضرت امام محمد باقر ع سی منقول ہی کہ جو کوئی دعا کری فضل خدا سی فقیر نہو اور اوسی جناب سی
کسی شخص نے سوال کیا کہ کونسی عبادت افضل ہی حضرت نی فرمایا کہ کوئی چیز خدا کی نزدیک
سوال کرنی سی اور حاجت طلب کرنی سی بہتر نہین ہی اور نہیں کہ خدا حاجت طلب کرنی کو دوست رکہتا ہے
اور کوئی دشمن خدا کی نزدیک اوس شخص سی زیادہ نہین ہی کہ سرکشی کری عبادت خدا سی اور سوال
نکری، وس چیز کا کہ نزدیک اوس خدا کی ہی اور پیغمبر خدا ص سی منقول ہی کہ ہر گاہ بندہ نماز سے

فارغ ہوتا ہی اور اپنی خدا سی کسی چیز کا سوال نہین کرتا تو حق تعالیٰ ملائکہ سی فرماتا ہی کہ نظر کرو
طرف اس بندہ میری کی کہ فریضہ کو ادا کیا اور حاجت اپنی کی سین مجھسی سوال نہ کیا گویا یہ
بندہ بی نیاز ہی غرض ہی مجھسی پس نہ قبول کرو اور نہ لو اسکی نماز کو اور اسکی نماز کو اسکی
منہ پر مارو اور بیچ کتاب کافی کی حضرت امام محمد باقر ع سی منقول ہی کہ حضرت نی میسر سے
فرمایا کہ ای میسر دعا کر اور یہ نہ کہہ کہ جو کچھ کہ مقدر مین ہی وہ ہو گا بدرستیکہ نزدیک خدا کی
ایک منزلت ہی کہ اوس منزلت کو نہین پہونچتا مگر سوال کرنی سی اور بدرستیکہ جو کوئی اپنی دہان کو
بند کری اور خدا سی کسی چیز کو طلب نکری خدا اوسکو کوئی چیز نہین دیتا اور بھی منقول ہے
کہ دعا قضای مبرم کو دور کرتی ہی اور بلای نازل کو دفع کرتی ہی پوشیدہ نرہی کہ جسطرح کہ دعا
قضای مبرم کو دور کرتی ہی اور بلای نازل کو دفع کرتی ہی اسیطرح تصدق بھی قضای مبرم کو
دور کرتا ہی اور بلای نازل کو دفع کرتا ہی چنانچہ منقول ہی کہ ایک روز حضرت عیسیٰ ع کا گذر
ہوا ایک قوم پر کہ وہ [illegible] دلہن کی شان آراستہ کی اوسکی شوہر کی گہر لیی جاتی تھے
حضرت عیسیٰ ع نی پوچھا کہ یہ کون ہی لوگون نی عرض کی کہ یہ فلان عورت فلان شخص کی
بیٹی ہی کہ اسکی شادی کی ہی شوہر کی گہر لیی جاتی ہین حضرت نی فرمایا کہ آج اس عروس کو شاد
و مسرور لیی جاتی ہو اور کل اسپر روئینگی کسی شخص نے اوس قوم مین سی پوچھا کہ کیون کل روینگے
حضرت نی فرمایا کہ یہ دلہن رات کو مر جاویگی پس مومنین نی تصدیق کلام حضرت کی کی اور
منافقین نی کہا کہ صبح قریب ہی دیکھ لینگی جب صبح ہوئی تو اوس دلہن کو زندہ و سلامت پایا
پس لوگ حضرت کی خدمت مین دوڑی آئی اور خبر دی کہ یا حضرت وہ زندہ و سلامت ہی حضرت نے
فرمایا کہ یفعل اللہ ما یشاء آؤ تم ہمراہ میری تا کہ نزدیک عروس کی چلو ہمین اور حقیقت حال کو
اوس سی دریافت کرین کہ آیا کونسا عمل اوس سی واقع ہوا کہ وہ باعث دفع بلا کا ہوا پس

جناب دروازه عروس پر تشریف لای اور دق الباب کیا یعنی دروازیکو کہٹکہٹایا پس شوہر اور
عروس کا باہر نکلا حضرت نی اوسکی شوہر سی فرمایا کہ اپنی عورت سی اجازت میری اندر آنیکی لیے
کہ تا اوس سی ملاقات کروں پس شوہر نے حقیقت حال کو عروس سی بیان کیا اوس عورت نے
نقاب کو اپنی سر پر ڈال لیا اور حضرت عیسیٰ داخل خانہ ہوئی تب حضرت نی اوس عورت سی
پوچہا کہ شب کو تجہسی کونسا عمل واقع ہوا ہی عروس نے عرض کی کہ کوئی عمل تازہ نہین ہوا مگر جو کچہ
کہ سابق مین کیا کرتی تہی اور وہ یہہ ہی کہ ہر شب جمعہ کو ایک فقیر میری دروازی پر آیا کرتا تہا
اور مین اوسکو کچہہ دیا کرتی تہی اور یہہ شب جمعہ کہ شب عروسی میری کی تہی اور مین بامور شادی
مشغول تہی اور اسیطرح عزیز و اقارب میری ہر ایک ایک کام مین مشغول تہی پس فقیر نے
ہر چند سوال کیا مگر کسینی جواب نہ دیا جب آواز فقیر کی میری کان مین پہونچی مین لوگونسے
اپنی تئین پوشیدہ کرکی اوٹہہ کہڑی ہوئی اور موافق معمول کی خیرات اوسکو دیے
حضرت عیسیٰ نی فرمایا کہ تو اپنی جگہ سی اوٹہہ کہڑی ہو جب وہ وہان اپنی جگہہ سے اوٹہی
تو اوسکی زیر لباس سی ایک مار سیاہ نکلا کہ وہ اپنی دم اپنی دانتونسی چبا رہا تہا حضرت
عیسیٰ نی فرمایا کہ برکت سی اوس صدقہ کی کہ جو شب کو دیا تہا تونی یہہ بلا تجہسی دفع ہوئی اگر نہ دیتی
اسی قبیل کے روایات کہ جو دلالت بر فضایل و مشتمل بر ممانعت کہنی کلمہ رکیک کہ جو مصدر مین
لکہا ہی وہ ہر کا کتب مبسوطہ مین بکثرت مذکور ہیں کہ احاطہ اون سب کا مشکل ہی پس طالب فضل کو
لازم ہی کہ رجوع کری طرف رسالہ بدا و مسئلہ لوح محفوظ و محو و اثبات کی اور دیکہے
کہ سیئات و عمل بد کسقدر سبب باعث نزول بلا و اسقام کی ہین اور اعمال حسنہ مثل ادعیہ
ماثورہ و انفاق متعلق خصوصاً وہ انفاق و اعانت کہ جو ساتہہ سادات کے ہو کیسا
دخل محو سیئات و دفع بلاہای سخت و قضاہای مبرم و ازدیاد عمر و درجات مین ہی

بھی اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب پس انسانکو مطابعت قول خدا اور
رسول خدا کی جن چیزو میں کہ حکم کیا ہی اور احتساب و احتراز اون کلمات سی کہ جسکی
مذمت وارد ہوئی ہو لازم و ضروری ہی اسلیئے کہ ایسی کلمات از قسم وساوس شیطانی بتسرا کت
شرور النفس خود ہین نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا **فائدہ پہلا**
بیچ بیان اوس جماعت کی کہ جسکی دعا اکثر مستجاب ہوتی ہی اور محجوب نہین ہوتی اور وہ پانچ دعا
ہین دعا حاکم عادل کی اور دعا مظلوم کی اور دعا فرزند صالح کی واسطی پدر و مادر کی اور
دعا پدر صالح کی واسطی فرزند اپنی کی اور دعا برادر مومن کی واسطی برادر مومن غائب کی
پس خدا اوس مومن سی فرماتا ہی کہ واسطی تیری دو چند ہی اوس چیز کا کہ جو برادر مومن غائب
کی لیئی طلب کیا **فائدہ دوسرا بیچ** صفات داعی کی چاہیئی کہ بیچ وقت دعا کی بازگشت
اپنی محارم کرتا ہو اور توبہ گناہو منسی کی ہو اور دعا اوسکی واسطی قطع رحم خویشان کی نہو
اور دعا کرنی کی غذا اور پوشاک مال حرام اور شی حرام سی نہو اور حرام سی پرورش پائی ہو
اور داعی پاک ہو مظالم بندگان خدا سی یعنی حقوق خلائق کی اوسکی ذمہ مین نہون اور جیا
و ظالم نہو اور بیکلم دعا کی پرہیز رکہی غذای حرام اور نا مشروعات سی اور نیت صادق ہو
اور دعا واسطی دفع ایسی ظلم کی کہ جو خود مثل اوس ظلم کی کسی پر کیا ہو نکری اور قبل دعا کی تمامی
گناہان سی توبہ و اجتناب کری اور بعد دعا کی بہی تا بر آمدن حاجات پرہیز رکہی تا جلد حاجت
بر آوی اور دعا از روی اخلاص کی کری کہ دل اوسکا کدورات اور شوائب بد سی پاک ہو اور
دعا مین توجہ تمام ہو کہ دل اور زبان دونو متوجہ رہین اور داعی باطہارت اور معطر ہو اور ہاتھ
مین انگشتر فیروزہ اور عقیق ہو اور پیش از دعا قدری تصدق دیوی اور سزاوار داعی کو یہی ہی
کہ حسن ظن اور اعتقاد کامل رکہتا ہو اور اعتقاد اس امر کا رکہی کہ نزدیکی حاجت روا ہو گی

اور دعا نہان بہتر ہی آشکارا سی اور مومنین غائبین کو دعا مین شریک کرے کہ خداوند چند اوسکو عطا کرتا ہے
اور قبل دعا کی حمد و ثنائی الٰہی بجالاوی و باسما و اوصاف تمریفہ خدا کو یاد کری اور اسد اور اختتام
مین صلوات او پر محمد و آل محمد کی بہیجی اور استغفار کری اور نعمہای خدا کا اقرار کری اور بیچ دعا کے
مبالغہ اور الحاح بکمال مرتبہ کری اور بچشم گریان دعا کری کہ بعض روایات مین وارد ہوا ہی
کہ گریہ علامت اجابت ہی اور اگر رونا نہ آوی تو آوار و صورت رونی کی بناوی اور سزاوار ہی
کہ وقت دعا کی حاجت کو ذکر کری اور بخصوع و خشوع مشغول دعا ہو اور اگر قضائی حاجت میں
تاخیر ہو تو دعا کو ترک نکری اور نا امید ہو بلکہ اعتقاد اسکا رکہی کہ مصلحت خدا تاخیر اجابت مین ہی اور
جو کچھ کہ خدا نسبت بندہ اپنی کی کرتا ہی محض لطف و عین مصلحت ہی **فائدہ بیست و پنجم** اوقات
اجابت دعا کی بعض شب و روز ہای قدر خصوصاً شب و در بیست و سوم کہ بہ تیئیسوین ماہ رمضان کے
معظم مین اور روز مولود پیغمبر خدا صلعم کہ وہ ستروین ربیع الاول کی ہی اور شب و روز بعثت کہ وہ
ستائیسوین رجب کی ہی اور شب و روز عید فطر اور عید قربان اور شب و روز عرفہ کہ وہ نہم ذی الحجہ ہی خصوصاً
اوس شخص کے لیی کہ جو عرفات یا کربلائی معلا مین ہو اور شب و روز عید غدیر کہ وہ ہجدہم ذی الحجہ ہے
اور اول شب از ماہ رجب و بروایتی تمام شب و روز ماہ رجب و روز و شب نصف شعبان
نیمہ شعبان و روز مباہلہ صاحب مہج الدعوات فرماتی ہین کہ روایات صحیحہ اور معتبرہ سی مجکو معلوم ہوا ہے
کہ در محل نماز پیشین کہ آفتاب درمیان راست کی ہو اور وقت محل اذان نماز کی اور روز جمعہ اول
ساعت ظہر کے اور آخر ساعت جمعہ کے اور دو دانگ آخر ہر شب اور تمام شب ہر جمعہ کی اور وقت نزول
باران کی اور بعد نمازہای فریضہ کے اور بعد نماز مغرب کی جب سجدہ کری اور خوف و ترس کے
وقت اور وقت نرمی دل کی اور وقت گریہ با خلاص کے دعا ان سب اوقات مین مستجاب ہی بعد اسکے
صاحب مہج الدعوات کہتی ہین کہ بعضی اوقات ان وقتون مین سی روایات صحیحہ سے مینی معلوم کیی اور

بعضی اوقات کو منی خود ارشاد فرمایا انتہی کلامہ اور حفیہ نے اکثر مرات تجربہ کیا کہ وقت اضطرار و اضطراب کی بہت جلد دعا مستجاب ہوتی ہی اَمَّنْ یُجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ

اور حضرت امیر المومنین ع سے منقول ہی کہ چار وقت دعا کو غنیمت جانو بعد قراءت قرآن کے اور نزدیک اذان کی اور نزدیک نزول باران کی اور نزدیک بین الصفوف کہ دونو صفیں واسطی جدال و قتال کے کہڑی ہوں اور بعضی روایت میں ہی کہ نزدیک گرنی قطرہ خون مومن مقتول کے کہ اوسوقت درہای آسمان کہل جاتی ہیں اور یہی منقول ہے کہ چار وقت دعا مستجاب ہوتی ہی بیچ نماز وتر کی اور بعد نماز فجر کی اور بعد نماز ظہر کی اور بعد مغرب کی اور بعض روایات میں ہی کہ سحر سی تا طلوع آفتاب وقت اجابت دعا ہی کہ اوسوقت درہائی آسمان کہل جاتی ہیں اور روزی قسمت ہوتی ہی اور حاجات روا ہوتی ہیں

اور بعضی روایات میں ہی کہ وقت رقت قلب کے وہ رقت کہ جو از راہ خلوص واسطی خدا کی ہو اوسوقت دعا کرو [illegible] خلاص و استجابت دعا کی ہی اور منجملہ اوقات اجابت جو وقت کہ خطیب خطبہ جمعہ سی فارغ ہو اوسوقت سی تا وقتیکہ صفیں سب درست ہوں اور ما بین [illegible] و اقامت کی دعا قبول ہی فقط فائدہ چوتھا بیچ بیان امکنہ اجابت کے

پس افضل امکنہ روضہ منورہ حضرت امام حسین علیہ السلام و مسجد الحرام و عرفات و مشعر الحرام و مزدلفہ و مسجد مدینہ و مسجد کوفہ و مراقد منورہ حضرات ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین بلکہ مزارات شہدا و صالحین ہی یہہ تمام بیان اجمالی طریق دعا کا اور طالب تفصیل چاہی کہ رجوع کری طرف کتب قدیمہ کی پس وای برحال جہلای زمان کہ طریق دعا کو پس پشت ڈال کی الفاظ دعا کو بطریق تجربہ و امتحان زبان پر اسطرح سی غلط سلط بدون صحت الفاظ و حروف جاری کریں کہ دل تو مشغول طرف امور فاسدہ کی ہو اور زبان کو

ایسی جلد حرکت ہو کہ لفظ سمجھہ مین نہ آوی اور خوش اعتقادی کا یہ حال کہ یقین واثق عدم اجابت و تاثیر کا پہلے سی راسخ ہو اور دعا کا ہی واسطی اغراض فاسدہ دنیویہ کی ہو خوش اعتقادی ایسی صحت الفاظ ویسی کہ جو بیان ہوئی اوسپر ترصدیہ کہ دعا تمام نہونی پای کہ جو اثر ظاہر ہو والا نہ کلمات بیہودہ وکفر آمیز حدیث وکلام امام کی باب مین زبان پر جاری کرین فائدہ پانچوان بیچ بیان اسباب تاخیر اجابت دعا کی مخفی نرہی کہ بیشتر جو دعا کا اثر ظاہر نہین ہوتا بس سبب اسکا بظاہر دو حال سی خالی نہین ایک تو یہ کہ دعا کرنی والا گناہ کار و مردود درگاہ پروردگار ہو تو اس صورت مین احتمال اجابت وعدم اجابت دعا کا دونوں ہی تو ہو سکتا ہی کہ اثر دعا کا اس صورت ظاہر نہو یا ظاہر ہو تو بعد مدت کی ظاہر ہو اور دوسرا سبب اوسکا یہ کہ دعا کرنی والا مقبول بارگاہ کبریا و صاحب صلاح و پرہیزکار ہو پس اس صورت مین اجابت مین تاخیر نہین ہوتی مگر ظہور اثر مین کبہی تاخیر ہوتی ہی چنانچہ اکثر علما اسباب تاخیر اجابت مین اسطرح بیان فرماتی ہین کہ منجملہ اسباب تاخیر دعا زیادتی صلاح و پرہیزکاری ہی یعنی جسوقت حق سبحانہ تعالی بندہ اپنی کی تئین دوست رکہتا ہی تو کبہی ایسا ہوتا ہی کہ حق سبحانہ چاہتا ہی کہ آواز مناجات بندہ اپنی کی سنا کری تو ~~...~~ موکلین اجابت سی خدا فرماتا ہی کہ رد اکرو اسکی حاجتکو مگر تاخیر کرو تا سدہ جلیل کرر مناجات کری چنانچہ جابر بن عبد اللہ انصاری سی روایت کی ہی کہ جناب رسالتمآب نی جو کچہہ فرمایا حاصل مضمون اوسکا یہی کہ کبہی ایسا ہوتا ہی کہ دوست خدا واسطی کسی امر کی حق سبحانہ تعالی سی دعا کرتا ہی تو حق سبحانہ تعالی جبرئیل سی فرماتا ہی کہ حاجت اسکی کو روا کر لکن اوسمین تاخیر کرنا یعنی ظہور اثر مین تاخیر کرنا بس بدرستیکہ مین دوست رکہتا ہون کہ آواز بندہ اپنی کی ہمیشہ سنو مین اور کبہی ایسا ہوتا ہی کہ دشمن خدا دعا کرتا ہی اور حق سبحانہ و تعالی جبرئیل سی کہتا ہی

کہ حاجت کو اسکی پروا کر کہ مکروہ رکھتا ہو نہیں رحمت آواز اوسکی کو ال اخر بخبر بس خوشحال

ہو وس مرد مومن کا کہ جسکی آواز اور مناجات پسند و حوس بارگاہ کبریا ہوا ور ویل و

خسران واسطی اوس شخص کی کہ جسکی آواز مکروہ و مردود درگاہ ہو مضمون حدیث سے

عوام کو عبارت ہو اسیلیے کہ اسکا نظیر دنیا مین یہ ہی کہ اکثر رئیس فی جود کی دروازی پر اگر

فقیر خوش آواز و مناقب اگر سوال کرتا ہی تو اکثر یہ ہی کہ مجرد سوال کی نحو ملد اسی

خیرات دینی کا حکم کرتی ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اوسکی آواز و مناقب جو بہت خوش

معلوم ہوتا ہی تو خادم سی کہتی ہین کہ اسکو خیرات دو مگر تاخیر کرکی دینا کہ تا سائل مناقب

کو ترک نکری اور اسیطرح اکثر یہ ہی کہ سائل بدسیرت و بدآواز کی طرف امرا متوجہ نہین ہوتے

جہ جائی عطائی مال مگر کبھی ایسا ہوتا ہی کہ سائل بدآواز و بدسیرت کی آواز باعث سمع

خراشی امرا اور قال ہوتی ہی اور وہ سایل خادم کی دفع سی دفع ہی نہین ہوتا تو رئیس

خادم سی حکم کرتا ہی کہ اسکو جلد کچھ دیکر دفع کرو فقط فائدہ چھٹا بیچ بیان اشخاص عدم

اجابت کے اور وہ بہت ہین منجملہ آن چار شخص ہین کہ بیچ حدیث کی مذکور ہین اول وہ شخص کہ جو

گھر میں بیٹھا کہے وسعت رزق کی نکری اور گھر بیٹھی کہی اللھم ارزقنی یعنی بار خدا روزی

عطا کر مجھی پس حقتعالی اوسکی جوابمین فرماتا ہی کہ آیا مینی کسیطرح کی سبیل طلب روزی کی واسطے

تیری نہین کے یعنی ہاتھ پاون واسطی تلاش کے عطا کیے تلاش روزی کیون نہین کرتا دوسرے

وہ شخص کہ جسی خدانی روزی عطا کی ہو اور وہ اوسکو غیر راہ خدا مین صرف کر ڈالی اور کہی اللھم

ارزقنی پس حقتعالی اوسکی جوابمین فرماتا ہی کہ آیا مینی تجھکو روزی نہین دی تیسری وہ شخص

کہ اپنی عورت پر ظلم کرتی ہی اور دعای بد واسطی اوسکی کرتی تو حقتعالی فرماتا ہی کہ آیا سبیل افتراق

کی نہین فرمائی یعنی تو طلاق کیون نہین دیتا چوتھی وہ شخص کہ کسی کو مال قرض دی اور اوسپر

تو یہی چاہی اگر گواہ مکری اگر قرض لینی والا انکار کری اور مالک یعنی قرض دہندہ اوسکی واسطی بد دعا
کری تو خداوند کریم فرماتاہی کہ آیا مینی حکم نہین کیا کہ گواہ کیا کرو انتہی فایدہ ساتوان
بیچ بیان اسباب عدم اجابت کی پوشیدہ نرہی کہ اسباب عدم اجابت کی بہت ہین منجملہ آن
اختلال یکی از شرایط مذکورہی اور اکثر و اعظم سبب عدم اجابت کا کثرت سیئات و ذنوب ہی اسلیئی
کہ اکثر گناہ ایسی ہین کہ وہ باعث حبس دعا اور موجب نزول بلا بلکہ باعث قطع امید و رجا کی ہوتی ہین
چنانچہ جناب علی بن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام بیچ دعای کمیل کے فرماتی ہین کہ اللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لِیَ الذُّنُوبَ الَّتِی تَحْبِسُ الدُّعَاءَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیَ الذُّنُوبَ الَّتِی تُنْزِلُ الْبَلَاءَ اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لِیَ الذُّنُوبَ الَّتِی تَقْطَعُ الرَّجَاءَ اور کبہی سبب عدم اجابت کا عدم علم و جہل بندہ کا ساتہ
عواقب امور کی ہوتاہی یعنی کبہی ایسا ہوتاہی کہ انجاح مسئول بندہ کا بیچ علم الہی کے موجب فساد و ضرر
بندہ کا ہوتاہی چونکہ بندہ بسبب عدم علم او جہل بعواقب امور کی سوائی خوبی کی وسمین کوئی برائی نہین جانتا
اسلیئی خدا اسی سے دعا و سوال کرتاہی پس علیم علی الاطلاق بمقتضای علم و حکمت اور بسبب رافت کے
کہ جو بحال بندہ اپنی کی رکہتاہی اوس مسئول حاجت کو کہ جسمین اوس بندہ کی لیئی باعث فساد کا ہو روا
نہین کرتا کما یشہد لہ قولہ تعالی وَعَسٰی اَنْ تَکْرَھُوا شَیْئًا وَھُوَ خَیْرٌ لَکُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوا شَیْئًا
وَھُوَ شَرٌّ لَکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ تمت اللمعات بحمد اللہ رب الارباب یوم الخمیس
الحادی والعشرین من شہر صفر المظفر سنۃ سبع وستین بعد الالف ومائتین من الہجرۃ
المقدسۃ النبویۃ علی صاحبہا والہ المقدسین الاف الصلوۃ والتحیۃ نمقہ العبد المتمسک
الی رحمۃ ربہ الاعلی السید مصطفی صانہ اللہ العفو الغفور عن کل مخوف ومحذور

پوشیدہ نرہی کہ بسبب تعجیل اہل جمع و قلت فرصت جناب قبلہ و کعبہ دام
ظلہ العالی نسبت ملاحظہ فقط اوراق لمعات کی نہ آئی